



صحیح اتحاد پر مبنی
فضائل اعمال
کا مستند مجموعہ

جنت کی راہیں

175 سے زائد اسباب

www.KitaboSunnat.com

نايف بن ممدوح بن عبد العزيز آل سعود

مجلس التحقیق الاسلامی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

جنت کی راہیں

جنت میں داخل ہونے کے 175 اسباب

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

کتاب..... جنت کی راہیں
مؤلف..... نایف بن ممدوح بن عبدالعزیز آل سعود
ترجمہ و تخریج..... محمد اسلم صدیق
ناشر..... مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور
طبع اول..... جولائی ۲۰۰۵ء
مطبع..... اُحد پرنٹنگ پریس

جنت کی راہیں

جنت میں داخل ہونے کے 175 سے زائد اسباب

تالیف

نالیف بن ممدوح بن عبدالعزیز آل سعود

ترجمہ و تخریج

محمد اسلم صدیق

رکن مجلس التحقیق الاسلامی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرستہ موضوعات

- * عرضِ ناشر ۱۷
- * مقدمہ از مؤلف ۱۹
- * خوشخبریاں اور وعدے ۲۲

﴿ جنت اور اس کی بے بہا نعمتیں ﴾

- [۱] جنت کے دروازے ۲۷
- [۲] اہل جنت کس شان سے جنت میں داخل ہوں گے؟ ۲۹
- [۳] سب سے ادنیٰ درجہ کے جنتی کی بادشاہت کتنی عظیم ہوگی؟ ۳۰
- [۴] اہل جنت کے درجات میں تفاوت ۳۹
- [۵] جنت کی عمارات، اس کی مٹی اور بجری ۴۰
- [۶] جنت کے کمرے ۴۱
- [۷] اہل جنت کے خیمے ۴۲
- [۸] جنت کا بازار ۴۲
- [۹] جنت کی نہریں ۴۳
- [۱۰] جنت کے درخت ۴۴

- [۱۱] اہل جنت کے کھانے اور مشروبات ۴۶
- [۱۲] اہل جنت کے لباس اور پوشاکوں کا تذکرہ ۴۷
- [۱۳] اہل جنت کی مسہریاں اور تخت ۵۰
- [۱۴] اہل جنت کی بیویاں ۵۰
- [۱۵] جنت میں حوروں کی خوش الحان گائیگی ۵۳
- [۱۶] اہل جنت کی قوتِ مردی ۵۴
- [۱۷] اہل جنت کے گھوڑے اور سواریاں ۵۵
- [۱۸] اہل جنت کے لیے افضل ترین نعمت؛ رب تعالیٰ کا دیدار ۵۶

﴿ کسبِ ثواب کے مواقع ﴾

جنت میں داخل ہونے کے 170 سے زائد اسباب

- [۱] توحید کی فضیلت اور اس سے مٹنے والے گناہ ۵۹
- [۲] دو اشخاص کہ مکھی کی وجہ سے ایک جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں! ۶۲
- [۳] شرک کے اثرات کو ختم کرنے والی دعا ۶۳
- [۴] والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت و ضرورت ۶۴
- [۵] صلہ رحمی کی ضرورت و اہمیت ۶۵
- [۶] وہ عمل جس سے ہر مرد و عورت کو ایک نیکی ملتی ہے ۶۷
- [۷] وہ عمل جس پر مؤکل فرشتہ آمین کہتا ہے ۶۸

جنت کی راہیں؛ ۱۱۷۵ سبب

- ۶۹ [۸] جو شخص جو جہنم سے آزادی کا خواہاں ہو
- ۷۰ [۹] ذکرِ الہی کی فضیلت
- ۷۴ [۱۰] شفقت و مہربانی کی فضیلت
- ۷۵ [۱۱] وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ضرور راضی کرے گا
- ۷۶ [۱۲] مساکین اور کمزور مسلمانوں کی فضیلت
- ۷۷ [۱۳] ایک لاکھ نیکیاں اور جنت میں گھر
- ۷۸ [۱۴] سلام عام کرنے کی فضیلت
- ۸۰ [۱۵] اللہ کے دین کی خاطر لوگوں کے ساتھ تعاون کا اجر و ثواب
- ۸۳ [۱۶] دنیا کی فضیلت صرف اللہ کے ذکر، عمل صالح اور علم صحیح کی رہین منت ہے
- ۸۳ [۱۷] عطائے خداوندی کی ہوا سے حظ اٹھانے کی ترغیب
- ۸۴ [۱۸] مجالس ذکر کی فضیلت
- ۸۷ [۱۹] اہل جنت کی صرف ایک حسرت
- ۸۷ [۲۰] دین کا علم حاصل کرنے کی فضیلت
- ۸۸ [۲۱] عالم کی عبادت گزار پر برتری
- ۸۸ [۲۲] نبی ﷺ پر درود کی فضیلت
- ۸۹ [۲۳] وہ شخص جس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی
- ۹۰ [۲۴] ضبطِ نفس اور غصہ کو پی جانے کی فضیلت
- ۹۱ [۲۵] آیت الکرسی کی فضیلت کہ یہ دخولِ جنت کا سبب ہے

- [۲۶] جنت کی جستجو اور جہنم سے پناہ مانگنا، دخولِ جنت کا باعث ہے ۹۲
- [۲۷] قبریں کھودنا، مردوں کو غسل دینا اور ان کے کفن دفن کا انتظام کرنا ۹۲
- [۲۸] نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت اور ترغیب ۹۴
- [۲۹] اس جنازے کی فضیلت جس میں بکثرت موحد مسلمان شریک ہوں ۹۴
- [۳۰] خوش خلقی دخولِ جنت کا سبب ہے ۹۵
- [۳۱] مغفرت کے ذرائع ۹۸
- [۳۲] نیک نیتی کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ پاسکتا ہے .. ۹۹
- [۳۳] ناگہانی آفت سے بچنے کا طریقہ ۱۰۱
- [۳۴] دنیا و آخرت کے کسی درپیش مسئلہ میں نصرت الہی کا حصول ۱۰۲
- [۳۵] جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت ۱۰۲
- [۳۶] جنت میں کھجور کا درخت ۱۰۳
- [۳۷] سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی ۱۰۳
- [۳۸] جنت کا بیج ۱۰۴
- [۳۹] جنت کا خزانہ اور اس کا دروازہ ۱۰۵
- [۴۰] جس کو نبی ﷺ ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں بھیجیں گے ۱۰۶
- [۴۱] ہمیشہ باقی رہنے والی نیکیاں ۱۰۶
- [۴۲] تلاوت قرآن کریم کی فضیلت ۱۰۷
- [۴۳] سورۃ الاخلاص سے محبت پر جنت کا وعدہ ۱۰۹

- [۴۴] دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر کا وعدہ... ۱۱۰
- [۴۵] قرآن کریم سکھانے کی فضیلت ۱۱۰
- [۴۶] قرآن سیکھنے کے لئے مسجد جانے کی فضیلت ۱۱۱
- [۴۷] خیر کا دروازہ کھولنے کی ترغیب اور شر کا دروازہ کھولنے کی ترہیب ۱۱۲
- [۴۸] نیکیوں کی بڑھوتری ۱۱۳
- [۴۹] دعوت الی اللہ کی فضیلت اور لوگوں کی راہنمائی میں حریص ہونا ۱۱۳
- [۵۰] اسلام میں اچھا طریقہ رائج کرنے اور متروک سنت کے احیا کی فضیلت .. ۱۱۵
- [۵۱] لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے کی فضیلت ۱۱۶
- [۵۲] امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ضرورت و اہمیت ۱۱۶
- [۵۳] وہ شخص جس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا ۱۱۸
- [۵۴] راستے سے کسی موذی چیز کو ہٹانے کی فضیلت ۱۱۹
- [۵۵] اعمال صالحہ انسان کو ہلاکت کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتے ہیں ۱۲۰
- [۵۶] معمولی سی چار عادتیں جنت میں داخلے کا سبب ہیں ۱۲۰
- [۵۷] پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک جنت میں جانے کا سبب ہے ۱۲۲
- [۵۸] اللہ کی خاطر کسی سے محبت کی فضیلت اور اس پر بہت بڑے ثواب کا وعدہ ۱۲۳
- [۵۹] مصافحہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے ۱۲۵
- [۶۰] جو اپنے اعمال نامے کو اپنے لئے باعث سرخروئی بنانا چاہے ۱۲۷
- [۶۱] ایک گھونٹ پانی پلانے سے جنت کا وعدہ ۱۲۸

- [۶۲] عبادت گزار عورت ہمسایوں کو تکلیف دینے کے باعث جہنم میں چلی گئی . ۱۲۸
- [۶۳] مسلمان کی عدم موجودگی میں اس کا دفاع کرنا جہنم سے نجات کا سبب ۱۲۹
- [۶۴] مجلس کے گناہوں کا کفارہ ۱۲۹
- [۶۵] دو غلے انسان کی مذمت ۱۳۰
- [۶۶] چغمل خوری کی حرمت ۱۳۰
- [۶۷] زبان کا ایک کلمہ ہی انسان کیلئے باعثِ جہنم یا باعثِ جنت بن سکتا ہے! ... ۱۳۰
- [۶۸] درگزر اور صاف دلی باعثِ جنت ہے ۱۳۱
- [۶۹] عیوب کی پردہ داری اور بلا کسی شرعی عذر راز افشا کرنے کی حرمت ۱۳۳
- [۷۰] جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے ۱۳۵
- [۷۱] لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی فضیلت ۱۳۵
- [۷۲] زیارتِ مریض کی فضیلت ۱۳۷
- [۷۳] اذان و مؤذن کی فضیلت ۱۳۷
- [۷۴] خشوع و خضوع سے دو رکعت نماز ادا کرنا ۱۳۹
- [۷۵] مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت ۱۳۹
- [۷۶] سات لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا ۱۴۰
- [۷۷] وضو کی فضیلت ۱۴۱
- [۷۸] وضو کے بعد توحید و رسالت کی گواہی دینے کی فضیلت ۱۴۲
- [۷۹] تحیة الوضوء کی دو رکعتوں کی فضیلت ۱۴۲

- ۱۴۳ [۸۰] اذان کے بعد دعا پڑھنے کی فضیلت
- ۱۴۴ [۸۱] مسواک کرنے کی فضیلت
- ۱۴۴ [۸۲] پانچ نمازوں کی فضیلت
- ۱۴۴ [۸۳] بکریوں کا چرواہا جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت دی
- ۱۴۵ [۸۴] اس شخص کی فضیلت جو جنگل میں تنہا نماز پڑھتا ہے
- ۱۴۶ [۸۵] نماز عصر اور فجر کی فضیلت
- ۱۴۷ [۸۶] فجر اور عشاء کی نماز میں حاضری نفاق سے پناہ گاہ ہے
- ۱۴۸ [۸۷] اس شخص کا کفر جو بالکل نماز کا تارک ہے
- ۱۴۹ [۸۸] جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا منافقت کی بہت بڑی علامت ہے
- ۱۴۹ [۸۹] نماز میں تکبیر تحریم کے اہتمام کی فضیلت
- ۱۵۰ [۹۰] نماز جمعہ کے لئے جلدی جانے کا اجر و ثواب
- ۱۵۰ [۹۱] وہ عمل جو علیین میں لکھ دیا جاتا ہے
- ۱۵۱ [۹۲] جمعہ کی فضیلت اور اس کی وہ گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے
- ۱۵۲ [۹۳] وہ دعا جو کبھی رد نہیں ہوتی
- ۱۵۳ [۹۴] قبولیت دعا کی کیفیت
- ۱۵۴ [۹۵] شیطان سے حفاظت گاہ
- ۱۵۵ [۹۶] دعا کی فضیلت
- ۱۵۵ [۹۷] رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ایک عظیم دعا

- ۱۵۶ [۹۸] افضل ترین دعا
- ۱۵۶ [۹۹] دنیا و آخرت کی جامع دعا
- ۱۵۷ [۱۰۰] جب بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے
- ۱۵۷ [۱۰۱] ادائیگی قرض کی دعا
- ۱۵۸ [۱۰۲] مرغ کی آواز سن کر پڑھنے کی دعا
- ۱۵۸ [۱۰۳] بُری موت اور بدبختی کے گہرے گڑھے سے بچنے کی دعا
- ۱۵۸ [۱۰۴] وہ دعا جو نبی ﷺ بکثرت کیا کرتے تھے
- ۱۵۹ [۱۰۵] اللہ کے دین پر ثابت قدمی کی دعا
- ۱۵۹ [۱۰۶] وہ دعا جس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں
- ۱۶۰ [۱۰۷] مسجد بنانے کی فضیلت
- ۱۶۱ [۱۰۸] فجر کی دو سنتوں کی فضیلت
- ۱۶۱ [۱۰۹] سنت مؤکدہ کی فضیلت
- ۱۶۲ [۱۱۰] نماز ظہر کی سنتوں کی فضیلت اور اس پر اجر عظیم کا وعدہ
- ۱۶۲ [۱۱۱] کسی گناہ کے ارتکاب کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی فضیلت
- ۱۶۳ [۱۱۲] جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت
- ۱۶۳ [۱۱۳] جہانوں کے رب کے لئے سجدہ ریز ہونے کی فضیلت
- ۱۶۴ [۱۱۴] چاشت کی دو رکعتوں کی فضیلت
- ۱۶۵ [۱۱۵] قیام اللیل کی فضیلت

- [۱۱۶] طہارت کی حالت میں رات گزارنے کی فضیلت ۱۶۶
- [۱۱۷] رات کو سوتے وقت مسنون دعائیں پڑھنے کی فضیلت ۱۶۶
- [۱۱۸] ذاکرین میں نام کیسے لکھوایا جاسکتا ہے؟ ۱۶۷
- [۱۱۹] وہ نیت جو ایک رات کے قیام کے برابر ہے ۱۶۷
- [۱۲۰] ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر ۱۶۸
- [۱۲۱] نماز اشراق کی فضیلت ۱۶۹
- [۱۲۲] ارکانِ اسلام کی عظیم فضیلت ۱۶۹
- [۱۲۳] باجماعت نماز کی فضیلت ۱۷۰
- [۱۲۴] زکوٰۃ ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے! ۱۷۰
- [۱۲۵] یتیموں اور بیواؤں کی کفالت ۱۷۱
- [۱۲۶] کثرتِ اولاد کی فضیلت ۱۷۳
- [۱۲۷] اپنی بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت کرنے والے کا اجر ۱۷۴
- [۱۲۸] اس اولاد کی فضیلت جو اللہ کی اطاعت میں پروان چڑھی ۱۷۵
- [۱۲۹] قرآن کریم کو حفظ کرنے اور اپنی اولاد کو حفظ کروانے کی فضیلت ۱۷۶
- [۱۳۰] وہ اجر جو مومن کو اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ۱۷۶
- [۱۳۱] اس شخص کی فضیلت جس نے اپنے کم سن بچے کی موت پر صبر کیا ۱۷۷
- [۱۳۲] اس عورت کا اجر و ثواب جس کا حمل ضائع ہو گیا، پھر اس نے صبر کیا ۱۷۹
- [۱۳۳] جنت میں بیتِ حمد کا وارث ۱۷۹

- ۱۸۰ [۱۳۴] بیوی سے حسن سلوک کی ضرورت و فضیلت
- ۱۸۲ [۱۳۵] عورت کیلئے اپنے خاوند کی اطاعت فرض ہے اور اس کیلئے موجب جنت
- ۱۸۵ [۱۳۶] بیویوں میں انصاف فرض ہے جس سے پہلو تہی انتہائی خطرناک ہے ...
- ۱۸۷ [۱۳۷] مصائب کے وقت صبر کرنے کی فضیلت
- ۱۸۹ [۱۳۸] غم اور مصائب گناہوں کے لئے کفارہ ہیں
- ۱۹۰ [۱۳۹] اس انسان کی فضیلت جو بینائی سے محروم ہوا اور پھر اس پر صبر کیا
- ۱۹۱ [۱۴۰] ایسا انسان جو زمین پر گناہوں کے داغ سے پاک ہو کر چلتا ہے
- ۱۹۲ [۱۴۱] اللہ کے خوف سے گریہ زاری کی فضیلت
- ۱۹۳ [۱۴۲] تین آدمی جن کی آنکھیں جہنم کو نہ دیکھیں گی
- ۱۹۳ [۱۴۳] سات اوصاف جنت کا ذریعہ ہیں
- ۱۹۴ [۱۴۴] جن لوگوں کی زندگی اور موت دونوں خیریت و عافیت والی ہوں گی
- ۱۹۵ [۱۴۵] اس انسان کی فضیلت جو اپنے محبوب سے محروم ہو گیا اور اس پر صبر کیا
- ۱۹۵ [۱۴۶] سید الاستغفار
- ۱۹۶ [۱۴۷] بھلائی کے کام میں سفارش کرنے کی فضیلت
- ۱۹۷ [۱۴۸] اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان اور دوسروں کی حاجتیں پوری کرنا
- ۱۹۹ [۱۴۹] اللہ سے محبت کرنے والے کو اللہ اپنے بندوں کیلئے محبوب بنا دیتے ہیں ..
- ۲۰۰ [۱۵۰] لوگوں کا کسی بندے سے محبت کرنا
- ۲۰۰ [۱۵۱] روزِ قیامت جسے اللہ تعالیٰ بلا کر اختیار دے گا

- ۱۵۲] تواضع کی فضیلت اور تکبر کی مذمت ۲۰۱
- ۱۵۳] جو شخص دوزخ سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا پسند کرے ۲۰۲
- ۱۵۴] آخرت کے درجات ۲۰۵
- ۱۵۵] عادل حکمران کی فضیلت ۲۰۵
- ۱۵۶] شرمگاہ اور پیٹ کے معاملے میں عفت و پاکدامنی کا دامن تھامنے والا ... ۲۰۶
- ۱۵۷] اس شخص کی فضیلت جس نے عمر لمبی پائی اور نیک اعمال کئے ۲۰۸
- ۱۵۸] صدقہ روز قیامت نجات کا باعث ہوگا ۲۰۹
- ۱۵۹] مؤمن روز قیامت اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا ۲۱۲
- ۱۶۰] اللہ کے راستہ میں شہادت کی فضیلت ۲۱۳
- ۱۶۱] اُمتِ محمدیہ کے شہدا کی متعدد اقسام ۲۱۵
- ۱۶۲] جو صدقِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا طلبگار ہوا ۲۱۷
- ۱۶۳] اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کی فضیلت ۲۱۷
- ۱۶۴] اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جانے والے کی فضیلت ... ۲۱۹
- ۱۶۵] اللہ کے راستے میں کسی مجاہد کو سامانِ حرب وغیرہ فراہم کرنے کی فضیلت . ۲۲۰
- ۱۶۶] وہ روزہ جو انسان کو جہنم سے دور کر دیتا ہے ۲۲۱
- ۱۶۷] رمضان کے روزے ۲۲۲
- ۱۶۸] شوال کے چھ روزوں کی فضیلت ۲۲۲
- ۱۶۹] ہر ماہ کے تین روزوں کا ثواب ۲۲۲

- ۲۲۳ [۱۷۰] عرفہ کے روزے
- ۲۲۳ [۱۷۱] یومِ عاشورا کا روزہ
- ۲۲۳ [۱۷۲] روزہ افطار کروانے کی فضیلت
- ۲۲۴ [۱۷۳] شبِ قدر میں قیام کی فضیلت
- ۲۲۴ [۱۷۴] حج اور عمرہ کی فضیلت
- ۲۲۶ [۱۷۵] ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اعمالِ صالحہ کی فضیلت

﴿ اعمال کو برباد کرنے والے امور ﴾

- ۲۲۷ [۱۷۶] ایسے اعمال جن کو اللہ تعالیٰ غبار کی طرح اڑا دے گا
- ۲۲۸ [۱۷۷] روزِ قیامت کے مفلس
- ۲۲۹ [۱۷۸] ہم لوگوں کے حقوق سے عہدہ براس طرح ہو سکتے ہیں؟
- ۲۳۱ [۱۷۹] عمل سے دستکش ہو کر محض اللہ کی رحمت پر بھروسہ کرنے سے احتراز
- ۲۲۸ [۱۸۰] توبہ و استغفار کی فضیلت
- ۲۵۲ [۱۸۱] اللہ کی رحمت اور اس کا اپنے مؤمن بندے کی توبہ پر خوش ہونا

عرضِ ناشر

انسان ربِ کریم کے فضل و کرم کا کس قدر محتاج ہے، اس کا اندازہ دنیا میں آزمائشوں کے شکار لوگوں کے پاس چند لمحے گزارنے سے بخوبی ہو جاتا ہے اور روزِ قیامت تو جب نامہ اعمال انسان کے ہاتھ میں تھمایا جائے گا تو ہر انسان معمولی سے معمولی نیکی کو اپنے نامہ اعمال میں شامل کروانے کی جستجو میں ہوگا اور اسے دنیا میں کئے ہوئے نیک اعمال کی خوب قدر معلوم ہوگی۔ اس دن انسان چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہوگا، لیکن عمل کی مہلت ختم ہو چکی ہوگی!!

دنیا کے اس چند روزہ دار امتحان کو اللہ تعالیٰ نے آخرت کی تیاری اور نیکیاں کمانے کی مہلت قرار دیا ہے۔ اللہ کا بے پایاں انعام و احسان ہے کہ اس نے انسان کو نیکی کی طرف راغب کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے اعمال کے بدلے عظیم نیکیاں اور انعامات کا وعدہ کیا ہے۔ انسان کی فطرت بھی یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال نامے میں اضافہ کے لئے ان ترغیبات پر انحصار کرتا ہے۔

ذکر و اذکار اور نیک اعمال کے فضائل پر مبنی کتابوں میں اکثر مستند باتوں کی بجائے بزرگوں کے اقوال اور ضعیف احادیث کا سہارا لیا جاتا ہے جبکہ قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کے مستند فرامین میں کئی ایسے اعمال کا تذکرہ ملتا ہے جو انسان کو جنت میں لے جانے کا حقیقی سبب بن سکتے ہیں۔ اس سال رمضان المبارک میں عمرہ کے موقع پر مجھے مکہ مکرمہ میں ایک عرب عالم کی حال ہی میں تالیف کردہ کتاب **فُرص کسب الثواب**

دستیاب ہوئی جس میں احسن انداز میں ایسے نیک اعمال کو جمع کیا گیا تھا۔ کتاب کی ورق گردانی کے دوران ہی مجھے اس کتاب کی غیر معمولی افادیت کا اندازہ ہوا، چنانچہ پاکستان پہنچ کر میں نے ادارہ محدث میں اپنے رفیق جناب محمد اسلم صدیق کو اس کے ترجمے کا کہا، جنہوں نے اولین فرصت میں اس کتاب کا ترجمہ کر دیا۔

مصنف نے اپنی کتاب میں اس امر کی پابندی کی ہے کہ وہ صرف اس موضوع پر صحیح احادیث کو ہی لائیں گے۔ اس دعویٰ میں آپ کامیاب رہے ہیں اور آپ نے ایسی احادیث کو ہی منتخب کیا ہے جس کو صحت کی صراحت کسی 'محدث' نے کی ہے۔ البتہ اس کتاب میں ان احادیث کے مکمل حوالے موجود نہ تھے۔ فاضل مترجم نے ہر حدیث کا مختصر حوالہ دینے کے علاوہ ان احادیث کے صحت و ضعف کی تفصیل بھی پیش کر دی ہے جس سے اس کتاب کی افادیت اور علمی حیثیت مزید مستحکم ہوئی ہے۔

اس کتاب میں قرآنی آیات کے حوالے متن میں اور احادیث کے حوالے حاشیہ میں درج کیے گئے ہیں اور آسانی کے لئے ہر دس موضوعات کے بعد حوالہ نمبر کو ایک سے شروع کیا گیا۔ حوالے کے لئے احادیث کی معروف و متداول نمبر سیکموں سے مدد لی گئی ہے اور اکثر و بیشتر علامہ البانی کے صحت و ضعف کے حکم پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی کتب کے حوالے دیے گئے ہیں جبکہ مسند احمد کے لئے الموسوعة الحدیثیة کے محققین پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اگر حدیث 'حسن' یعنی مقبول درجے کی ہے تو آخر میں اس کی صراحت بھی کر دی گئی ہے۔ صحیحین کے حوالوں میں کتاب کا نام بھی درج کیا گیا ہے۔

موصوف کا ترجمہ اپنے اسلوب کے لحاظ سے بامحاورہ اور سلیس ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب فضائل اعمال پر مروج دیگر کتب کا نعم البدل ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کے صحیح فرامین پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

مَقَدِّمَةٌ

سب تعریفات جہانوں کے پالن ہاں اللہ مالک الملک کو سزاوار ہیں۔ اللہ رحمت و سلامتی اور برکات نازل فرمائے اپنے بندے اور رسولؐ پر جنہوں نے کائنات کو حق کا راستہ دکھایا اور رحمت و سلامتی نازل فرمائے اس کی آل، اصحاب اور قیامت تک آنے والے راہق کے مسافروں پر اَمَّا بَعْدُ

قارئین کرام! میں نے زیر نظر کتاب میں، کتاب اللہ اور صحیح احادیث سے فضائل اعمال کی ایک فہرست جمع کر دی ہے، اس کا نام میں نے 'جنت کی راہیں' تجویز کیا ہے۔ کتاب کا یہ ایڈیشن پہلے ایڈیشن سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں مقدمہ کو مختصر اور بعض فصول کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اللہ نے موقع دیا تو ان پر مستقل کتابچہ تحریر کروں گا۔ میں نے اپنی اس بحث میں ممکن حد تک اختصار سے کام لیا ہے۔ طوالت کے خدشہ سے حواشی کو قلم زد کرتے ہوئے بس بعض غریب اور مشکل الفاظ پر علما کی شروحات کو نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اور میں نے کوشش کی ہے کہ صرف ان صحیح احادیث کو نقل کیا جائے، جن پر فن حدیث کے محققین اہل علم نے اعتماد کیا ہے۔

شاید قاری کو کتاب کے بعض مقامات اور ابواب بے ربط اور بے تسلسل محسوس ہوں، تو ایسا میں نے عمداً اور قصداً کیا ہے تاکہ عبارات میں تنوع قارئین کے لئے

مطالعہ میں مزید شوق کا باعث بن جائے۔ یہ ہے وہ منہج جو میں نے اپنی اس کتاب میں اختیار کیا ہے۔ اہل علم و فضل سے استدعا ہے کہ اگر وہ اس میں کوئی خامی، کوتاہی یا کمی ملاحظہ کریں تو اس سے آگاہ فرمائیں۔ میں تو وہی کہتا ہوں جو عماد اصفہانی نے کہا ہے کہ ”میں نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ اگر آج کسی نے کوئی کتاب لکھی ہے تو کل کو وہ کہتا ہے، اگر اس میں یہ تبدیلی کر دی جاتی تو زیادہ بہتر تھا، اگر فلاں جگہ اضافہ کر دیا جاتا تو اچھا ہوتا، اگر فلاں چیز پہلے اور فلاں بعد میں ہوتی تو کتاب زیادہ معیاری ہوتی۔“

ان کی بات باعثِ عبرت اور اس بات کی دلیل ہے کہ نوعِ انسان کا کوئی فرد بھی نقص و خطا سے منزہ نہیں ہے، ہاں اگر کسی کتاب کو پایۂ کمال حاصل ہے تو وہ اللہ کی کتاب قرآن ہے۔

میں آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جس نے مجھے یہ مفید کام انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد میں اپنے معزز والدین کا شکر گزار ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد اور والدین کی دعائیں شامل حال نہ ہوتیں تو نہ معلوم میں کس حال میں ہوتا، مختصراً میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں:

﴿رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾ (الاسراء: ۲۴)

”اے اللہ! میرے والدین پر رحم فرما، جس طرح بچپن میں انہوں نے میری

پرورش کی۔“

اللہ سے خواستگار ہوں کہ وہ دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور التجا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے احسان و کرم سے میرا، میرے والدین اور جملہ مسلمین کا خاتمہ بالخیر فرمائے، اور میرے اس کام کو ریاکاری اور تکبر سے بچاتے ہوئے خالص اپنے لئے محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرف قبولیت عطا فرمائے۔

یہاں اپنے بیٹے عبداللہ بن نایف بن ممدوح بن عبدالعزیز کا شکر یہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نظر ثانی، پروف خوانی اور مطبوعہ نسخہ کی مسودہ سے مطابقت میں میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے بھائیوں کو علم و عمل کی دولت سے بہرہ ور فرمائے اور انہیں اپنے بندوں کے لئے باعث اصلاح بنا دے۔

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

وَأَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ (الفرقان: ۷۴)

اللہ ذوالجلال والا کرام سے دُعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اور اُمتِ مسلمہ کو اعمالِ خیر کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہر قسم کی شر، ابتلا و فتنہ سے محفوظ فرمائے اور ہمیں گمراہی کے راستوں سے بچا کر ہدایت یافتہ اور دوسروں کو راہِ راست پر گامزن کرنے والا بنا دے اور اجر و ثواب کی کمائی کے تمام راستوں اور دروازوں اور مواقع سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں، ہمارے والدین، ہمارے حکمرانوں، ہمارے علماء، دعاۃ اور تمام مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں قولِ ثابت پر مستقیم رکھتے ہوئے ہماری بخشش کا سامان فرمادے!

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمین و صلی الله وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ الامین ومن تبع سنتہ و اقتفی أثرہ الی یوم الدین

نایف بن ممدوح بن عبدالعزیز آل سعود

غفر الله له ولو لوالديه وذريته وذويه وجميع المسلمين

تاریخ: ۳۰ رجب ۱۴۲۲ھ

رب زدنی علما

يَا مُعَلِّمَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَّمْنَا ، يَا مُفَهِّمَ سَلِيْمَانَ فَهَمَّنَا

عظیم خوشخبریاں اور وعدے

✽ فرمان الہی ہے:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرة: ۲۵)

”اور جن لوگوں نے ایمان کی راہ اختیار کی، اور اس کے مطابق اپنے اعمال درست کر لئے، انہیں خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے سرسبز و شاداب باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ جب ان باغوں کا کوئی پھل انہیں پیش کیا جائے گا تو وہ بول اٹھیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیئے جاتے تھے، نیز ان کے لئے پاکیزہ اور پارسا بیویاں ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“

✽ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّةٍ عِدْنٍ وَرِضْوَانٍ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبہ: ۷۲)

”مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے اللہ کی طرف سے (نعیم ابدی کے) باغوں کا وعدہ ہے، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور سب سے بڑھ کر نعمت یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔“

✽ دوسرے مقام پر قرآن کریم نعماءِ جنت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّةٍ وَنَعِيمٍ * فَكِهِينَ بِمَا أَنْهَم رَبُّهُمُ * وَوَقَّهْمُ رَبُّهُمُ عَذَابَ الْجَحِيمِ * كَلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ * مُتَكَبِّرِينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ﴾ (الطور: ۷۷ تا ۸۰)

”جنتی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے اور اللہ کی عطا کردہ چیزوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ ان سے کہا جائے گا: کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔“

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿جَنَّتِ عَدْنُ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًا﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَاشِيًا ﴿تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا﴾

”ان کے لئے ہمیشگی کی جنت ہے جن کا اپنے بندوں سے خدائے رحمان نے درپردہ وعدہ کر رکھا ہے اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ وہاں کوئی ناشائستہ اور بیہودہ بات ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی، جو کچھ سنیں گے وہ سلامتی ہی کی صدا ہوگی، اور صبح و شام طرح طرح کے کھانے ان کے لئے مہیا کئے جائیں گے۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے ہر اس بندے کو بنائیں گے جس نے تقویٰ کی راہ اختیار کی ہوگی۔“ (مریم: ۶۱ تا ۶۳)

❁ اور فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا﴾

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، ان کی میزبانی کے لئے فردوس

کے باغ ہوں گے، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“ (الکہف: ۱۰۷، ۱۰۸)

❁ اللہ تعالیٰ کا ایک اور فرمان سنئے!

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا﴾ أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ

الْأَنْهَارُ يُحَلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا
مِّنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ مُّتَكَيِّفِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ
وَحَسَنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿ (الکہف: ۳۰، ۳۱)

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کئے، ہم ان کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتے، ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہ سونے کے کنگن پہنے ہوئے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے کپڑوں سے آراستہ مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، کتنا اچھا ہے ان کا بدلہ، اور کیا ہی اچھی انہوں نے جگہ پائی۔“

﴿ وَسَيَقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ * وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعَدَّهُ
وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ
الْعَامِلِينَ ﴾ (الزمر: ۷۳، ۷۴)

”اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے بچتے تھے، انہیں گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے: ”سلام ہو تم پر، تم بہت اچھے رہے، اب اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے: خدا کا شکر ہے، جس نے ہمارے ساتھ اپنے وعدہ کو سچا کر دیا اور ہم کو اس سرزمین کا وارث بنا دیا، اب ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔“

✽ اور فرمایا:

﴿قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾
 ”اے نبی کہہ دو! اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، وہ تو غفور رحیم ہے۔“ (الزمر: ۵۳)

✽ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مِنْ أَبِي» قالوا: يا رسول الله ﷺ، ومن يا أبي؟ قال: «من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبي»

”میری ساری امت جنت میں داخل ہو جائے گی، سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، جنت میں جانے سے انکار کون کرے گا! آپ نے فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی، وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی، یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔“^①

① صحیح البخاری؛ الاعتصام بالکتاب والسنة: ۷۲۸۰

جنت اور اس کی بے بہا نعمتیں

[۱] جنت کے دروازے

✽ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَسَيُقَ الْذِّينَ اتَّقُوا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
وَفَتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِمَ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ * وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ
وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ... الخ﴾

(الزمر: ۷۳، ۷۴)

”اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے بچتے تھے، انہیں گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے: ”سلام ہو تم پر“ تم بہت اچھے رہے، اب اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: خدا کا شکر ہے، جس نے ہمارے وعدہ کو سچا کر دکھایا اور ہم کو اس سرزمین کا وارث بنا دیا، اب ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔“

✽ اور فرمایا:

﴿جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ابْنَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَدُرِّيَّتِهِمْ وَالْمَلَأِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ * سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۳﴾ (الرعد: ۲۳)

”وہاں ہمیشگی کے باغات ہوں گے جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد، بیویوں، اور اولاد میں سے جو نیک کردار ہوں گے، وہ بھی جگہ پائیں گے۔ فرشتے ہر دروازے سے ان کے استقبال کے لئے آئیں گے اور ان سے کہیں گے: ”تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا، اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو۔ پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔“

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«في الجنة ثمانية أبواب، فيها باب يسمى الريان لا يدخله إلا الصائمون»^①

”جنت میں آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ’ریان‘ ہے جہاں سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔“

✽ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إن ما بين مصراعين من مصاريع الجنة بينهما مسيرة أربعين سنة وليأتين عليها يوم وهي كظيظ من الزحام»^②

”جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک کا فاصلہ چالیس سال کی

① صحيح البخاري؛ بدء الخلق: ۳۲۵۷

② صحيح مسلم؛ الزهد والرقائق: ۷۳۶۱

مسافت کے برابر ہے اور یقیناً ایک دن آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی۔“

[۲] اہل جنت کس شان سے جنت میں داخل ہوں گے؟

✽ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی ہے:

((إن أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين يلونهم على أشد كوكب دري في السماء إضاءة لا يبولون ولا يتغوطون ولا يتمخطون ولا يتفلون أمشاطهم الذهب ورشحهم المسك ومجامرهم الألوة، أزواجهم الحور العين أخلاقهم على خلق رجل واحد على صورة أبيهم آدم ستون ذراعاً في السماء))^(۳)

”سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور اس کے بعد جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کے چہرے فلک کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ جنت کے باشندوں کو نہ پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی۔ نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک نتھاریں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، اور ان کا پسینہ ایسے ہوگا جیسے کستوری ہے اور ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا۔ ان کی بیویاں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ سب

(۳) صحیح البخاری؛ أحادیث الأنبياء: ۳۳۲، صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۷-۷۰۸ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے عادات و خصائل ایک جیسے ہوں گے، اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوں گے، ساٹھ ہاتھ قد ہوگا۔“

[۳] سب سے ادنیٰ درجہ کے جنتی کی بادشاہت کتنی عظیم ہوگی؟
 ❁ رسول اللہ ﷺ بیان فرماتے ہیں:

«إِنَّ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ: مَا أَدْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوا أَخْذَاتِهِمْ؟ فَيَقَالُ لَهُ: أَتَرْضَىٰ أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مَلِكٍ مِنْ مَلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيْتُ رَبِّ، فَيَقُولُ لَهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ، وَمِثْلُهُ، وَمِثْلُهُ فَيَقَالُ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيْتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالَهُ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ: رَضِيْتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ! فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةٌ؟ قَالَ: أَوْلَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ، غَرَسْتُ كِرَامَتَهُمْ بِيَدِي، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنَ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذْنَ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ: وَمُصَدِّقُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾^(۴)

”موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی

کون ہوگا؟ فرمایا: وہ آدمی کہ اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اسے لایا جائے گا، اور اسے کہا جائے گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہے گا: اے میرے رب! لوگ اپنی جگہ سنبھال چکے اور تمام سیٹیں بک ہو چکیں، اب یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کو کہا جائے گا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کی بادشاہت جیسی ایک بادشاہت مل جائے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ اللہ فرمائیں گے: تیرے لئے دنیا کی ایک بادشاہت اور اتنی ہی اور، اتنی ہی اور، اتنی ہی اور، اور اس جیسی ایک اور، جب پانچویں دفعہ اللہ فرمائیں گے کہ اس جیسی ایک اور تو وہ کہے گا: اے رب! میں راضی ہو گیا۔ تو اللہ فرمائیں گے: تیرے لئے دنیا کی یہ پانچ بادشاہتیں اور اس کا دس گنا مزید اور تیرے لئے وہ سب کچھ جو تیرا دل چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ لطف اندوز ہوگی، وہ کہے گا: اے میرے رب، میں راضی ہو گیا۔

پھر موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے رب! سب سے برتر درجہ کا جتنی کون ہوگا؟“ اللہ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں نے خود چنا اور ان کے شرف و عظمت کی میں نے اپنے ہاتھ سے آب یاری کی اور اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ جو کچھ ان کے لئے تیار ہے، وہ آج تک کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کوئی کان اس سے سامع نواز نہیں ہوا اور نہ کوئی دل اس کا تصور تک کر سکا ہے۔ اس کا مصداق اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ ”پھر آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان ہم نے ان کے لئے تیار کر رکھا

ہے، کسی ذمی نفس کو اس کی خبر نہیں ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ

اس کا چہرہ جہنم سے پھیر کر جنت کی طرف کر دے گا اور اس کو ایک سایہ دار

درخت دکھائے گا۔ اسے دیکھ کر وہ آدمی کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس

درخت کے قریب کر دے، تاکہ میں اس کے سائے تلے ہو جاؤں۔“

اس کے بعد مکمل حدیث ہے، جس میں اس شخص کے جنت میں داخل ہونے اور

اس کی آرزوؤں کا تذکرہ ہے۔ آخر میں یہ الفاظ ہیں:

”جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”تجھے

یہ سب کچھ اور اس کا دس گنا مزید دیا جاتا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جب

وہ اپنے گھر جنت میں داخل ہو جائے گا تو دو موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں

بیویاں بن کر اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی: اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے

ہمارے لئے پیدا کیا اور ہمیں تمہارے لئے پیدا کیا۔ وہ شخص یہ سب کچھ دیکھ کر

کہے گا: اللہ نے کسی کو اتنا زیادہ نہیں دیا، جتنا مجھ کو دیا ہے۔“^⑤

✽ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ

”اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو قیامت کے دن جمع کرے گا، چالیس سال تک

وہ یوں کھڑے رہیں گے۔ ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی، وہ فیصلے کے دن کا

انتظار کر رہے ہوں گے... پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا، اپنے سروں کو

اٹھاؤ، وہ اپنے سروں پر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بقدر انہیں نور

عطا فرمائے گا۔ بعض کا نور ایک بہت بڑے پہاڑ کی مانند ہوگا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا اور بعض کا نور اس سے ذرا کم ہوگا اور بعض کا نور ان کے دائیں ہاتھ میں کھجور کے درخت کی مانند ہوگا اور بعض کا اس سے بھی کم ہوگا، حتیٰ کہ سب سے آخری شخص کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر جلوہ گر ہوگا جو کبھی روشن ہوگا تو کبھی بجھ جائے گا۔ جب روشن ہوگا تو وہ شخص چلنے لگے گا اور اس کے بجھنے پر رک جائے گا۔ رب کریم ان کے سامنے ہوں گے۔ یہ شخص گرتا پڑتا آگ میں سے گزر جائے گا اور آگ کے اثرات اس کے جسم پر اس طرح باقی ہوں گے جس طرح شمشیر زدہ شخص کے جسم پر زخم کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو آگ پر سے گزرنے کا حکم ہوگا۔ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزرنے لگیں گے۔ بعض پلک جھپکنے کی طرح گزر جائیں گے اور بعض بجلی کی طرح، بعض بادل کی طرح اور بعض رات کے وقت شیطان پر ٹوٹنے والے ستارے کی مانند، بعض ہوا کی طرح گزر جائیں گے اور بعض سرپٹ بھاگنے والے گھوڑے کی طرح اور بعض دوڑنے والے آدمی کی طرح گزریں گے اور آخر کار وہ شخص جس کے پاؤں کے انگوٹھے پر نور جلوہ گر ہوگا، منہ اور پاؤں کے بل گرتا پڑتا گزرے گا، کبھی اس کا ہاتھ پھسلے گا اور کبھی پاؤں پھسلے گا، آگ اس کے پہلوؤں کو چھوئے گی۔ وہ اس طرح گرتا پڑتا اور آگ سے چومکھی لڑائی لڑتے بالآخر جہنم سے نجات پا جائے گا اور اس کے بعد جہنم کے کنارے کھڑا ہو کر کہے گا: سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں، اس نے جو کچھ مجھے دیا ہے،

کسی کو نہیں دیا، اس نے مجھے جہنم سے نجات دی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس شخص کو جنت کے دروازے کے قریب ایک حوض میں نہلایا جائے گا۔ جب وہ شخص دروازے کے ورے جنت کی نعمتیں اپنے سامنے دیکھے گا تو آرزو کرے گا: یارب! مجھے بھی جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے: میں نے تجھے جہنم سے بچالیا ہے تو اب بھی جنت مانگتا ہے؟ تو وہ کہے گا: یا رب! میرے اور جہنم کے درمیان ایک پردہ حائل کر دے کہ جہنم کی آواز مجھے سنائی نہ دے۔ اس کی یہ آرزو پوری ہوگی اور وہ جنت میں داخل ہونے کے بعد اپنے سامنے ایک محل دیکھے گا۔ اس کو یوں محسوس ہوگا جیسے خواب دیکھ رہا ہے۔ وہ آرزو کرے گا: یارب! یہ محل مجھے عنایت فرما دے... اللہ کہے گا: اگر میں تجھے یہ دے دوں تو پھر تو اور مانگے گا۔ وہ جواب دے گا: نہیں تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا اور اس سے بڑھ کر خوبصورت اور کوئی گھر کہاں ہو سکتا ہے؟ اس کی یہ آرزو بھی پوری کر دی جائے گی اور وہ اس محل میں رہائش پذیر ہو جائے گا۔ پھر اس محل کے سامنے اسے ایک اور محل نظر آئے گا، جو اس قدر خوبصورت ہوگا کہ اسے اپنا یہ محل اس کے مقابلے میں خواب معلوم ہوگا۔

اسے دیکھ کر یہ کہے گا: یارب! مجھے یہ محل عنایت فرما دے۔ اللہ کہے گا: یہ دے دوں تو پھر اور مانگے گا؟ وہ جواب دے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا، اس سے بڑھ کر خوبصورت کوئی اور گھر کہاں ہو سکتا ہے؟ اس کی یہ خواہش بھی پوری ہوگی اور وہ اس محل میں سکونت اختیار کر لے گا۔ پھر

اس کے سامنے ایک اور محل نمودار ہوگا، جس کی خوبصورتی کے سامنے اسے اپنا یہ محل خواب معلوم ہوگا۔ اسے دیکھ کر یہ شخص اللہ سے اس کا تقاضا کرے گا۔ اللہ جل جلالہ فرمائیں گے: اگر تجھے یہ مل گیا تو پھر تو اور مانگے گا۔ بندہ کہے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ بھلا کوئی گھر اس سے بڑھ کر خوبصورت اور کہاں ہو سکتا ہے؟ اسے یہ گھر بھی مل جائے گا، وہ اس میں قیام پذیر ہونے کے بعد اب خاموش ہو جائے گا۔ اللہ پوچھیں گے: کیا ہوا اب مانگتا نہیں؟ کہے گا: اللہ بہت کچھ مل گیا اب مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ میں نے تیری قسم اٹھائی تھی، اب مانگتے ہوئے حیا آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو راضی ہے کہ میں تجھے تخلیق سے لے کر فنا ہونے تک جتنی دنیا ہے، اس کے برابر دے دوں اور پھر اس کا دس گنا مزید دے دوں؟ وہ کہے گا: اللہ تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو رب العزت ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی یہ بات سن کر ہنس پڑے گا اور فرمائے گا: نہیں، یہ مذاق نہیں، میں تجھے یہ سب کچھ دینے پر قادر ہوں، جو مانگتا ہے مانگ۔ تو وہ کہے گا: اے اللہ! مجھے بھی جنتی لوگوں میں شامل کر دے۔ اللہ اسے جنتیوں کے ساتھ شامل ہونے کی اجازت دے دے گا اور وہ شخص خوشی سے اچھلتا کودتا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جب جنتی لوگوں کے قریب پہنچے گا تو سامنے اسے خوبصورت ہیرے کا بنا ہوا ایک محل نظر آئے گا، جسے دیکھ کر وہ اپنا سر سجدے میں رکھ دے گا۔ اسے کہا جائے گا: کیا ہوا تجھے؟ سر اٹھاؤ۔ وہ کہے گا: سامنے میرا پروردگار جلوہ افروز ہے۔ اسے بتایا جائے گا: وہ تو تیری رہائش گاہ

ہے۔ پھر ایک شخص اس کے سامنے آئے گا تو وہ جنتی اس کو رب سمجھ کر سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔ تو وہ کہے گا: رک جائیں، کیا کرتے ہیں؟ پھر وہ اسے بتائے گا: میں تیرا خزانچی اور غلام ہوں، میرے ماتحت میرے جیسے ایک ہزار خادم ہیں۔ پھر وہ اس کو ساتھ لے کر محل میں داخل ہو جائے گا اور وہ محل اندر سے خالی ایک بہت بڑے ہیرے کا بنا ہوگا، جس کی چھتیں، دروازے، تالے اور چابیاں بھی ہیرے موتیوں کی ہوں گی، اس کے سامنے ایک اور سبز رنگ کا ہیرا ہوگا، جس کا اندرونی حصہ سرخ ہوگا۔ اس کے ستر دروازے ہوں گے۔ ہر دروازہ اندر سے سبز ہیرے جواہرات کے محل کی طرف کھلے گا اور ان جواہرات کے بنے ہوئے ان اندرونی کمروں میں سے ہر کمرے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہو گا۔ ہر کمرے کے اندر مسہریاں بچھی ہوں گی اور خوبصورت بیویاں اور خادمائیں وہاں چشم براہ ہوں گی۔ ان میں سے سب سے کم ترین انتہائی سیاہ و سفید آنکھوں والی حور ہوگی۔ وہ ستر لباس زیب تن کیے ہوگی، جن کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا صاف نظر آ رہا ہوگا۔ اس حور کا جگر اس جنتی کے لیے آئینہ ہوگا اور اس جنتی کا جگر اس حور کے لیے آئینہ ہوگا۔

جب یہ جنتی ایک دفعہ اس سے رخ موڑے گا تو اس کی نظر میں اس حور کا حسن پہلے سے ستر گنا اور بڑھ جائے گا۔ اور جب یہ حور اس جنتی سے ایک دفعہ رخ ادھر کرے گی تو اس جنتی کا حسن حور کی نظر میں ستر گنا اور بڑھ جائے گا۔ جنتی اس حور کو مخاطب کر کے کہے گا: اللہ کی قسم! تم میری نظروں میں ستر گنا اور خوبصورت

ہو گئی ہو۔ وہ جواب دے گی: اللہ کی قسم! تم بھی میری نگاہ میں ستر درجہ اور خوبصورت ہو گئے ہو۔ پھر اس کو کہا جائے گا: تیری بادشاہت ایک سال کی مسافت تک ہے، جہاں تک تیری نگاہ کی رسائی ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ سب کچھ سن کر حضرت کعبؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے کعب! سنا، اُمّ عبد کے بیٹے (عبد اللہ بن مسعودؓ) نے ہمارے سامنے آخری درجہ کے جنتی کا یہ مقام بیان کیا ہے تو پھر سب سے اعلیٰ درجہ کے جنتی کا مقام و مرتبہ کتنا بلند ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین: اُسے اللہ تعالیٰ ایسی عظیم نعمتیں عطا فرمائے گا جو آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، نہ کسی کان نے ان کے متعلق سنا ہے۔

اللہ عزوجل نے ایک گھر بنایا، اس میں طرح طرح کے پھل، مشروبات اور بیویاں، غرض جو چاہا اس میں رکھا اور پھر اسے بند کر دیا اور دنیا کی کسی مخلوق، نیز جبرائیل اور کسی فرشتے نے بھی اس گھر کو نہیں دیکھا، پھر کعبؓ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة: ۱۷) ”ان کے اعمال کے بدلے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان اللہ نے ان کے لیے چھپا رکھا ہے، کسی ذی نفس کو اس کی خبر نہیں ہے۔“

اس کے علاوہ اللہ نے دو باغ پیدا کیے اور انہیں نہایت زیب و زینت سے آراستہ کیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا، وہ باغ دکھا دیے، پھر فرمایا: جس کا

نام علیین میں درج ہے، اس کی رہائش گاہ وہ گھر ہے جس کو کسی نے دیکھا نہیں ہے۔ علیین کا جنتی جب اپنے اس گھر سے اپنی بادشاہت کی سیاحت کے لیے نکلے گا تو اس کے چہرے کی روشنی جنت کے ہر خیمے میں پہنچے گی اور سارے جنتی اس کی خوشبو سے شاداں و فرحاں ہو جائیں گے اور کہیں گے: کس قدر پیاری خوشبو ہے! یہ علیین کے اس جنتی کی خوشبو ہے جو اپنی بادشاہت میں سیاحت کے لیے نکلا ہے۔ حضرت عمرؓ جنت کا یہ تذکرہ سن کر بے اختیار بول اٹھے: کعب! یہ دل اپنی جگہ چھوڑ رہے ہیں ان کو قابو کیجئے تو کعب نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزِ قیامت جہنم جب سانس لے گی تو تمام انبیاء، رسل اور فرشتے اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے حتیٰ کہ اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام بھی رب نفسی، نفسی یارب مجھے بچا لے، یارب مجھے بچا لے کی صدا لگا رہے ہوں گے۔ اس دن اگر ستر انبیاء کے اعمال بھی تیرے اعمال میں شامل کر دیئے گئے تو بھی تو یہی سمجھے گا کہ نجات نہیں ہو سکے گی۔“^①

① صحیح الترغیب والترہیب از ألبانی: ۳۷۰۴

امام منذریؒ نے اس حدیث کو الترغیب والترہیب میں نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس روایت کو ابن ابی الدنیاء، امام طبرانیؒ اور امام حاکمؒ نے اسی طرح ابن مسعودؓ سے مرفوع بیان کیا ہے اور انہوں نے إن اللہ عزوجل ذکرہ خلق داراً سے لے کر آخر تک حدیث کو کعب پر موقوف بیان کیا ہے۔ یہ طبرانی کے الفاظ ہیں جس کا ایک طریق صحیح ہے اور امام حاکمؒ نے بھی اسے صحیح الاسناد کہا ہے اور امام البائیؒ نے بھی صحیح کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

✽ رسول اللہ نے فرمایا:

«إِنَّ أَدْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ مِنْ يَسْعَىٰ عَلَيْهِ أَلْفُ خَادِمٍ كُلِّ خَادِمٍ عَلَىٰ أَعْمَلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ»

”سب سے کم درجہ کے جنتی کو جنت میں یہ مقام ملے گا کہ ایک ہزار خادم اس کے آگے پیچھے ہوں گے اور ہر خادم کا کام ایک دوسرے سے مختلف ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: ﴿إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لَوْلَا مَثْوَرًا﴾ (الدہر: ۱۹) ”جب انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں“،^④

[۴] اہل جنت کے درجات میں تفاوت

✽ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ

«إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لِيَتَرَاءَ وَنَ أَهْلَ الْغَرْفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءُ وَنَ الْكُوكَبِ الدَّرِيِّ الْغَابِرِ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضِلِ مَا بَيْنَهُمْ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَلِكْ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: بَلَىٰ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رَجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ»^⑤

”جنتی لوگ درجات میں تفاوت کی وجہ سے جنت کے کمروں میں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھ رہے ہوں، جس طرح تم مشرق و مغرب کے افق پر دور کسی چمکتے ہوئے ستارے کا نظارہ کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے

④ صحیح الترغیب والترہیب للالبانی: ۳۷۰۵

⑤ صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۵۵۵، ۶۵۵۶، صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۷۳ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسول! یہ درجے تو انبیاء کے ہوں گے، دوسروں کو نہیں ملیں گے، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ درجات ان تمام لوگوں کو ملیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے پیغمبروں کو سچا جانا۔“

[۵] جنت کی عمارات، اس کی مٹی اور بجری

✽ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں جنت کے متعلق بتائیں کہ اس کی عمارتیں کیسی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا:

«لبنة ذهب ولبنة فضة وملاطها المسك وحصاؤها اللؤلؤ والياقوت وترابها الزعفران، من يدخلها ينعم ولا يبأس ويخلد لا يموت لا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه»^①

”ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک اینٹ چاندی کی، جس کے درمیان چٹائی کستوری کی ہوگی۔ ان کی بجری لؤلؤ اور یاقوت کی ہوگی اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔ ان کے باسی خوشحال رہیں گے، کبھی مفلس نہیں ہوں۔ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، کبھی موت نہیں آئے گی۔ نہ ان کے لباس بوسیدہ ہوں گے اور نہ عنقوان شباب زوال پذیر ہوگا۔“

✽ ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ

«خلق الله تبارك وتعالى الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة و ملاطها المسك، وقال لها تكلمي فقالت: ﴿قَدْ أَفْلَحَ

① صحيح الترغيب والترهيب: ۳۷۱۱ 'حسن لغيره'

بہ حوالہ مسند أحمد: ۷۹۸۳

الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۰﴾ فقالت الملائكة: طوبى لك منزلة الملوک ﴿۱۰﴾
 ”اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا بایں صورت کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی
 اور ایک اینٹ چاندی کی تھی اور اس کی چنائی کستوری سے کی اور اس کے بعد اللہ
 کے حکم سے جنت گویا ہوئی: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ ”بلاشبہ مؤمن کامیاب
 ہیں۔“ تو فرشتوں نے کہا: اے بادشاہوں کی اقامت گاہ! تجھے مبارک ہو۔“

[۶] جنت کے کمرے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن في الجنة غرفاً يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من
 ظاهرها» فقال أبو مالك الأشعري: لمن هي يا رسول الله؟
 قال: «لمن أطاب الكلام وأطعم الطعام وبات قائماً
 والناس نيام» ﴿۱۱﴾

”جنت کے کمروں کی کیفیت یہ ہوگی کہ ان کا ظاہر، باطن سے جلوہ گر ہوگا اور
 باطن، ظاہر سے نظارہ گر، اس پر ابو مالک اشعری نے کہا: کون خوش بخت ان کی
 اقامت گزینی کے شرف سے بہرہ یاب ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو
 عمدہ گوئی کا پیکر رہا اور اپنا دسترخوان لوگوں کے لئے کھلا رکھا، اور راتوں کو قیام کیا
 جبکہ لوگ محو خواب تھے۔“

﴿۱۰﴾ صحیح الترغیب: ۳۷۱ بحوالہ المعجم الطبرانی، مسند بزار

﴿۱۱﴾ صحیح الترغیب: ۶۱۷، حسن، بحوالہ المعجم الطبرانی

[۷] اہل جنت کے خیمے

❁ فرمانِ الہی ہے: ﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾

”خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں۔“

❁ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لَوْلَاءَ وَاحِدَةً مَجْوَّفَةً

طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلاً لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ

عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا))^(۱۲)

”مؤمن کو جنت میں موتی کا ایک خول دار خیمہ ملے گا، جس کی لمبائی ساٹھ

میل ہوگی۔ اسی میں اس کی بیویاں بھی ہوں گی۔ وہ سب کے پاس باری باری

جائے گا، لیکن وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گی۔“

[۸] جنت کا بازار

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جَمْعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ

فَتَحْشُو فِي وَجْهِهِمْ وَثِيَابَهُمْ فَيَزِدُّونَ حَسَنًا وَجَمَالًا

فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حَسَنًا وَجَمَالًا فَتَقُولُ لَهُمْ

أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ

وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حَسَنًا وَجَمَالًا))^(۱۳)

(۱۲) صحیح البخاری؛ التفسیر: ۳۲۴۳، صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۸۷

(۱۳) صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۷۵

”جنت میں ایک بازار ہوگا، جنتی ہر جمعہ کو وہاں جائیں گے، پھر بادِ صبا چلے گی، جس سے ان کے چہرے اور کپڑے خاک آلود ہو جائیں گے، لیکن اس سے ان کا حسن اور خوبصورتی دوبالا ہو جائے گی۔ اس حال میں جب وہ اپنی بیویوں کے پاس واپس لوٹیں گے تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تم اور زیادہ حسین اور خوبصورت ہو گئے ہو۔ وہ جواب دیں گے: اللہ کی قسم! تم بھی ہمارے بعد اور زیادہ حسین ہو گئی ہو۔“

✽ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ

”اہل جنت ایک دوسرے سے کہیں گے: چلو بازارِ جنت کی طرف چلتے ہیں۔ پھر وہ کستوری کے ایک پہاڑ کے پاس جائیں گے۔ وہاں سے پلٹ کر جب وہ اپنی بیویوں کے پاس پہنچیں گے تو ان سے کہیں گے: تم سے ایسی خوشبو آ رہی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ تو وہ جواب دیں گی: تم سے بھی ایسی خوشبو آ رہی ہے جو یہاں سے نکلتے ہوئے نہیں تھی۔“^{۱۵}

[۹] جنت کی نہریں

✽ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

((الكوثر نهر في الجنة حافتاه من ذهب و مجراه على الدر والياقوت تربته أطيب من المسك وماؤه أحلى من العسل وأشد بياضاً من الثلج))^{۱۵}

۱۴ صحیح الترغیب: ۳۷۵۳، بہ حوالہ ابن ابی الدنيا

۱۵ صحیح سنن ابن ماجہ للآلبانی: ۳۲۹۸، صحیح الجامع الصغیر للآلبانی: ۳۶۱۵
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”جنت میں ایک نہر ہے، جس کے کنارے سونے کے ہیں۔ اس کی گزرگاہ ہیرے جواہرات کی اور اس کی مٹی کستوری سے بھی زیادہ عمدہ اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہوگا۔“

✽ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«أنهار الجنة تخرج من تحت تلال أو من تحت جبال المسك»^(۱۲)

”جنت کی نہریں کستوری کے ٹیلوں اور پہاڑوں کے نیچے سے نکلیں گی۔“

✽ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«في الجنة بحر للماء وبحر للبن وبحر للعسل وبحر للخمير ثم تشقق الأنهار منها بعد»^(۱۳)

”جنت میں ایک سمندر پانی کا ہے، ایک دودھ کا، ایک شہد کا اور ایک شراب کا، پھر اس سے مختلف نہریں جاری ہوں گی۔“

[۱۰] جنت کے درخت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها، إن شئت فاقروا: ﴿وَظِلٌّ مَّمدودٍ وَمَاءٌ

(۱۲) صحیح ابن حبان: ۱۶/۴۲۳ بتحقیق شعیب ارنؤوط: ۷۴۰۸، صحیح

الترغیب: ۳۷۲۱ 'حسن صحیح'

(۱۳) صحیح الترغیب: ۳۷۲۲ 'حسن' بہ حوالہ السنن الكبرى للبيهقي

مَسْكُوبٍ ﴿ (الواقعة: ۳۰، ۳۱)

”جنت میں ایک درخت ہے، ایک گھڑ سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا، لیکن اس کی مسافت طے نہ کر سکے گا، اگر اس کا مصداق چاہتے ہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَظِلٌّ مَّمدُودٍ وَمَاءٌ مَّسْكُوبٍ﴾ (کہ اہل جنت) ”دور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں پانی سے لطف اٹھائیں گے۔“^(۱۸)

✽ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ الْجَوَادُ الْمَضْمَرُ السَّرِيعُ مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا﴾^(۱۹)

”جنت کا ایک ایک درخت اتنا عریض ہوگا کہ انتہائی تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک اس کے تلے گھوڑا دوڑانے کے باوجود اس کا فاصلہ طے نہ کر سکے گا۔“

✽ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعرابیوں اور ان کے سوالات کے ذریعے نفع پہنچاتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

”ایک روز ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ضرر رساں درخت کا تذکرہ کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جنت

(۱۸) صحیح البخاری؛ بدء الخلق: ۳۲۵۳، جامع الترمذی؛ التفسیر: ۳۲۹۲

(۱۹) صحیح مسلم؛ صفة الجنة وأهلها: ۲۸۲۸، صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۵۵۳
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں کوئی ایسا درخت بھی ہوگا جو جنتی کے لئے تکلیف دہ اور ضرر رساں ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے کہا: پیری کا درخت، جس کے کانٹے بڑے خطرناک اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿أليس الله يقول: ﴿فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ﴾ (الواقعة: ۲۸) خضد الله شوكته فجعل مكان كل شوكه ثمرة فإنها لتنبت ثمراً تفتق الثمرة منها على اثنين وسبعين لونا من طعام، وما فيها لون يشبه الآخر﴾

”کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ﴾ ”یعنی ایسی پیریاں جو بے خار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے ختم کر کے ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل لگا دیا ہے۔ اس پھل کے ۲/۷ رنگ اور ذائقے ہوں گے اور سب ایک دوسرے سے مختلف۔“^{۲۰}

[۱۱] اہل جنت کے کھانے اور مشروبات

✽ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ، طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جِشَاءِ كَرِيحِ الْمَسْكِ يَلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تَلْهَمُونَ النَّفْسَ ﴿٢١﴾

”اہل جنت کھائیں گے اور پیئیں گے، لیکن نہ انہیں بول و براز کی حاجت ہوگی

۲۰ صحیح الترغیب والترہیب: ۳۷۴۴۲، صحیح لغیرہ، بہ حوالہ ابن ابی الدنیا

۲۱ صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۸۳

اور نہ ناک نھارنے کی، ان کا کھانا ڈکار میں تحلیل ہو جائے گا اور اس ڈکار میں کستوری کی مہک ہوگی۔ اہل جنت کو تسبیح و تکبیر کا الہام ہوگا جس طرح نفس کو الہام ہوتا ہے۔“

✽ حضرت ابو امامہؓ سے موقوف روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

((إن الرجل من أهل الجنة ليشتهي الشراب من شراب الجنة فيجئ الإبريق فيقع في يده فيشرب ثم يعود إلى مكانه))^{۳۷}

”جنتی جب جنت کے کسی مشروب کی خواہش کرے گا تو اس مشروب کا بھرا ہوا جام خود بخود اسکے ہاتھ میں تھم جائے گا، پھر پینے کے بعد وہ جام اپنی جگہ پر لوٹ جائے گا۔“

✽ انہی سے روایت ہے کہ

((إن الرجل من أهل الجنة ليشتهي الطير من طيور الجنة فيقع في يده متفلقاً نضجاً))^{۳۸}

”جب کوئی جنتی جنت کے کسی پرندے کا گوشت کھانے کی خواہش کرے گا تو فوراً اس پرندے کے بھنے ہوئے ٹکڑے اس کے سامنے آجائیں گے۔“

[۱۲] اہل جنت کے لباس اور پوشاکوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ

۳۷ صحیح الترغیب: ۳۷۳۸ بہ حوالہ ابن ابی الدنيا

۳۸ صحیح الترغیب: ۳۷۴۱ 'موقوف' بہ حوالہ ابن ابی الدنيا

فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ
وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ، نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ
مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ (الکہف: ۳۱)

”ان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں، وہاں وہ
سونوں کے کنگنوں سے آراستہ کئے جائیں گے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے
سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسدوں پر تیکے لگا کر بیٹھیں گے، بہترین اجر اور
اعلیٰ درجہ کی جائے قیام۔“
اور فرمایا:

﴿عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ
فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾ (الدرہم: ۲۱)

”ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے
اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ
شراب پلائے گا۔“

اسی بات کا تذکرہ سورۃ الحج میں اس طرح ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا
وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ﴾ (الحج: ۲۳)

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے، ان کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل

کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کئے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« من یدخل الجنة ینعم لا یأس لا تبلیٰ ثیابہ ولا یفنی شبابہ »^(۳۳)
 ”جو شخص جنت میں داخل ہو گیا، وہ ہمیشہ خوش حال زندگی میں ہوگا۔ کبھی محتاج نہیں ہوگا، نہ اس کا لباس بوسیدہ ہوگا اور نہ اس کی جوانی ڈھلے گی۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أول زمرة یدخلون الجنة كألّ وجوہہم ضوء القمر لیلۃ البدر إلی أن قال: «لکل واحد منهم زوجتان من الحور العین علی کل زوجة سبعون حلة یری منح ساقها من وراء لحومہما وحللہما...»^(۳۴)

”سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، نیز فرمایا: ہر جنتی کے لئے دو حوریں موٹی آنکھوں والی اس کی بیویاں ہوں گی، ہر بیوی ستر جوڑوں سے آراستہ ہوگی، اس کی پنڈلی کا گودا اس کے جوڑوں اور گوشت کے ورے نظر آئے گا، اور جنت میں کوئی شخص بھی بیوی کے بغیر نہیں ہوگا۔“

(۳۳) صحیح مسلم؛ الجنة و نعیمها: ۷۰۸۵

(۳۴) مسند أحمد: ۲/ ۵۰۷ صحیح الترغیب: ۳۷۴۵ 'صحیح لغیرہ'

[۱۳] اہل جنت کی مسہریاں اور تخت

✽ حضرت عبداللہ بن مسعود..... اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿بَطَّأْنَهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ﴾

(الرحمن: ۵۴) ”جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز

ریشم کے ہوں گے۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”جب ان کے استر اتنے حسین

و جمیل ہوں گے تو پھر ان کے ابرہ کا کیا کمال ہوگا۔“^(۱۶)

✽ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ مُتَّكِنِينَ عَلَيْهَا مُتَّقِلِينَ﴾

(الواقعة: ۱۵، ۱۶) ”اہل جنت سونے کی تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک

دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔“

✽ اور فرمایا:

﴿مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرُونَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا

زَمَهْرِيرًا﴾ (الدھر: ۱۳) ”یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ وہاں

آفتاب کی گرمی دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی سردی۔“

✽ اور فرمایا:

﴿فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ﴾ (الغاشیہ: ۱۳)

”اس کے اندر بلند مسہریاں اور مسندیں ہوں گی۔“

[۱۴] اہل جنت کی بیویاں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۱۶) مستدرک حاکم: ۲/۵۱۶ صحیح الترغیب: ۳۷۴۶، حسن

﴿إِنَّا أَنْشَأْنَهُنَّ إِنِشَاءً * فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا * عُرُبًا أَتْرَابًا *
لَأَصْحَبِ الْيَمِينِ﴾ (الواقعة: ۳۵ تا ۳۸)

”ہم ان بیویوں کو خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے، اور ہم انہیں
باکرہ بنا دیں گے، وہ خاوند کی ہم عمر، اور اس سے محبت کرنے والیاں ہوں گی۔“
امام بغویؒ نے اپنی تفسیر میں آیت: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَهُنَّ إِنِشَاءً فَجَعَلْنَهُنَّ
أَبْكَارًا﴾ کے ضمن میں فرمایا ہے:

”اس سے مراد دنیا کی وہ بوڑھی عورتیں ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نئے سرے سے
پیدا فرمائیں گے، جب وہ ان کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں باکرہ پائیں
گے۔“^(۱۷)

امام ابن کثیرؒ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:

”یعنی اللہ تعالیٰ انہیں ایک دفعہ پھر نئے سرے سے پیدا فرمائے گا، جبکہ وہ بیوہ
اور بوڑھی ہو چکی ہوں گی، وہ بیوگی کے بعد پھر سے باکرہ ہو جائیں گی اور عُرُبًا
سے مراد یہ ہے کہ وہ ظریف الطبع، شیریں کلام ہونے کی وجہ سے اپنے خاوندوں
کو انتہائی محبوب ہوں گی اور بعض نے کہا کہ وہ بڑی ناز و نخرے والی ہوں گی اور
بعض نے اس سے وہ عورتیں مراد لی ہیں جو اپنے شوہروں کی اچھی طرح دیکھ
بھال کرنے والی ہوں گی اور بعض نے العُرُب سے شیریں کلام عورتیں مراد لی
ہیں، مطلب یہ ہے کہ یہ تمام خوبیاں ان میں بیک وقت جمع ہوں گی۔“^(۱۸)

(۱۷) تفسیر البغوي: ۴ / ۲۸۳، دار المعرفة، بیروت

(۱۸) تفسیر القرآن العظیم: ۴ / ۲۹۲، دار الفکر

✽ رسول اللہ ﷺ نے اہل جنت کی عورتوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

«... ولو أن امرأة من نساء أهل الجنة اطلعت إلى الأرض لأضاءت ما بينهما، ولملأته ريحاً، ولنصيفها على رأسها خبير من الدنيا وما فيها...»^(۲۹)

”اگر کوئی جنتی عورت جنت سے زمین کی طرف جلوہ گر ہو تو زمین و آسمان کا خلا خوشبو سے بھر جائے اور روشنی سے منور ہو جائے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہے۔“

امام منذریؒ نے نصیف کا ترجمہ دوپٹہ، اوڑھنی سے کیا ہے۔^(۳۰)

✽ اور رسول اللہ ﷺ نے جنتی عورتوں کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

«... لكل واحد منهم زوجتان من الحور العين، على كل زوجة سبعون حلة، يرى مخ ساقها من وراء لحومها وحللتها، كما يرى الشراب الأحمر في الزجاجة البيضاء...»^(۳۱)

”ہر جنتی کو دو موٹی آنکھوں والی حوریں بطور بیویاں عطا کی جائیں گی۔ ہر بیوی کپڑوں کے ستر جوڑے زیب تن کئے ہوگی۔ اس کی پنڈلی کے اندر کا گودا اس کے کپڑوں اور گوشت کے ورے اس طرح صاف نظر آ رہا ہوگا جس طرح صاف شفاف شیشے کے گلاس میں شراب نظر آ رہی ہوتی ہے۔“

(۲۹) صحیح البخاری؛ الجہاد والسیر: ۲۷۹۶

(۳۰) الترغیب والترہیب للإمام المنذری: ۲۹۶ / ۴

(۳۱) صحیح الترغیب: ۳۷۴۵، صحیح لغیرہ

[۱۵] جنت میں حوروں کی خوش الحان گائیگی

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”اہل جنت کی بیویاں اپنے شوہروں کے سامنے نہایت خوش الحانی سے گائیں گی، اور ان کی آواز اس قدر خوبصورت ہوں گی کہ کبھی کوئی کان اس سے سامعہ نواز نہیں ہوا ہوگا، ان نغموں میں ایک نغمہ یہ ہوگا:

نحن الخيرات الحسان أزواج قوم كرام
ہم حسین و جمیل عورتیں بیویاں ہیں معزز لوگوں کی
ينظرن بقرة الأعيان ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھیں گی۔

اور ایک یہ ہوگا

نحن الخالذات فلا نمتنه

ہم ہمیشہ رہیں گی، ہم کو کبھی موت نہیں

نحن الآمات فلا نخفنه

ہم محفوظ ہیں، ہمیں کوئی خوف نہیں

نحن المقيمات فلا نظعننه

ہم مقیم ہیں، ہمیں کوئی سفر درپیش نہیں^(۳۲)

✽ حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوف روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

”جنت میں جنت جتنی لمبی نہر ہوگی، اس کے دونوں کناروں پر خوبصورت

کنواری لڑکیاں آمنے سامنے قطار بنائے کھڑی ہوں گی، وہ نہایت خوش آواز

(۳۲) صحیح الترغیب: ۳۷۴..... المعجم الصغير: ۲/۳۵ والأوسط: ۵/۱۵۰

میں گائیں گی، جنت کے باشندے انہیں سنیں گے، حتیٰ کہ وہ سمجھیں گے کہ اس سے بڑھ کر جنت میں لذت کا کوئی اور سامان نہیں ہے۔ ہم نے کہا: اے ابو ہریرہؓ، وہ گانا کیا ہوگا؟ کہا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ تسبیح و تحمید، اور تقدیس اور ربّ عزوجل کی ثنا ہوگی۔“^(۳۴)

[۱۶] اہل جنت کی قوتِ مردی

✽ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَكِهُونَ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكئون﴾ (یسین: ۵۵، ۵۶)

”آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں اس دن جنتی اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہوں گی، مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے، ہر قسم کی لذیذ چیزیں کھانے پینے کو ان کے لئے وہاں موجود ہوں گی۔“

ابن کثیرؒ نے ﴿فِي شُغْلٍ فَكِهُونَ﴾ کی تفسیر میں بیان کیا ہے: أي شغلهم افتضاض الأبقار کہ کنواری لڑکیوں کے ساتھ ہم آغوشی میں مشغول ہوں گے۔ اس روایت کو ائمہ تفسیر نے ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ وغیرہما سے بیان کیا ہے۔^(۳۵)

✽ نیز رسول اللہ ﷺ نے جنت میں مومنوں کی قوتِ مردی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

«إِنْ أَحَدُهُمْ لِيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ

وَالشَّهْوَةِ وَالْجَمَاعِ»^(۳۶)

(۳۴) تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۵۷۶

(۳۵) صحیح الترغیب: ۳۷۵۱

(۳۶) صحیح ابن حبان: ۱۶/ ۴۴۳

”بلاشبہ جنت میں ہر شخص کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع میں سومردوں کی قوت عطا کی جائے گی۔“

[۱۷] اہل جنت کے گھوڑے اور سواریاں

✽ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله أدخلك الجنة، فلا تشاء أن تحمل فيها على فرس من ياقوتة حمراء يطير بك في الجنة حيث شئت، إلا كان...»

”اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا، پھر اگر تم یہ خواہش کرو گے کہ میں سرخ یا قوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں چاہوں پرواز کروں، تو یقیناً تمہاری یہ خواہش پوری ہوگی۔“ پھر ایک دوسرے شخص نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت میں اونٹ بھی ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو وہ جواب نہیں دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: «إن يدخلك الله الجنة، يكن لك فيها ما اشتته نفسك، ولذت عينك»

”اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا، تو تجھے وہاں ہر وہ چیز میسر ہوگی جو تیرا دل چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ لذت یاب ہوگی۔“^{۳۷}

✽ ابویوب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا:

۳۷ جامع الترمذی؛ صفة الجنة: ۲۵۴۳ صحیح الترغیب: ۳۷۵۶، حسن لغیرہ، محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے گھوڑا بہت پسند ہے، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟
آپ ﷺ نے فرمایا:

«إن دخلت الجنة أتيت بفرس من ياقوتة ، له جناحان ،

فحملت عليه ثم طار بك حيث شئت»^(۴۷)

”اگر تجھے جنت مل گئی تو تجھے یا قوت کا ایک گھوڑا عطا کیا جائے گا، جس کے
دو پر ہوں گے، تو اس پر سوار ہوگا، پھر وہ تجھ کو لے کر پرواز کرے گا جہاں
تو چاہے گا۔“

جنت کے باسی رب تعالیٰ کا دیدار کریں گے

اور یہ جنت کی افضل ترین نعمت ہوگی!!

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا دخل أهل الجنة الجنة ، يقول الله عز وجل : تريدون

شيئاً أزيدكم؟ فيقولون: ألم تبئض وجوهنا؟ ألم تدخلنا الجنة

وتنجنا من النار؟ قال: فيكشف الحجاب ، فما أعطوا شيئاً

أحب إليهم من النظر إلى ربهم . ثم تلا هذه الآية: ﴿لِلَّذِينَ

أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾^(۴۸)

”جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ انہیں (مخاطب کر کے)

فرمائیں گے: مزید کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتاؤ تو جنتی جواب دیں گے: کیا تو

(۴۷) جامع الترمذی: ۲۵۳۳..... صحیح الترغیب: ۳۷۵۷، صحیح لغیرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے سرخرو نہیں کر دیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات دے کر جنت عطا نہیں کر دی؟ (اب بھلا کس چیز کی ضرورت باقی رہ گئی ہے۔) پھر پردہ اٹھے گا اور جنتی اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھیں گے، اور اس سے زیادہ محبوب کوئی اور نعمت ان کے نزدیک نہیں ہوگی۔“ اس پر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ۲۶) ”جن لوگوں نے بھلائی کی راہ اختیار کی، ان کے لئے اچھا بدلہ ہے اور مزید برآں بھی.....“

فرص کسب الثواب

جنت میں داخل ہونے

کے ۱۷۵ سے زائد اسباب

جنت کی راہیں اور حصولِ اجر و ثواب کے مواقع

[۱] توحید کی فضیلت اور اس سے مٹنے والے گناہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ (الانعام: ۷۲)

”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے، یعنی شرک سے آلودہ نہیں کیا، ان کے لئے امن ہے اور یہی لوگ راہِ راست پر ہیں۔“

یہاں ظلم سے مراد شرک ہے، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔^①

✽ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

«يا معاذ هل تدري ما حق الله على العباد وما حق الله على الله»

”اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ

تعالیٰ پر کیا حق ہے؟“

میں نے کہا: ”اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا:

① صحیح البخاری؛ التفسیر: ۴۶۲۹

«فإن حق الله على عباده أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئاً وحق

العباد على الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئاً»

”اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اپنے اللہ پر یہ ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے، جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔“

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں کو نہ سنا دوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: «لا تبشّرهم فیتکلو»^(۲)

”لوگوں کو نہ بتاؤ، وہ اس پر بھروسہ کر کے عمل سے دست کش ہو جائیں گے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قال: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك وأن

محمدًا عبده ورسوله وأن عيسى عبد الله وابن أمته وكلمته

ألقاها إلى مريم وروح منه وأن الجنة حق وأن النار حق أدخله

الله من أي أبواب الجنة الثمانية شاء»^(۳)

”جس شخص نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس

کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور

بلاشبہ عیسیٰ اللہ کے بندے، اس کی بندی کے بیٹے، اور اس کے کلمہ کا ظہور جو اس

نے مریمؑ پر القا کیا تھا، نیز ایک روح ہے جو اس کی جانب سے بھیجی گئی، نیز یہ

(۲) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۱۴۴

(۳) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۱۳۹، صحیح البخاری؛ أحادیث الأنبياء: ۳۴۳۵

گواہی دے کہ جنت اور دوزخ برحق ہیں۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا، اور جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«أدخله الله الجنة على ما كان من عمل»^(۴)

”جس عمل پر بھی وہ ہوگا، اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“

✽ حضرت عبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فإن الله حرم على النار من قال: لا إله إلا الله، يبتغي بذلك وجه الله»^(۵)

”اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جہنم حرام کر دی ہے، جس نے خلوص دل سے محض اللہ کی رضا کی خاطر یہ کہہ دیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی ذات عبادت کے لائق نہیں ہے۔“

✽ حدیث قدسی ہے، اللہ فرماتے ہیں:

«... يا ابن آدم ، إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ، ثم لقيتني لا تشرك بي شيئاً ، لأتيتك بقرابها مغفرة»^(۶)

”اے آدم کے بیٹے! اگر تو روئے زمین کے برابر بھی گناہ لے کر میرے پاس

(۴) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۱۳۹، صحیح البخاری؛ أحاديث الأنبياء: ۳۴۳۵

(۵) صحیح البخاری؛ الصلوة: ۴۲۵، صحیح مسلم؛ المساجد ومواضع الصلوة: ۱۴۱

(۶) صحیح سنن الترمذی للالبانی: ۲۸۰۵

آئے، لیکن تیری ملاقات مجھ سے اس حال میں ہو کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں روئے زمین کے برابر اپنی مغفرت تجھ کو عطا کر دوں گا۔“
 ❁ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، مفہوم وہی ہے:

«ومن لقيني بقراب الأرض خطيئة لا يشرك بي شيئا لقيته بمثلها مغفرة»^(۷)

[۲] دو اشخاص؛ مکھی کی وجہ سے ایک جنت میں اور دوسرا جہنم میں!

❁ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ

«دخل الجنة رجل في ذباب، ودخل النار رجل في ذباب»
 قالوا: وكيف ذلك يا رسول الله؟ قال: «مر رجلان على قوم لهم صنم لا يجوزه أحد حتى يقرب له شيئا، فقالوا لأحدهما: قرب، قال: ليس عندي شيء أقرب، قالوا له: قرب ولو ذباباً، فقرب ذباباً فخلوا سبيله، فدخل النار وقالوا للآخر: قرب، فقال: ما كنت لأقرب لأحد شيئا دون الله عز وجل، فضربوا عنقه، فدخل الجنة»

”مکھی کی وجہ سے ایک شخص جنت میں چلا گیا اور مکھی کی وجہ سے ہی ایک شخص جہنم میں چلا گیا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: دو شخص ایک قوم کے پاس سے گزرے، اس قوم کا ایک بت تھا اور کوئی چیز

(۷) صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء والتوبه والاستغفار: ۶۷۷۴

چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی شخص وہاں سے گزر نہیں سکتا تھا۔ انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو کہا: چلو کوئی چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو میں چڑھاوا چڑھا دوں، انہوں نے کہا: نیاز تو دینا ہی پڑے گی خواہ ایک مکھی ہی دے دو، اس نے ایک مکھی بطورِ نیاز پیش کر دی، تو انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا، لیکن اس ایک مکھی کی وجہ سے وہ شخص جہنم میں چلا گیا۔ جب انہوں نے دوسرے شخص سے بت کے نام پر نیاز پیش کرنے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: میں اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا، انہوں نے اس کی گردن اڑادی، تو یہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔^①

یہ انجام ہے اس شخص کا جس نے غیر اللہ کے نام پر صرف ایک مکھی نیاز چڑھائی تھی تو بتائیے ان لوگوں کا انجام کتنا بھیانک ہوگا جو بتوں اور قبروں پر گائیوں، اونٹ، سونا چاندی اور دیگوں کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

[۳] وہ دُعا جو ہر قسم کے شرک کو ختم کر دیتی ہے

✽ آپ ﷺ نے ابو بکرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

① کتاب الزہد لابن ابي عاصم: ۱/۱۶ بتحقيق عبد العلي عبد الحميد حامد

② شیخ علامہ عبدالحسن عباد حفظہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

”یہ حدیث سلمان فارسیؓ کی سند سے ہے، لہذا یہ حدیث حکماً مرفوع ہے کیونکہ اس کا تعلق ماوراء

الطبیعیات اور غیبی امور سے ہے جن میں رائے کا دخل نہیں ہے۔“

③ علامہ صالح فوزان حفظہ اللہ نے إعانة المستفید میں لکھا ہے کہ

”یہ حدیث طارق بن شہاب کے طریق سے مرسل صحابی ہے اور مرسل صحابی حجت ہے۔“

«والذی نفسی یدہ لشرک أخصی من ذیب النمل ، ألا أدلک علی شیء إذا فعلته ذهب عنک قلیله وکثیره»^۹

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شرک کا احساس چیونٹی کی حرکت سے بھی زیادہ مخفی ہے، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے کرنے سے ہر قسم کا شرک تجھ سے ختم ہو جائے، اور پھر فرمایا: تم یہ دُعا پڑھو: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ»

”اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں دیدہ دانستہ تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور اگر لاعلمی میں کبھی ایسا ہو جائے تو اس کی میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔“

[۴] والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت و ضرورت

فرمانِ الہی ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

”اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین

کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔“ (النساء: ۳۶)

✽ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رغم أنف، ثم رغم أنف، ثم رغم أنف» قيل من يا رسول

الله، قال «من أدرك أبويه عند الكبر أحدهما أو كليهما، فلم

يدخل الجنة ﴿١٥﴾

”برباد ہوا وہ شخص، ذلیل و رسوا ہوا وہ شخص!“ کسی نے کہا: کون؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ”جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، دونوں کو یا ان میں سے ایک کو، پھر بھی وہ جنت میں داخل نہ ہو سکا۔“ اور رغم أنف و زلت و رسوائی سے کننا یہ ہے، گویا اس کی عزت خاک میں مل گئی!! فرمان الہی ہے: ﴿وَمَنْ يُّهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ﴾ (الحج: ۱۸)

”جس کو اللہ رسوا کرے پھر کوئی اس کو عزت نہیں دے سکتا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

﴿لا يجزئ ولد و لدا إلا أن يجدہ مملوگًا فيشتریه فيعتقه﴾^①

”کوئی بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا، ہاں ایک صورت ہے کہ اس کا باپ غلام ہو اور وہ اس کو خرید کر آزاد کر دے۔“

[۵] صلہ رحمی کی ضرورت و اہمیت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا۔ جب فارغ ہو گیا، رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر کہا:

هذا مقام العائذ بك من القطيعة، قال: نعم، أما ترضين أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك؟ قلت: بلى! قال فذاك

① صحیح مسلم؛ البر و الصلة و الآداب: ۶۴۵۷

② صحیح مسلم؛ العتق: ۳۷۷۸

لك (ثم قال ﷺ إقرووا إن شئتم: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَرَهُمْ﴾ (محمد: ۲۲، ۲۳) ﴿۱۲﴾

”یہ اس شخص کا مقام ہے جو قطع رحمی سے تجھ سے پناہ مانگے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے تعلق توڑ لوں جو تجھ سے تعلق توڑے۔ رشتہ داری نے کہا: کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھ سے یہ وعدہ پورا ہوگا۔ پھر رسول ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کی تائید میں یہ آیات قرآنی پڑھ لو: ”اور کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کوئی اور توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم اٹے منہ پھر گئے تو زمیں میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا۔“

✽ اور آپ ﷺ فرمایا:

﴿لا يدخل الجنة قاطع رحم﴾ ﴿۱۳﴾

”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأ له في إثره فليصل رحمه﴾ ﴿۱۴﴾

﴿۱۲﴾ صحیح البخاری؛ التوحید: ۷۵۰۲ صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۴۶۵

﴿۱۳﴾ صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۴۶۸

﴿۱۴﴾ صحیح البخاری؛ البيوع: رقم: ۲۰۶۷ صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۴۷۱

”جو شخص یہ چاہے کہ اس کا رزق فراغ ہو جائے اور اس کی عمر میں برکت ڈال دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔“

✽ اور حضرت انسؓ سے موقوف روایت ہے کہ

((بابان يعجلان في الدنيا: البغى وقطيعة الرحم))^(۱۵)

”دو عمل ایسے ہیں جن کا انجام اللہ تعالیٰ جلد دنیا میں ہی دکھا دیتے ہیں، ایک سرکشی اور بغاوت اور دوسری قطع رحمی۔“

[۶] وہ عمل جس سے ہر مرد و عورت کو ایک نیکی ملتی ہے!

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كتب الله له لكل مؤمن

ومؤمنة حسنة))^(۱۶)

”جو شخص مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ سے بخشش کا طلب گار ہو تو

اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مؤمن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔“

کیا ہی اچھا ہو کہ انسان، خود اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور دیگر مؤمن

مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کا خواستگار ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

نوح علیہ السلام کی دعا کے ضمن میں ہمیں یہی تعلیم دی ہے:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ

(۱۵) الأدب المفرد: ۱/ ۳۰۸ وصححه الالباني: ۱۱۲۰

(۱۶) صحيح الجامع الصغير: ۶۰۲۶، حسن

وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴿ (نوح: ۲۸)

”اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے، نیز تمام مؤمن مردوں اور تمام مؤمن عورتوں کو بخش دے۔“

اور اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی دعا کے ضمن میں کیا ہے:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾

”اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین اور تمام مؤمنوں کو روزِ قیامت

معاف فرما دینا۔“ (ابراہیم: ۴۱)

اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا

رَبَّنَا إِنَّكَ رَوْوْفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

”اور ان لوگوں کے لیے جو ان اگلوں کے بعد آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے

ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے

ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بغض نہ رکھ، اے

ہمارے رب تو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔“

[۷] وہ عمل جس پر موکل فرشتہ آئین کہتا ہے

﴿رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«دعوة المرء المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة، عند رأسه ملك موكل، كلما دعا لأخيه بخير قال الملك الموكل به: آمين، ولك بمثل»^(۱۷)

”اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتے ہیں، اور جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے اپنی ڈیوٹی پر کھڑا فرشتہ ”اللہ تجھے بھی وہی عطا فرمائے“ کہتے ہوئے آمین کہتا ہے۔“

بعض اسلاف نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے:

”جب ہم چاہتے کہ ہماری دعا قبول ہو تو ہم اپنے بھائیوں کے لئے ان کی عدم موجودگی میں دعا کیا کرتے، مثلاً کوئی کہتا: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَاٰخِيْ فُلَانًا“

”اے اللہ مجھے بھی عطا فرما اور میرے فلاں بھائی کو بھی عطا فرما۔“

[۸] جو شخص جہنم سے آزادی کا خواہاں ہو

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جو آدمی صبح کے وقت یہ دعا کرے

«اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ
وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحَدُكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ»^(۱۸)

(۱۷) صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ۸۶۶

(۱۸) سنن أبی داود: الأدب: ۴۴۰۷ وحسنہ ابن باز فی تحفة الأخیار

”اے اللہ! میں صبح کر رہا ہوں اور تجھے، حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور ساری کائنات کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن کے چوتھے حصہ کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیتے ہیں اور اگر وہ چار دفعہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پورے دن کے لئے اسے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیتا ہے۔“

[۹] ذکر الہی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الاحزاب: ۳۵)

”مسلم مرد اور عورتیں، مؤمن مرد اور عورتیں، قناعت کرنے والے مرد اور قناعت کرنے والی عورتیں... اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا سامان تیار کر رکھا ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«کلمتان خفیفتان علی اللسان، ثقیلتان فی المیزان، حبیبتان إلی الرحمن: سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم»^(۱۹)

”دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بڑے رواں، لیکن وزن میں بڑے بھاری اور اللہ کو بڑے ہی محبوب ہیں، وہ ہیں:

«سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ»

”ہم اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، کیونکہ وہ نہایت پاکیزہ ذات ہے۔“

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«لأن أقول: سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله والله

أكبر، أحب إلي مما طلعت عليه الشمس»^(۲۰)

”میں یہ کہوں گا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

أَكْبَرُ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہیں، جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» کو روزانہ سو مرتبہ پڑھتا ہے۔ اس کو اتنا

ثواب عطا کیا جاتا ہے، جیسے اس نے دس غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے لئے

۱۰۰ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ۱۰۰ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور وہ شام

(۱۹) صحیح البخاری؛ التوحید: ۷۵۶۳، صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ۶۷۸۶

(۲۰) مسلم؛ الذکر والدعاء: ۶۷۸۷

تک شیطان کی شر سے محفوظ رہتا ہے اور کوئی بھی ذکر اس ذکر سے برتر نہیں ہے، سوائے اس شخص کے جو اس کے ساتھ اور اذکار کا ورد بھی کرے۔^(۲۱)

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«أحب الكلام إلى الله أربع: سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، لا يضرك بأيهن بدأت»^(۲۲)

”یہ چار کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب کلمات سے زیادہ محبوب ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ، ان میں سے جس سے بھی شروع کر لو، کوئی حرج نہیں ہے۔“

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«الطهور شرط الإيمان، والحمد لله تملأ الميزان، وسبحان الله والحمد لله تملآن - أو تملأ - ما بين السماوات والأرض...»^(۲۳)

”طہارت ایمان کا حصہ ہے اور الحمد لله کا ذکر اتنا بھاری ہے کہ اس سے میزان بھر جائے گا اور سبحان الله اور الحمد لله سے زمین اور آسمان کا خلا بھر جائے گا۔“

✽ اور فرمایا:

(۲۱) صحیح البخاری؛ بدء الخلق: ۳۲۹۳، صحیح مسلم؛ الذكر والدعاء: ۷۷۸۳

(۲۲) صحیح مسلم؛ الآداب: ۵۵۶۶

(۲۳) صحیح مسلم؛ الطهارة: ۵۳۳

«مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ»
 ”ابن آدم کا کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الہی سے
 نجات دینے والا ہو۔“^(۳۳)

✽ اور فرمایا:

«مِثْلَ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مِثْلَ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ»^(۳۴)
 ”اپنے رب کا ذکر کرنے والا زندہ کی طرح ہے اور اپنے رب کا ذکر نہ کرنے
 والا گویا مردہ ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»^(۳۵)

”افضل ترین ذکر: لا إله إلا الله ہے۔“

✽ نیز صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً
 شریعت کے احکام تو میرے لئے بہت زیادہ ہیں، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں
 جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ»^(۳۶)

”ہمیشہ اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھ۔“

✽ طبرانی نے اسے بہ سند حسن روایت کیا ہے اور شیخ ابن باز نے اپنی کتاب تحفة الأخیار میں
 اس سے استدلال کیا ہے۔

✽ صحیح البخاری؛ الدعوات: ۶۴۰۷

✽ صحیح سنن الترمذی: ۲۴۹۴ ✽ صحیح سنن الترمذی: ۲۶۸۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حدیث کے الفاظ ((أَتَّبَثْ بِهِ)) کا مفہوم یہ ہے کہ میں فرائض کی ادائیگی کے بعد اس عمل پر ہمیشگی اختیار کروں۔

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أيعجز أحدكم أن يكسب كل يوم ألف حسنة؟)) فسأله سائل من جلسائه: كيف يكسب أحدنا ألف حسنة؟ قال: «يسبح مائة تسبيحة، فيكتب له ألف حسنة، أو يحط عنه ألف خطيئة»^(۳۸)

”کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے، حاضرین میں سے ایک شخص نے پوچھا: ہم میں سے کوئی ہر روز ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے، اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی یا اس سے ایک ہزار برائیاں مٹا دی جائیں گی۔

[۱۰] شفقت و مہربانی کی فضیلت

✽ اور فرمایا:

((الراحمون يرحمهم الرحمن، إرحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء))^(۳۹)

”رحم کرنے والوں پر رحمن بھی رحم کرتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا

(۳۸) صحیح مسلم؛ صلاة المسافرين: ۱۸۸۳

(۳۹) جامع الترمذی؛ البر والصلوة: ۱۸۴۷ / سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۹۲۲

عرش بریں سے تم پر مہربان ہوگا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من لا یرحم لا یرحم»^(۳۰)

”جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے اہل جنت کی خبر دیتے ہوئے تین اشخاص کا تذکرہ کیا ہے۔

ان میں سے ایک شخص کی ان الفاظ میں نشاندہی فرمائی:

«رجل رحیم رقیق القلب لكل ذی قریبی و مسلم»^(۳۱)

”وہ آدمی جو مشفق و مہربان اور ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لئے نرم دل ہے۔“

[۱۱] وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ضرور راضی کرے گا

✽ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ

«ما من عبد مسلم یقول حین یصبح و حین یمسی ثلاث

مراتٍ: رضیت باللہ ربًّا، وبالإسلام دینا، وبمحمد ﷺ نبیًّا،

إلا كان حقًّا علی اللہ أن یرضیہ یوم القیامة»

”وہ مسلمان بندہ جو صبح و شام تین مرتبہ یہ کہتا ہے: «رَضِیتُ بِاللّٰهِ رَبًّا،

وَبِالْإِسْلَامِ دِینًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا» ”میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور

اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“ تو اللہ تعالیٰ

(۳۰) صحیح سنن الترمذی: ۱۵۶۰..... السلسلة الصحيحة: ۸۷۱.....

الأدب المفرد ۱/ ۴۷ و صححه الألبانی: ۹۵

(۳۱) صحیح مسلم؛ الجنة و صفة نعيمها و أهلها: ۷۱۴۶

پر یہ لازم ہے کہ وہ روزِ قیامت اس مسلم بندے کو اپنی رضا مندی سے بہرہ ور فرمائے گا۔^①

[۱۲] مساکین اور کمزور مسلمانوں کی فضیلت

✽ پیغمبر اسلام ﷺ کا فرمان ہے:

«هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائکم»^②

”تم معاشرے کے کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد کئے اور رزق دیے جاتے ہو۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا:

«رُبَّ أشعث أغبر مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبره»^③

”بہت سے ایسے لوگ جو گردوغبار سے اٹے ہوئے ہیں اور انہیں دروازوں سے دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے، لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«ألا أخبركم بأهل الجنة؟ كل ضعيف متضعف، لو أقسم

على الله لأبره، ألا أخبركم بأهل النار؟ كل عتْلٌ جَوَّازٌ مستكبر»^④

”کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سنو، ہر وہ ضعیف اور

① مسند أحمد: ۱۸۱۹۹، شیخ ابن باز نے التحفة میں اسے ’حسن‘ قرار دیا ہے۔

② صحیح البخاری؛ کتاب الجہاد: ۲۶۸۱

③ صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۱۱۹

④ صحیح البخاری؛ التفسیر: ۴۹۱۸..... صحیح مسلم؛ الجنة وأهلها: ۱۱۸

ناتواں شخص، اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کو ضرور پورا کر دے (اس کے بعد فرمایا:) کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون لوگ ہیں؟ سنو، ہر وہ شخص جہنمی ہے جو سخت خو، بد زبان اور متکبر و سرکش ہے۔“

[۱۳] ایک لاکھ نیکیاں اور جنت میں گھر

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو آدمی بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»^⑤

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور وہی سب تعریفوں کے لائق ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے، اسے موت نہیں آئے گی۔ اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی ایک لاکھ بدیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے ایک لاکھ درجات بلند کر دیتے ہیں۔“

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص بازار میں یہ دعا پڑھے:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے سب بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے، وہ زندہ ہے، اس کو کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی ایک لاکھ بدیاں مٹا دیتے ہیں اور جنت میں ایک گھر اس کے لئے تعمیر کر دیتے ہیں۔“

[۱۴] سلام عام کرنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ» ﴿٢﴾
 ”اللہ کے ہاں سب سے برتر وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔“

✽ اور فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَتَوَمَّنُوا وَلَا تَتَوَمَّنُوا حَتَّى تَحَابُّوْا، أَوْ لَا أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْوَهُ تَحَابِبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ» ﴿٣﴾

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت

﴿١﴾ صحیح سنن الترمذی: ۲۷۲۶

﴿٢﴾ صحیح سنن أبي داود للألباني: ۴۳۲۸ ﴿٣﴾ صحیح مسلم؛ الإيمان: ۱۹۳
 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایماندار نہ ہو جاؤ اور تم ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کو کرنے سے تم باہم محبت کرنے لگو؟ (وہ یہ ہے کہ) باہم سلام عام کرو۔“

✽ آپ ﷺ نے فرمایا:

«يَأَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسَ نِيَامًا، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ»^④

”اے لوگو! سلام کو عام کرو، اپنا دسترخوان کھلا رکھو، صلہ رحمی کرو، قیام کرو جب کہ لوگ سو رہے ہوں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

✽ حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور السلام علیکم کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس نیکیاں۔ پھر دوسرا آیا اور کہا: السلام علیکم ورحمة الله، تو رسول اللہ نے فرمایا: بیس نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ تو نبی ﷺ نے فرمایا، تمہارے لئے تیس نیکیاں ہیں۔“^⑤

دیکھئے! سلام کو عام کرنے میں کس قدر عظیم فضائل اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کار فرما ہیں، اس سے بڑھ کر اس کی فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخلے کا سبب اور سلام میں پہل کرنے والے کو اپنا سب سے قریب ترین دوست

④ صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۰۹۷، السلسلۃ الصحیحۃ: ۵۶۹

⑤ صحیح سنن الترمذی: ۲۱۶۳

قرار دیا ہے۔ افسوس کہ کتنے ہی مسلمان آج سلام کے معاملہ میں سستی کا شکار ہیں اور اس عطاے خداوندی اور فضل ربانی کو ضائع کر رہے ہیں، حالانکہ اس کا اجر اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے۔

اے غفلت شعار مسلم! زندگی کے ان قیمتی لمحات کو غنیمت سمجھ، اور السلام علیکم ورحمة اللہ کہنے کو اپنی زندگی کا شعار بنا لے۔ ہر شخص پر، خواہ وہ تیرا واقف ہو یا اجنبی، مالدار ہو یا مفلس، عربی ہو یا عجمی، ہر شخص کو سلام کہنے کا اپنے اندر شوق پیدا کر، جب تو ایک نادار اور کمزور مسلمان کو سلام کہے گا جس سے تیرا کوئی دنیاوی مقصد وابستہ نہیں ہے، تو اللہ کے ہاں اس کا مرتبہ اور اجر کہیں زیادہ ہے، کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ جو شخص اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کر لے اور جھک جائے، اللہ اس کو سر بلند کر دیتے ہیں۔

[۱۵] اللہ کے دین کی خاطر لوگوں کے ساتھ تعاون کا ثواب

کسی تنگ دست اور مقروض کے ساتھ حسن معاملہ کرنا، اسے مہلت دینا، اس کا قرض معاف کرنا اور اس کی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنا حصول جنت کا سبب ہے۔

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من سره أن ينجيه الله من كرب يوم القيامة، وأن يظله

تحت عرشه، فليُنظَرُ مُعَسَّرًا»^①

”جس شخص کے لئے یہ بات باعث مسرت ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت

کی کلفتوں سے نجات دے دے اور اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے تو

① المعجم الأوسط للطبرانی: ۵ / ۳۲، صحيح الترغيب للألباني: ۹۰۳

اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کے ساتھ رعایت کا معاملہ کرے۔“

✽ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ

«من سرَّه أن يُنَجِّيه الله من كُرب يوم القيامة فليُنْفَس عن مُعسر أو يضع عنه»^(۱۲)

”جو شخص روزِ قیامت کی کلفتوں سے خلاصی چاہے، اسے چاہے کہ تنگ دستوں کی تنگ دستی کو دور کرنے میں ان کے ساتھ تعاون کرے اور مقروض تنگ دست کا قرض معاف کر دے۔“

✽ اور فرمایا:

«كان رجل يُداین الناس، فكان يقول لفتاه: إذا أتيت مُعسراً فتجاوز عنه، لعل الله عز وجل يتجاوز عنا، فلقي الله فتجاوز عنه»^(۱۳)

”ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ وہ اپنے ملازم سے کہتا: جب تم کسی تنگ دست سے قرض واپس لینے جاؤ تو اس سے درگزر کرنا، شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر دے۔ پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ نے اسے معاف کر دیا۔“

✽ آپ نے فرمایا:

«من أنظر مُعسراً فله بكل يوم صدقة قبل أن يحل الدين،

(۱۲) صحیح مسلم؛ المساقاة: ۳۹۷۶

(۱۳) صحیح البخاری؛ أحادیث الأنبياء: ۳۲۸۰، صحیح مسلم؛ المساقاة: ۳۹۷۴
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فإذا حل الدين فأنظره بعد ذلك فله بكل يوم مثليه صدقة»^(۱۴)
 ”جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی، تو ادائیگی قرض کا وقت آنے سے پہلے اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے ہر روز بقدر قرض صدقہ کیا۔ لیکن ادائیگی کا وقت گزر جانے کے بعد جس نے مہلت دی تو گویا اس نے ہر روز اس قرض سے دو گنا صدقہ کیا۔“
 * آپ نے فرمایا:

«إن أول الناس يستظل في ظل الله يوم القيامة لرجل أنظر معسراً حتى يجد شيئاً، أو تصدق عليه بما يطلبه، يقول: مالي عليك صدقة، ابتغاء وجه الله، ويخرق صحيفته»^(۱۵)

”سب سے پہلے جو شخص روزِ قیامت عرشِ الہی تلے جاگزیں ہوگا، وہ آدمی ہے جو تنگ دست کو کوئی چیز ہاتھ لگنے تک مہلت دے دے، یا وہ اتنا قرض اس پر صدقہ کر دے جتنے کا وہ آرزو مند ہے اور کہہ دے، جو مال میں نے تجھ سے لینا ہے وہ اللہ کی رضا کی خاطر تجھ پر صدقہ کرتا ہوں اور یہ کہہ کر قرض نامہ پھاڑ دے۔“
 اور اس کا یہ کہنا کہ میں قرض معاف کرتا ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بغیر احسان جتلائے ایسا کرے، ورنہ احسان جتلانے سے اس کا یہ عمل برباد ہو جائے گا۔
 خوش نصیب اور مبارکباد کا مستحق ہے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ اس حدیث پر عمل کی توفیق عطا فرما دے، خواہ زندگی میں ایک مرتبہ ہی سہی۔ یقیناً انسان کا معاف کیا ہوا یہ

(۱۴) مستدرک حاکم: ۳۴۲..... صحیح الترغیب: ۲۰۷..... السلسلة الصحيحة: ۱۷۰

(۱۵) المعجم الكبير للطبراني: ۱۹ / ۱۶۷، و صححه الألباني

قرض جس قدر زیادہ قیمتی اور پیارا ہوگا، اسی قدر اللہ کے ہاں اس کا اجر بھی زیادہ ہوگا، بشرطیکہ وہ خالص اللہ کی رضا کی خاطر یہ عمل کرے۔

یہی وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کا تذکرہ رب تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقِ

شَحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر: ۹)

”اور وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچائے گئے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔“

[۱۶] دنیا کی فضیلت صرف اللہ کے ذکر، عمل صالح اور علم کی رہن منت ہے

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((ألا إن الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها، إلا ذكر الله تعالى وما

والاه، وعالم أو متعلم))^(۱۲)

”یہ حقیقت یاد رکھو کہ دنیا ملعون ہے اور دنیا کا سب ساز و سامان بھی ملعون،

اگر کوئی چیز اس سے مستثنیٰ ہے تو وہ ذکر الہی اور وہ شخص ہے جو ذکر الہی کا حامل

ہو۔ اسی طرح جو عالم اور متعلم ہو۔“

[۱۷] عطاے خداوندی کی ہوا سے حظ اٹھانے کی ترغیب

✽ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

(۱۲) جامع الترمذی؛ الزهد عن رسول الله: ۲۲۴۴ ‘حسن‘

«افعلوا الخير دهركم وتعرضوا لنفحات رحمة الله فإن الله
نفحات من رحمته يصيب بها من يشاء من عباده وسلوا الله
أن يستر عوراتكم وأن يؤمن روعاتكم» ﴿۱۷﴾

”زمانہ بھرنیکی کرو۔ ہر دور میں تمہارے پروردگار کے عطا کی ہوئیں چلتی ہیں
اور تم ان ہواؤں کی جستجو کرو، شاید کسی کو زمانہ کی وہ ہوا لگ جائے تو اس کے بعد
کبھی اس کی بدبختی کا سامان نہیں ہوگا۔ اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہاری پردہ
داری کرے اور تمہیں ہر خوف سے مامون کر دے۔“

[۱۸] مجالس ذکر کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن لله ملائكة يطوفون في الطرق، يلتمسون أهل
الذكر، فإذا وجدوا قومًا يذكرون الله، تنادوا: هلموا إلى
حاجتكم قال: فيحقوقونهم بأجنتهم إلى السماء الدنيا
قال: فيسألهم ربهم، وهو أعلم بهم، ما يقول عبادي؟
قال: تقول: يسبحونك، ويكبرونك، ويحمدونك،
ويمجدونك، قال: فيقول: هل رأوني؟ قال: فيقولون: لا والله،
ما رأوك قال: فيقول: وكيف لو رأوني؟ قال: يقولون: لو رأوك
كانوا أشد لك عبادة، وأشد لك تمجيدا وتمجيذا، وأكثر لك
تسبيحا، قال: يقول: فما يسألوني؟ قال: يسألونك الجنة، قال:

﴿۱۷﴾ السلسلة الصحيحة: ۱۹۹۰ 'حسن'

يقول: وهل رأوها؟ قال: يقولون: لا والله يارب، ما رأوها، قال: يقول: فكيف لو أنهم رأوها؟ قال: يقولون: لو أنهم رأوها، كانوا أشد عليها حرصا، وأشد لها طلباً، وأعظم فيها رغبةً قال: فمِمَّ يتعوذون؟ قال: يقولون: من النار، قال: يقول: وهل رأوها؟ قال: يقولون: لا والله يارب ما رأوها، قال: يقول: فكيف لو رأوها؟ قال: يقولون: لو رأوها كانوا أشد منها فراراً، وأشد لها مخافةً، قال: فيقول: فأشهدكم أنني قد غفرت لهم، قال: يقول ملك من الملائكة: فيهم فلان، ليس منهم، إنما جاء لحاجة، قال: هم الجلساء، لا يشقى بهم جليسهم»^(۱۸)

”اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے راستوں میں گھومنے کی ڈیوٹی پر مامور ہیں۔ ان کا کام اللہ کے ان بندوں کو تلاش کرنا ہے جو اس کا ذکر کرتے ہیں۔ جب انہیں کوئی ایسی قوم مل جائے جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، تو وہ ایک دوسرے کو بلا تے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آ جاؤ، پھر وہ اپنے پروں کے ساتھ آسمان دنیا تک ان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا رب ان سے سوال کرتا ہے: میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ حالانکہ وہ ان کے حالات خوب جانتا ہے۔

فرشتے: وہ تیری تسبیح بیان کر رہے ہیں۔ وہاں تیری بڑائی و عظمت کے چرچے ہیں اور وہ تیری تعریف میں لگن ہیں۔

اللہ تعالیٰ: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟

(۱۸) صحیح البخاری؛ الدعوات: ۶۴۰۸..... صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ۶۷۸۰
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرشتے: نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے دیکھا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو؟

فرشتے: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو اور زیادہ جذبہ سے تیری عبادت کریں گے اور زیادہ وارفتگی سے تیری بزرگی کا ذکر کریں گے اور کثرت سے تیری تسبیح بیان کریں گے۔

اللہ تعالیٰ: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟

فرشتے: اے اللہ! وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟

فرشتے: نہیں! اے ہمارے رب، انہوں نے اُسے دیکھا تو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو؟

فرشتے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو جنت کے لئے ان کی تڑپ اور حرص اور بڑھ جائے

اور وہ زیادہ شدت کے ساتھ تجھ سے جنت کے طلب گار ہوں۔

اللہ تعالیٰ: دیکھو! وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں۔

فرشتے: اللہ، جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟

فرشتے: نہیں اللہ کی قسم! اے ہمارے رب، انہوں نے جہنم کو کبھی نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ: اگر دیکھ لیں تو؟

فرشتے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو جہنم سے ان کا خوف اور بڑھ جائے اور وہ زیادہ

شدت سے جہنم سے پناہ اور جائے فرار کے خواستگار ہوں۔

اللہ تعالیٰ: فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے۔

ایک فرشتہ: اے اللہ! فلاں شخص ان میں شامل نہیں ہے، وہ تو اپنے کام سے آیا تھا۔
اللہ تعالیٰ: وہ ہم جلیس تھے، لہذا میں اسے بھی اس سعادت سے محروم نہیں رکھوں گا۔

[۱۹] اہل جنت کی صرف ایک حسرت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ليس يتحسر أهل الجنة إلا على ساعة مرت بهم لم
يذكروا الله عز وجل فيها))^(۱۹)

”اہل جنت کو کسی قسم کی حسرت و پشیمانی دامن گیر نہیں ہوگی، مگر وہ دنیا کی ان
ساعتوں پر پشیمان ہوں جو اللہ کی یاد اور ذکرِ الہی سے غفلت شعاری میں گزاری
ہوں گی۔“

[۲۰] دین کا علم حاصل کرنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((...ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا
إلى الجنة))^(۲۰)

”جو شخص علم کی جستجو میں کسی راہ کا مسافر ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی
راہ آسان کر دیتے ہیں۔“

(۱۹) المعجم الكبير ۲۰/۹۳، امام منذریؒ کہتے ہیں: امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو متعدد اسانید
کے ساتھ روایت کیا ہے (شعب الإیمان: ۱/۱۹۲ رقم ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳) ان
میں سے ایک سند جدید ہے۔ (الترغيب والترهيب ۲/۲۵۸)

(۲۰) مسلم؛ الذكر والدعاء: ۶۷۹۳

[۲۱] عالم کی عبادت گزار پر برتری

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فضل العالم على العابد كفضل علي أدناكم»

”ایک عالم کو کسی عابد پر وہی فضیلت و برتری حاصل ہے جو برتری مجھے تمہارے ایک ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔“ پھر فرمایا:

«إن الله وملائكته، وأهل السموات والأرضين، حتى النملة في جحرها، وحتى الحوت ليصلون على معلم الناس الخير»

”وہ شخص جو لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے، اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، نیز آسمانوں اور ساری زمینوں پر بسنے والی مخلوقات، حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی کے اندر اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔“^①

[۲۲] نبی ﷺ پر درود کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صَلَّى على صلوة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحُطَّت عنه عشر خطيئات ورُفِعَتْ له عشر درجات»^②

”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔“

① صحیح سنن الترمذی: ۲۱۶۱ ② صحیح سنن النسائی للألبانی: ۱۲۳۰

✽ آپ ﷺ نے فرمایا:

«من صلى علىَّ حين يُصبح عشراً وحين يُمسي عشراً،

أدرکتہ شفاعتي يوم القيامة»^(۳)

”جو شخص صبح و شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھتا ہے، روزِ قیامت انہیں

میری شفاعت حاصل ہوگی۔“

✽ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«أولیٰ الناس إلی يوم القيامة أكثرهم علیَّ صلوة»^(۴)

”روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے

درود پڑھتا ہے۔“

✽ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں، اگر

میں ہر وقت آپ پر درود پڑھوں تو؟ آپ نے فرمایا:

«إذا يكفیک الله تبارك وتعالیٰ ما أهمك من دنیاك و آخرتك»^(۵)

”تب اللہ تیری دنیا اور آخرت کی سب ضروریات سے تجھے کافی ہو جائے گا۔“

[۲۳] وہ شخص جس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی

✽ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے، حضرت عثمانؓ اس کے راوی ہیں کہ

(۳) صحیح الجامع الصغیر: ۶۳۵۷، حسن

(۴) جامع الترمذی؛ الصلوة: ۴۴۶، حسن، صحیح ابن حبان: ۱۹۲/۳.....

فتح الباری: ۱۱/۱۶۷، صحیح، عند حافظ ابن حجر

(۵) مسند أحمد: ۵/۱۳۶..... صحیح الترغیب: ۶۷۰

((فإن الله حرم على النار من قال: لا إله إلا الله يبتغي بها وجه الله))
 ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جہنم حرام کر دی ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی
 کے لئے یہ اقرار کرے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“^①

✽ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

((ألا أخبركم بمن يحرم على النار، وبمن تحرم عليه النار،
 على كل قريب هين سهل))^②
 ”کیا میں تمہیں ایسا شخص نہ بتاؤں جو جہنم کی آگ پر حرام ہے اور جہنم کی
 آگ اس پر حرام ہے؛ ہر وہ شخص جو اپنی خصائل حمیدہ کی وجہ سے ہر دل عزیز ہے
 اور نرم خو ہے۔“

ابن علان نے دلیل الفالحین میں اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ
 ”جہنم کی آگ ہر اس شخص پر حرام ہے جو اپنے حسن سلوک اور نرم خوئی کی بنا
 پر لوگوں کے قریب ہے۔“

[۲۴] ضبط نفس اور غصہ کو پی جانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من كظم غيظًا وهو يقدر على أن ينفذه، دعاه الله سبحانه
 وتعالى على رؤوس الخلائق يوم القيمة حتى يخيره من

① صحیح البخاری؛ الصلوٰۃ: ۴۲۵، صحیح مسلم؛ المساجد و مواضع الصلوٰۃ: ۱۴۱

② صحیح سنن الترمذی: ۲۰۲۲

الحوار العین ما شاء»^①

”جس نے ضبطِ نفس سے کام لیا اور اپنے غصہ کو پی گیا جبکہ وہ بدلہ لینے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ساری کائنات کے سامنے اسے بلائے گا اور پھر اسے اختیار دے گا کہ وہ جنت کی موٹی موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے جسے چاہے اپنے لئے منتخب کر لے۔“

✽ نیز رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین انسان قرار دیا ہے، آپ نے فرمایا:

«ومن كف غضبه ستر الله عورته ومن كظم غيضا ولو شاء

أن يمضيَه أمضاه ملاً الله قلبه رضا يوم القيمة»^②

”جس نے اپنے غصہ پر کنٹرول کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے اپنے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ چاہتا تو اس کا اظہار کر سکتا تھا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے دل کو خوشی سے بھر دے گا۔“

[۲۵] آیت الکرسی کی فضیلت اور یہ دخولِ جنت کا سبب ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قرأ آية الكرسي دبر كل صلوة لم يمنعه من دخول

① صحيح سنن الترمذي: ۲۰۲۶

② صحيح الجامع الصغير: ۱۷۶ بہ حوالہ طبرانی وابن أبي الدنيا

الجنة إلا أن يموت»^⑩

”جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، موت کے سوا کوئی چیز اس کے اور جنت کے سامنے حائل نہیں ہے۔“ (یعنی مرتے ہی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا)

[۲۶] جنت کی جستجو اور جہنم سے پناہ مانگنا، دخولِ جنت کا باعث ہے

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من سأل الله الجنة ثلاث مرّاتٍ قالت الجنة: ألدخله الجنة، ومن استجار من النار ثلاث مرّاتٍ قالت النار: اللهم أجره من النار»^⑪

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ اسے جہنم سے بچالے۔“

[۲۷] قبریں کھودنا، مردوں کو غسل دینا اور ان کے کفن و دفن کا انتظام کرنا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من غسّل ميتاً فکتّم عليه غفر الله له أربعين مرة، ومن کفن ميتاً کسّاه الله من سندس واستبرق في الجنة، ومن حفر لمیت قبراً فأجنته فيه أجرى الله له من الأجر كأجر مُسکن أسکنه

⑩ صحیح الترغیب: ۱۵۹۵..... صحیح الجامع الصغیر: ۶۴۶۴

⑪ صحیح سنن الترمذی: ۲۰۷۹

إلى يوم القيمة»^(۱۴)

”جس نے میت کو غسل دیا پھر اس کو کفن پہنایا، اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی بخشش فرماتے ہیں اور جس نے میت کو کفن دیا، اللہ جنت میں اسے دیباچ و ریشم کا لباس پہنائے گا اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی، پھر اسے اس میں دفن کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا، جتنا کہ اس شخص کا حق ہے جو قیامت تک کے لئے کسی کو کوئی رہائش الاٹ کر دے۔“

مبارکباد کا مستحق ہے وہ شخص جو اپنے مؤمن بھائی کو غسل دے کر اسے کفن پہناتا ہے یا اس کے لئے قبر کھود کر اسے دفن کرنے کا انتظام کرتا ہے یا اپنے مال وغیرہ سے اس کے کفن و دفن کا سامان کرتا ہے۔ یہ اس شخص کا اجر ہے جو صرف ایک قبر کھودتا ہے اور آپ خود اندازہ کریں کہ اس شخص کا اجر کتنا عظیم ہوگا جو ایک پورا قبرستان اللہ کے بندوں کی تدفین کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو مردوں کے غسل کے لئے کوئی جگہ وقف کرتا ہے یا بے گور و کفن لاشوں کے لئے کفن و دفن کا انتظام کرتا ہے، اس شخص کے اجر کا حساب اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

یہ سامانِ عبرت ہے، ان لوگوں کے لئے جن کو اللہ تعالیٰ نے خوش حالی کی نعمت سے نوازا ہے، انہیں چاہئے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانیں!!

لوگو! روئے ارض کے مشرق و مغرب میں کتنے ہی تمہارے ہم عقیدہ اور دینی بھائی ایسے ہیں جو مرتے ہیں لیکن انہیں کفن کا دو گز کپڑا بھی میسر نہیں ہوتا اور کتنے ہی ایسے مسلمان ہیں جن کی بے گور و کفن لاشیں چیلوں اور درندوں کی خوراک بنتی ہیں، ان

(۱۴) صحیح الترغیب: ۳۲۹۲..... صحیح عند الحاکم علی شرط مسلم: ۵۰۵/۱
محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے کفن و دفن کا اہتمام کرنا یقیناً تمہارا فرض ہے۔

[۲۸] نمازِ جنازہ پڑھنے کی فضیلت اور ترغیب

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من صلی علی جنازة ولم يتبعها فله قيراط فإن تبعها فله قيراطان»^(۳)

”جس نے جنازہ پڑھا اور اس کے ساتھ نہیں گیا، اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے، لیکن اگر وہ اس کے ساتھ بھی گیا تو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔“

اے اللہ کے رحم کے متلاشی بندو! غور کرو، اگر تمہیں آخرت کی فکر اور ثواب کی جستجو ہے تو جب ایک چھوٹے قیراط کا ثواب اور اجر اُحد پہاڑ کے برابر ہے تو بڑے قیراط کا ثواب کس قدر زیادہ ہوگا؟ ہم اللہ کریم سے اس کے فضل، انعامات اور عظیم احسانات کے خواست گار ہیں۔

[۲۹] اس جنازے کی فضیلت جن میں بکثرت موحد مسلمان شریک ہوں

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلاً

(۳) صحیح مسلم؛ الجنائز: ۲۱۸۹

لَا يَشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ»^(۱۳)

”کوئی بھی مسلمان شخص فوت ہو جائے، پھر چالیس افراد اس کے جنازہ میں شریک ہو جائیں، بشرطیکہ وہ مشرک نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان کی سفارش کو ضرور قبول فرمائے گا۔“

✽ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صَفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ»^(۱۴)

”جس کے جنازہ میں تین صفیں ہو جائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو واجب کر دیتے ہیں۔“

[أَوْجَبَ] کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اپنے فضل اور رحمت سے اس کو ضرور جنت کا وارث بنائے گا۔

[۳۰] خوش خلقی دخول جنت کا سبب ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنْ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا»^(۱۵)

”تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے۔“

✽ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ سے سوال ہوا کہ کون سی چیز ہے

(۱۳) صحیح مسلم؛ الجنائز: ۲۱۹۶

(۱۴) جامع الترمذی؛ الجنائز: ۹۴۹، 'حسن' ووافقہ الألبانی فی تلخیص أحكام

الجنائز، ص: ۵۰

(۱۵) صحیح مسلم؛ الفضائل: ۵۹۸۷

جو سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا باعث ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق۔ پھر آپ سے پوچھا گیا، وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے بکثرت لوگ جہنم میں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: 'منہ اور شرمگاہ' ﴿۱۷﴾ اور فرمایا:

«ما شیء أثقل فی میزان المؤمن یوم القیامة من خلق حسن، وإن الله لیبغض الفاحش البذیء» ﴿۱۸﴾

”روز قیامت مؤمن کے ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور یقیناً اللہ تعالیٰ بدگو اور بدکلام پر ناراض ہوگا۔“

اور فرمایا:

«إن المؤمن لیدرک بحسن خلقه درجة الصائم القائم» ﴿۱۹﴾

”مؤمن اپنے عمدہ اخلاق سے، راتوں کو قیام کرنے والے روزہ دار کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

«أکمل المؤمنین إیماناً أحسنهم خلقاً» ﴿۲۰﴾

”ایمان میں کامل ترین وہ مؤمن ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔“

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«إن أقربکم منی مجلساً یوم القیمة أحاسنکم أخلاقاً

﴿۱۷﴾ صحیح سنن الترمذی: ۱۶۳۰ 'حسن' ﴿۱۸﴾ صحیح سنن الترمذی: ۱۶۲۸

﴿۱۹﴾ صحیح سنن أبي داود: ۴۰۱۳ ﴿۲۰﴾ صحیح سنن أبي داود: ۳۹۱۶

المَوَطَّأُونَ أَكْنَافًا الَّذِينَ يَأْلِفُونَ وَيُؤْلِفُونَ»^(۲۱)

”روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق سب سے عمدہ ہے، جن کے پہلو نرم گداز ہیں، وہ دوسروں کے ساتھ محبت و اُلفت سے پیش آتے ہیں اور دوسرے ان کے ساتھ اُلفت و محبت کا رویہ رکھتے ہیں۔“

علامہ ابن الاثیر نے النہایہ میں (المَوَطَّأُونَ أَكْنَافًا) کا یہ مفہوم بیان کیا ہے: کہ المَوَطَّأُونَ، التوطیة سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے؛ بچھانا، ہموار کرنا اور نرم کرنا اور ’فراش و طیء‘ ایسے بستر کو کہتے ہیں جو نرم و نازک اور سونے والے کے لئے آرام دہ ہو اور ’اُکناف‘ سے مراد ہے: پہلو۔^(۲۲) چنانچہ مفہوم یہ ہوا کہ وہ لوگ روزِ قیامت رسول اللہ ﷺ کے قریب ترین ساتھی ہوں گے جن کے پہلو نرم و گداز اور آرام دہ ہیں، ان پہلوؤں میں آنے والا کسی تکلیف سے دوچار نہیں ہوتا۔

✽ اور فرمایا:

«إِنَّ مِنْ أَحْبَبِكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنْ أَبْغَضَكُم إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُم مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ: الثَّرَاوَنُ الْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفِيهِقُونَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرَاوَنُ وَالْمُتَشَدِّقُونَ، فَمَا

(۲۱) المعجم الأوسط للطبرانی: ۳۵۰/۷..... صحيح الترغيب: ۲۶۵۸ 'حسن لغيره'

(۲۲) النهاية في غريب الحديث والأثر ۵/ ۲۰۱، تحقيق محمود محمد

المتفیهقون؟ قال: «المتكبرون»^(۳۳)

عمدہ اخلاق کا مالک انسان روز قیامت مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا، لیکن بدخلق، بدزبان اور متفیهق انسان روز قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور اور میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ترین ہوگا۔“ صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ثرثاروں اور متشددقوں کا مفہوم تو ہم سمجھ گئے، لیکن المتفیهقون سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے مراد متکبر لوگ ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن مبارکؓ ”حسن خلق“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”هو بسط الوجه وبذل المعروف وكف الأذى“^(۳۴)

”اس سے مراد دوسروں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا، احسان و بھلائی اور جو دو کرم کا مظاہرہ کرنا اور لوگوں کو تکلیف دینے سے باز آجانا۔“
امام ترمذیؒ المتشددق کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”هو الذى يتناول على الناس في الكلام ويبذو عليهم“^(۳۵)

”وہ شخص جو لوگوں پر زبان درازی اور بدزبانی کرتا ہے۔“

[۳۱] مغفرت کے ذرائع

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۳۳) صحیح سنن الترمذی: ۱۶۴۲

(۳۴) جامع الترمذی؛ البر والصلۃ: ۱۹۲۸

(۳۵) جامع الترمذی؛ البر والصلۃ: ۱۹۴۱

«إن من موجبات المغفرة بذل السلام وحسن الكلام»^①
 ”امن و سلامتی پھیلانا اور خوش کلامی مغفرت اور بخشش الہی کے لازمی
 تقاضے ہیں۔“

[۳۲] نیک نیتی پر مبنی معمولی عمل بھی اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ پاسکتا ہے
 ❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«... وأحدثكم حديثاً فاحفظوه، إنما الدنيا لأربعة نفر: عبد
 رزقه الله مالاً وعلماً، فهو يتقي فيه ربه ويصل فيه رحمه
 ويعلم الله فيه حقاً، فهذا بأفضل المنازل، وعبد رزقه الله
 علماً، ولم يرزقه مالاً، فهو صادق النية، يقول: لو أن لي
 مالا لعملت بعمل فلان، فهو بنيته، فأجرهما سواء، وعبد
 رزقه الله مالاً ولم يرزقه علماً فهو يخبط في ماله بغير علم ولا
 يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم الله فيه حقاً فهذا
 بأخبث المنازل وعبد لم يرزقه الله مالاً ولا علماً فهو يقول: لو
 أن لي مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء.....»^②

”لوگو! میں تمہیں ایک عظیم بات بتانے والا ہوں، اس کو ذہن نشین کر لو۔ دنیا
 میں چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں؛ ایک وہ بندہ جسے اللہ نے مال و دولت اور علم

① صحیح الجامع الصغیر: ۲۲۳۲

② صحیح سنن الترمذی: ۱۸۹۴

سے نوازا، پھر اس نے خوفِ خدا کو اپنا شعار بنایا، اور صلہ رحمی کے تقاضے پورے کئے اور اس کے بارے میں اللہ کے حقوق پورے کئے، یہ شخص سب سے بہترین پوزیشن میں ہے۔

دوسرا وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال تو نہیں دیا، لیکن علم کی دولت سے بہرہ ور کیا ہے، اور یہ شخص نیت کا سچا اور کھرا ہے اور خلوصِ نیت سے یہ آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح کام کرتا تو یہ شخص پہلے شخص کے اجر سے کم نہیں ہے۔

تیسرا وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال تو دیا، لیکن علم کی دولت سے محروم رکھا، تو پھر اس نے اس مال کو بغیر علم کے بے جا اور اندھا دھند خرچ کیا اور اس کے بارے میں خوفِ خدا کو بالکل فراموش کر دیا۔ صلہ رحمی کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا، اور یہ بھول گیا کہ اس مال میں اللہ کا حق بھی ہے، یہ شخص انتہائی بدترین انجام سے دوچار ہونے والا ہے۔

چوتھا بندہ وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح کام کرتا اور اس کا آئیڈیل یہی تیسرا شخص ہے تو اس کے گناہ کا بار اس بدترین پوزیشن کے حامل شخص سے کسی طور پر بھی کم نہیں ہے۔“

دیکھئے! ایک شخص نے محض خلوصِ دل سے ایک بھلائی کے کام کی نیت کی کہ اگر

میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں اسے فلاں تاجر کی طرح رفاہ عامہ اور دین کے کاموں میں صرف کرتا تو یہ اجر میں اس تاجر کے برابر ٹھہرا، کتنی عظیم نعمت ہے پروردگار عالم کی!

[۳۳] ناگہانی آفت سے بچنے کا طریقہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

”جس شخص نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی: «بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ

مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ»

”اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام سے کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی

کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

تو صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت و آفت اس کے قریب نہیں پھٹے گی اور جس

شخص نے صبح کے وقت تین مرتبہ اسے پڑھا، شام تک کوئی ناگہانی آفت یا

مصیبت اسے نہیں پہنچے گی۔“^(۳)

❁ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص ہر روز، صبح کے وقت اور ہر شب، شام کے وقت یہ دُعا پڑھے:

«بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي

السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔“^(۴)

(۳) صحیح سنن أبي داود: ۴۲۴۴

(۴) جامع الترمذی؛ الدعوات: ۳۳۱۰، 'حسن صحیح' ووافقہ شیخ ابن باز

[۳۴] دنیا و آخرت کے کسی درپیش مسئلہ میں نصرتِ الہی کا حصول

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے صبح و شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھی، اسے دنیا و آخرت کا کوئی بھی

مسئلہ درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتے ہیں، وہ دعا یہ ہے: «حَسْبِيَ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ»

”مجھے اللہ کافی ہے، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا

ہوں، کیونکہ وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔“^⑤

[۳۵] جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قرأ سورة الكهف في يوم الجمعة أضاء له من النور ما

بين الجمعتين»^⑥

”جس نے جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھی، اللہ تعالیٰ آئندہ جمعہ تک اسے نور

کی روشنی عطا فرماتے ہیں۔“

⑤ عمل اليوم والليله لابن السني ص ۷۰

شعیب اور عبدالقادر رناؤوط نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابوداؤد نے اس حدیث

(۵۰۸۱) کو ابودرداء پر موقوف بیان کیا ہے اور اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، البتہ اس میں صادقاً

کان بها أو كاذباً کا اضافہ منکر ہے۔ (زاد المعاد محقق: ۲/۳۷۶)

⑥ صحیح الجامع الصغیر: ۶۴۷۰

[۳۶] جنت میں کھجور کا درخت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ»^②

”جس نے یہ دعا پڑھی: (سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ) (اللہ کی عظیم ذات پاک ہے، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں) تو جنت میں کھجور کا ایک درخت اس کے لئے لگا دیا جاتا ہے۔“

اندازہ کیجئے کہ جو شخص باقاعدگی کے ساتھ کثرت سے یہ ذکر کرتا ہے، کتنے ہی درخت ہوں گے جن کا وہ جنت میں مالک ہوگا، پھر اللہ کا فضل ہمارے تصور سے بڑھ کر وسیع ہے: ﴿وَاللَّهُ يُضِعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: ۲۶۱) ”اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے، اس سے بھی دوگنا کر دیتا ہے، وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔“

[۳۷] سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی

✽ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مَرَّةً، حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ»^①

”جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا، اس کے

② صحیح سنن الترمذی: ۲۷۵۷

① صحیح البخاری؛ الدعوات: ۶۴۰۵، صحیح مسلم؛ الذكر والدعاء: ۶۷۸۳
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

✽ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں:

((من قال: سبحان الله وبحمده مائة مرة غفرت له ذنوبه وإن

كانت مثل زبد البحر))^۹

”جس نے سو بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا، اس کے گناہ خواہ سمندر کی

جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

[۳۸] جنت کا بیج

✽ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّد، أَقْرَأُ أُمَّتَكَ

مَنْعِي السَّلَام، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التَّرْبَةِ وَعَذْبَةُ الْمَاءِ،

وَأَنَّهَا قَيْعَانٌ، وَأَنَّ غَرَسَهَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ))^{۱۰}

”معراج کی رات جب میں ابراہیم سے ملا تو وہ مجھے کہنے لگے: اے محمد! اپنی

اُمت کو میرا سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی کستوری کی طرح پاکیزہ ہے،

اس کا پانی میٹھا ہے، وہ ایک خالی میدان ہے اور اس کا بیج سُبْحَانَ اللَّهِ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔“

۹ صحیح سنن الترمذی: ۲۷۵۸

۱۰ صحیح سنن الترمذی: ۲۷۵۵

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من قال: سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر

غرس الله له بكل واحدة منهن شجرة في الجنة»

”جس نے سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ

پڑھا، اللہ تعالیٰ ہر ایک کے بدلے ایک درخت جنت میں اس کے لئے

لگا دیتے ہیں۔“^①

[۳۹] جنت کا خزانہ اور اس کا دروازہ

✽ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا:

”کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں! ضرور بتائیں تو آپ ﷺ نے

فرمایا: (پڑھو) «لا حول ولا قوة إلا بالله» ”ساری قوت کا سرچشمہ اللہ ہی

کی ذات ہے۔“^②

✽ قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو کہا:

کیا میں تمہیں جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں، میں نے کہا: کیوں نہیں!

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہے «لا حول ولا قوة إلا بالله»^③

① المعجم الأوسط للطبرانی: ۲/ ۲۳۵ السلسلة الصحيحة: ۲۸۸۰

② صحيح مسلم؛ الذكر والدعاء: ۶۸۰۸ صحيح البخاري؛ المغازي: ۳۸۸۳

③ صحيح سنن الترمذي: ۲۸۳۴

[۴۰] جس کو نبی ﷺ ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں بھیجیں گے

✽ آپ ﷺ نے فرمایا:

«من قال إذا أصبح: رضيت بالله رباً وبالإسلام ديناً

وبمحمد نبياً فأنا الزعيم لأخذنَّ بيده حتى أدخله الجنة»

”جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: «رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ

دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا» ”میں اللہ کی ربوبیت، دین اسلام اور محمد کی نبوت و

رسالت پر راضی ہوں“ تو میں (محمدؐ) یہ ضمانت دیتا ہوں کہ میں خود اس کو ہاتھ

سے پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔“^(۴۰)

[۴۱] ہمیشہ باقی رہنے والی نیکیاں

فرمانِ الہی ہے:

﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ

عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلاً﴾ (الکہف: ۴۶)

”مال و دولت اور آل اولاد دنیوی زندگی کی دل فریبیاں ہیں (مگر چند روزہ،

ناپائیدار) اور جو نیکیاں باقی رہنے والی ہیں، وہی تمہارے پروردگار کے نزدیک باعتبار

ثواب کے بہتر ہیں اور وہی ہیں جس سے بہتر نتائج کی اُمید رکھی جاسکتی ہے۔“

﴿الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ﴾ کی تفسیر رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمائی ہے:

باقی رہنے والی نیکیوں سے مراد سبحان الله، الحمد لله، لا إله إلا الله

(۴۰) الترغيب: ۲۲۹/۱، السلسلة الصحيحة: ۲۶۸۲، والمنذري عن الطبراني 'حسن'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

① واللہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں محمد ﷺ یہ بات کہتا ہوں کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر یہ کلمات کائنات کی ہر وہ چیز جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، سے مجھے زیادہ محبوب ہیں۔“ ②

[۴۲] تلاوت قرآن کریم کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اقرأوا القرآن، وأنه يأتي يوم القيمة شفيحاً لأصحابه)) ③

”(لوگو! قرآن کریم کو پڑھو، یقیناً یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔“

✽ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يقال لصاحب القرآن: اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في

الدنيا فإن منزلتك عند آخر آية تقرأ بها)) ④

”صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ قرآن کو پڑھنا شروع کرو اور جنت کی منزلیں چڑھو اور اس طرح ترتیل کے ساتھ پڑھتے جاؤ جیسے دنیا میں پڑھا

① بقول شیخ ابن باز: امام نسائی نے اسے روایت کیا ہے اور ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

② صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ۶۷۸۳

③ صحیح مسلم؛ صلوة المسافرین وقصرها: ۱۸۷۱

④ صحیح سنن الترمذی: ۲۳۲۹

کرتے تھے، جہاں آخری آیت کا اختتام ہوگا، وہی منزل تیرا قیام ہوگا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يجيء صاحب القرآن يوم القيمة فيقول: يا رب حلّه
فيلبس حلة الكرامة ثم يقول: يا رب زده، فيلبس حلة
الكرامة، ثم يقول: يا رب ارض عنه فيرضى عنه، فيقال له:
اقرأ، وارق، وتزاد بكل آية حسنة»^⑤

”صاحب قرآن (حافظ قرآن) روز قیامت آئے گا تو قرآن کہے گا: اے
میرے رب! اس کو خوبصورت لباس سے آراستہ کیجئے، چنانچہ اسے عزت و شرف
کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر گویا ہوگا: اے میرے رب! اس کو اور لباس
پہنائیے۔ اللہ تعالیٰ عزت و شرف کا ایک اور تاج اسے پہنادے گا۔ قرآن پھر
کہے گا: اے رب! تو اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جائیں گے
اور اس سے کہا جائے گا: پڑھو، اور جنت کی منازل چڑھنا شروع کرو۔ اور پھر ہر
آیت کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی بڑھادی جائے گی۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر
أمثالها، لا أقول: ﴿آلم﴾ حرف، ولكن ألف حرف، ولام
حرف، وميم حرف»^①

⑤ صحیح سنن الترمذی: ۲۳۲۸

① صحیح سنن الترمذی: ۲۳۲۷

”جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا۔ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنا تک بڑھادی جاتی ہے۔ میں نہیں کہتا: کہ ﴿الْم﴾ ایک حرف ہے، بلکہ الف الگ حرف، لام الگ حرف اور میم الگ حرف ہے۔“

اندازہ کرو! قرآن کریم میں ہزاروں آیات ہیں اور ان آیات میں لاکھوں حروف ہیں، ان کی تلاوت کا اجر و ثواب کتنا زیادہ ہوگا اور بتاؤ، اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان اور کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ (یونس: ۵۸)

”اے نبیؐ کہو! کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔ انہیں اس پر خوش ہونا چاہئے اور یہ ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جسے وہ دنیا کی زندگی میں جمع کرتے رہتے ہیں۔“

[۴۳] سورۃ اخلاص سے محبت پر جنت کا وعدہ

✽ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی:

«یا رسول اللہ، انی أحب هذه السورة: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

قال: «إِنْ حُبَّكَ إِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ»^②

”اے اللہ کے رسولؐ! میں سورۃ قل هو اللہ أحد سے محبت کرتا ہوں، تو

② جامع الترمذی؛ فضائل القرآن: ۲۸۲۶ بخاری فی ترجمۃ الباب

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ نے فرمایا: تیرا اس سے محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔“

[۴۴] دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے پر جنت میں ایک گھر کا وعدہ

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«(من قرأ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عشر مرّاتٍ، بنى الله له بيتاً في الجنة)»^①

”جس نے دس مرتبہ سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی، اللہ جنت میں اس

کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہے۔“

[۴۵] قرآن کریم سکھانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خيركم من تعلم القرآن وعلمه»^②

”تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔“

✽ اور فرمایا:

«(من علم آية من كتاب الله عز وجل كان له ثوابها ما تليت)»

”جس نے کسی کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی، اسے اس کی تلاوت کے

بقدر ثواب ملتا رہے گا۔“^③

① صحیح الجامع الصغیر: ۶۷۲/۴

② صحیح البخاری؛ فضائل القرآن: ۵۰۲۷

③ ابوسہل قحطان نے اسے حدیثہ عن شیوخہ: ۴/۲۴۳ میں بیان کیا ہے۔ اور امام الباقی نے اس کی سند کو جید اور عزیز اور اس کے رواۃ کو مسلم کے رواۃ قرار دیا ہے۔

(السلسلة الصحيحة: ۳/۳۲۳ رقم: ۱۳۳۵)

[۴۶] قرآن سیکھنے کے لئے مسجد جانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أياكم يحب أن يغدو كل يوم إلى بطحان أو إلى العقيق، فيأتي منه بناقتين كوماوين، في غير إثم ولا قطع رحم؟ » فقلنا: يا رسول الله، نحب ذلك، قال: « أفلا يغدو أحدكم إلى المسجد، فيعلم أو يقرأ آيتين من كتاب الله عز وجل، خیر له من ناقتين، وثلاث خیر له من ثلاث، وأربع خیر له من أربع، ومن أعدداهن من الإبل »^①

”تم میں کون یہ چاہتا ہے کہ ہر روز مقام بطحان یا وادی عقیق میں جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے بڑے بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں لے کر آئے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سب یہ چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”پھر کیوں نہیں جاتا تم میں سے ہر ایک مسجد کی طرف اور سیکھتا یا پڑھتا کتاب اللہ کی دو آیتیں، تو یہ دو آیتیں ان دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں اور چار آیات چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ اسی طرح جتنی آیتیں ہوں گی، اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔“

(’بطحان‘ مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے اور ’عقیق‘ مدینہ میں ایک وادی کا نام ہے)

① صحیح مسلم؛ صلاة المسافرين وقصرها: ۱۸۷۰

[۴۷] خیر کا دروازہ کھولنے کی ترغیب اور شر کا دروازہ کھولنے سے ترہیب

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إن هذا الخیر خزائن ولتلك الخزائن مفاتيح، فطوبى لمن جعله الله عز وجل مفتاحاً للخیر مغلاقاً للشر وویل لعبد جعله الله مفتاحاً للشر مغلاقاً للخیر»^(۴)

”یہ خیر گویا خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں بھی ہیں۔ طوبیٰ کا مستحق ہے وہ شخص جسے اللہ نے خیر کی چابی اور شر کے لئے قفل بنا دیا اور ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جسے اللہ نے شر کی چابی اور خیر کے لئے قفل بنا دیا۔“

✽ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خود ’طوبیٰ‘ کی وضاحت فرمائی ہے کہ اس سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«طوبیٰ: شجرة في الجنة مسيرة مائة عام، ثياب أهل الجنة تخرج من أكمامها»^(۴)

”طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے، جس کی مسافت سو سال ہے، اہل جنت کے ملبوسات اس درخت کے شگوفوں سے تیار شدہ ہوں گے۔“

(۴) سنن ابن ماجہ..... صحیح الترغیب والترہیب: ۶۶، حسن،

امام البانی نے ابن ماجہ میں اس حدیث کو ضعیف جداً قرار دیا تھا، لیکن پھر انہوں نے اسے رجوع کر لیا اور الترغیب والترہیب کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا۔ (دیکھئے: صحیح الترغیب: ۶۶)

(۴) صحیح الجامع الصغیر: ۲۹۱۸، حسن، یہ حوالہ مسند أحمد: ۷۱ / ۳

[۴۸] نیکیوں کی بڑھوتری

✽ حدیثِ قدسی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله كتب الحسنات والسيئات، ثم بين ذلك فمن همَّ بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة وإن همَّ بها فعملها كتبها الله عز وجل عنده عشر حسنات إلى سبع مائة ضعف إلى أضعاف كثيرة، وإن همَّ بسيئة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة وإن همَّ بها فعملها كتبها الله سيئة واحدة»^(۱۵)

”اللہ تعالیٰ نے ساری نیکیاں اور بدیاں لکھ دی ہیں۔ پھر اس کی توضیح فرمائی، پس جس نے کسی نیکی کا قصد کیا، پھر اس پر عمل نہ کر سکا، تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور پھر اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ اس بدلے میں اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ لیکن اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے، لیکن اگر برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک ہی برائی لکھتے ہیں۔“

[۴۹] دعوت الی اللہ اور لوگوں کی راہنمائی میں حریموں کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

(۱۵) صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۴۹۱ صحیح مسلم؛ الإیمان: ۳۳۶

«فوالله لأن يهدي الله بك رجلاً واحداً خيراً لك من حُمْر النعم»^(۱۱)

”اللہ کی قسم! اگر تیری وجہ سے ایک شخص بھی راہِ راست پر آ گیا تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

سرخ اونٹوں سے اس لئے تشبیہ دی گئی ہے کہ سرخ اونٹ عربوں کے نزدیک سب سے زیادہ نفیس اور قیمتی ترین مال ہے۔

✽ آپ نے فرمایا:

«من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه لا ينقص ذلك من أجورهم شيئاً...»^(۱۲)

”جس نے کسی کو راہِ ہدایت کی طرف بلا یا، اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے جتنا کہ

اس پر عمل کرنے والوں کے لئے ہے، ان کے اجر سے ذرا بھی کم نہ کیا جائے گا“

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص کسی کو کتاب و سنت، ذکر و اذکار، نماز، روزہ اور صحیح عقیدہ کی تعلیم دیتا ہے اور دعوت الی اللہ کے نبوی اُسلوب سے روشناس کرواتا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لطیف راستوں سے آگاہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے پناہ اجر و ثواب سے نوازتا ہے جس کو وہ روزِ قیامت اپنے سامنے دیکھے گا اور وہ اجر و ثواب یقیناً اس کے گمان سے بڑھ کر ہوگا، کیونکہ اللہ کا فضل اتنا وسیع ہے کہ

(۱۱) صحیح البخاری؛ الجهاد والسير: ۹۴۲ صحیح مسلم؛ فضائل

الصحابة: ۶۱۷۲، ۶۱۷۳

(۱۲) صحیح مسلم؛ العلم: ۶۷۴۱

انسان اس کے اندازہ سے قاصر ہے۔ مبارکباد کے مستحق ہیں وہ علماء، دعاۃ اور مصلحین جنہوں نے اپنی توانائیاں رشد و ہدایت کی تبلیغ کے لئے وقف کر دی ہیں۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«نَصَّرَ اللَّهُ إِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا، فَرَبَّ حَامِلٍ فَفَقِهَ غَيْرَ فَفَقِيهِ وَرُبَّ حَامِلٍ فَفَقِهَ إِلَىٰ مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ»^(۱۸)

”اللہ شادمان و شاداب کرے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا، پھر اس کو دوسروں تک پہنچا دیا، بہت سے فقہ کے حامل فقیہ نہیں ہوتے اور اس جس کو وہ پہنچا رہے ہیں، وہ ان کی نسبت زیادہ فقیہ ہوتا ہے“

✽ آپ نے فرمایا:

«مَنْ دَلَّ عَلَىٰ خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ»^(۱۹)

”جس نے کسی کو نیکی کا راستہ بتایا، تو اس کے لئے وہی اجر ہے جو اس نیکی کرنے والے کے لئے ہے۔“

[۵۰] اسلام میں اچھا طریقہ رائج اور متروک سنت کا احیا کرنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا

بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِ رَهِمِ شَيْءٌ»^(۲۰)

”جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا، اسے اس کا اجر بھی ملے گا اور

(۱۹) صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۸۷۶

(۱۸) صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۸۷

(۲۰) صحیح مسلم؛ الزکاة: ۲۳۴۸

اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرنے والے کا اجر بھی اسے حاصل ہوگا، لیکن اس سے عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔“

[۵۱] لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرٌ مِنْ عَمَلِ مَنْ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ»^①

”جس نے کسی کو علم سکھایا تو اس کا اجر اس شخص کے برابر ہے جس نے اس پر عمل کیا جبکہ عمل کرنے والے کے اجر سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔“
✽ اور فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جَحْرِهَا وَحَتَّى الْحَوْتِ لِيُصَلُّوا عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ»^②

”لوگوں کو نیکی کی تعلیم دینے والے پر اللہ اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں اور اللہ کے فرشتے اور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں پر بسنے والی ہر مخلوق، حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی (پانی کے پیٹ میں) اس کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہے۔“

[۵۲] امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ضرورت و اہمیت

✽ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

① صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۹۶

② صحیح سنن الترمذی: ۲۱۶۱

﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ
وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَيِّسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾

”پھر جب انہوں نے ہماری تمام نصیحتوں کو فراموش کر دیا تو ہمارا مواخذہ ظاہر ہو گیا۔ ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو برائی سے روکتے تھے، مگر ظالموں کو ہم نے ایک شدید عذاب سے دوچار کر دیا۔ یہ پاداش تھی ان نافرمانیوں کی جو وہ کیا کرتے تھے۔“ (الاعراف: ۱۶۵)

✽ اور فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ﴾

”تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے، حالانکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔“ (ہود: ۱۱۷)

◎ امام ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

”کبھی ایسے نہیں ہوا کہ کسی بستی پر اللہ کا عذاب آیا ہو اور اس کے باشندے مصلح ہوں، گزشتہ قوموں کی بستیاں جو یکسر ہلاک ہو گئیں تو اس لئے ہوئیں کہ ان کے باشندوں نے ظلم کی روش اختیار کر لی تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ (ہود: ۱۰۱) ”اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔“^{۳۷}

✽ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن

المنکر، أو لیوشکن الله أن یبعث علیکم عقاباً منه ثم تدعونہ فلا یستجاب لکم»^(۴)

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرنا اور ضرور برائی سے منع کرنا، وگرنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا، پھر تم اس کو پکارو گے، لیکن (تمہاری پکار تمہارے ہی کانوں سے ٹکرا کر تمہیں ہلکان کر دے گی اور) تمہاری دعا قبول نہ کی جائے گی۔“

❁ اُمّ المؤمنین حضرت زینبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہمارے اندر پارسا لوگوں کی موجودگی بھی ہمیں ہلاکت سے نہ بچا سکے گی؟ آپ نے فرمایا:

«نعم، إذا کثر الخبث»^(۵)

”ہاں، جب خباث پھیل جائے گی تو پھر ایسے ہی ہوگا۔“

[۵۳] اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إنہ خلق کل إنسان من بنی آدم علی ستین و ثلاثمائة مفصل، فمن کبر الله، وحمد الله، وهلل الله، وسبح الله، واستغفر الله، وعزل حَجراً عن طریق الناس، أو شوكة أو عظماً عن طریق الناس، أو أمرَ بمعروف، أو نهى عن

(۴) صحیح سنن الترمذی: ۱۷۶۲

(۵) صحیح البخاری؛ أحادیث الأنبياء: ۳۳۴۶..... صحیح مسلم؛ الفتن: ۷۱۶۶
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منکر، عدد الستین والثلاث مائة، فإنه يمشي يومئذ وقد
زحزح نفسه عن النار»^①

”اولادِ آدم کے ہر فرد کی تخلیق میں تین سوساٹھ جوڑ کار فرما ہیں۔ جس نے تین
سوساٹھ مرتبہ اللہ کی حمد و بڑائی بیان کی، لا إله الا الله پڑھا، اللہ کی پاکی بیان
کی اور اس سے بخشش کا طلبگار ہوا، کوئی پتھر، کانٹا یا ہڈی لوگوں کے راستے سے ہٹا
دی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا۔ وہ شخص اس دن اس
حالت میں شام کرتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے دور کر لیا۔“

[۵۴] راستے سے کسی موذی چیز کو ہٹانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لقد رأيت رجلاً يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من
ظهر الطريق كانت تؤذي الناس))^②

”میں نے ایک شخص کو دیکھا، وہ جنت میں بڑے مزے سے گھوم پھر رہا تھا،
اس کی نیکی یہ تھی کہ اس نے راہ گروں کے لئے تکلیف کا باعث راستے میں کھڑا
ایک درخت کاٹ کر دور کیا تھا۔“

✽ اور فرمایا:

((مرّ رجل بغصن شجرة على ظهر طريق، فقال والله!

① صحیح مسلم؛ الزکوٰۃ: ۲۳۲۷

② صحیح مسلم؛ البر والصلة والآداب: ۶۶۱۴

لأنحین هذا عن المسلمین لایؤذ یهم ، فأدخل الجنة»^①
 ”ایک شخص گزر رہا تھا کہ اس نے راستہ میں درخت کی ایک ٹہنی پڑی دیکھی،
 اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسلمانوں کو اس تکلیف سے ضرور نجات دلاؤں گا، تو
 اس کے باعث اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔“

[۵۵] اعمالِ صالحہ انسان کو ہلاکت کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتے ہیں
 * رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صنائع المعروف تقي مصارع السوء، والصدقة خفيًا
 تطفئ غضب الرب، وصلة الرحم زيادة في العمر، وكل
 معروف صدقة، وأهل المعروف في الدنيا هم أهل
 المعروف في الآخرة»^②

”اعمالِ صالحہ انسان کو ہلاکت کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتے ہیں۔ چھپا
 کر کیا ہوا صدقہ پروردگار کی آتش غضب کو بجھا دیتا ہے۔ اور صلہ رحمی عمر میں
 اضافہ (برکت) کا سبب ہے۔ اور ہر اچھا عمل صدقہ ہے اور اعمالِ صالحہ کے
 حاملین ہی روزِ آخرت سرخ رو ہوں گے۔“

[۵۶] معمولی سی چار عادتیں جنت میں داخلے کا سبب ہیں

* ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① مسلم؛ البر والصلة والآداب: ۶۱۳

② صحيح الجامع الصغير: ۳۷۹۶

«من أصبح منكم اليوم صائماً؟» قال أبو بكر رضي الله عنه:
 أنا قال: «فمن تبع منكم اليوم جنازة؟» قال أبو بكر رضي الله
 عنه: أنا قال: «فمن أطعم منكم اليوم مسكيناً؟» قال أبو بكر
 رضي الله عنه: أنا قال: «فمن عاد منكم اليوم مريضاً؟» قال أبو
 بكر رضي الله عنه: أنا فقال ﷺ: «ما اجتمعن في امرئ إلا
 دخل الجنة»^(۱۰)

” آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا: میں نے۔ آپ
 ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے کسی جنازہ میں شرکت کی ہے؟
 ابو بکرؓ نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے پوچھا: آج تم میں سے کس نے مسکین کو
 کھانا کھلایا ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا آج تم میں
 سے کسی نے مریض کی عیادت کی ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں
 نے کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں یہ عادات جمع ہو گئیں، وہ جنت
 میں داخل ہو گیا۔“

⑩ امام قرطبیؒ نے المفہم میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

”اس اجر کا مستحق وہ شخص ہے جس نے ایک دن میں ان خصائل کو جمع کر لیا۔“^(۱۱)

⑩ صحیح مسلم؛ الزکوٰۃ: ۲۳۷۱

⑪ المفہم لما أشکل من تلخیص کتاب مسلم: ۶/۲۴۵، دار ابن کثیر (۱۹۹۶ء)
 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[۵۷] پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک جنت میں جانے کا سبب ہے

✽ رسول اللہ نے فرمایا:

«والله لا يؤمن، والله لا يؤمن، والله لا يؤمن» قيل: ومن يا

رسول الله؟ قال: الذي لا يأمن جاره بوائقه»^(۱۲)

”اللہ کی قسم! وہ شخص مؤمن نہیں ہے، اللہ قسم! وہ شخص مؤمن نہیں ہے۔ اللہ قسم!

وہ شخص مؤمن نہیں ہے۔ کسی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کون شخص؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کہ اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔“

✽ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه»^(۱۳)

”وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ

نہیں ہے۔“

◎ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ

”البوائق سے مراد مکاریاں اور شرارے ہیں اور اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ جو

شخص اپنے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتا ہے، وہ اجر و ثواب کا مستحق ہے

اور سنت رسولؐ اور کتاب اللہ کی واضح نصوص اس پر گواہ ہیں۔“^(۱۴)

(۱۲) صحیح البخاری؛ الأدب: ۶۰۱۶

(۱۳) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۱۷۰

(۱۴) شرح مسلم للنووی: ۱/۲۰۷ طبع دار المؤید، الرياض

[۵۸] اللہ کی خاطر کسی سے محبت کی فضیلت اور اس پر بڑے ثواب کا وعدہ

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله يقول يوم القيمة: أين المتحابون بجلالي، اليوم

أظلمهم في ظلي يوم لا ظلَّ إلا ظلي»^(۱۵)

”روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے میری جلالت

شان کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، آج میں ان کو اپنا سایہ عطا فرماؤں گا،

آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔“

✽ حدیثِ قدسی ہے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

«أين المتحابون بجلالي لهم منابر من نور يغبطهم النبيون

والشهداء»^(۱۶)

”وہ لوگ جنہوں نے میری جلالتِ شان کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی،

ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے، جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔“

✽ اور فرمایا:

«...والرجل يزور أخاه في ناحية المصر لا يزوره إلا الله، في

الجنة»^(۱۷)

”کوئی شخص شہر کے دوسرے کونے میں اپنے بھائی سے محض اللہ کی رضا کے

(۱۵) صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۴۹۴

(۱۶) صحیح سنن الترمذی: ۱۹۴۸

(۱۷) صحیح الجامع الصغیر: ۲۶۰۴، صحیح الترغیب: ۱۹۴

لئے ملاقات کرنے کے لئے جاتا ہے، تو ایسا شخص جنتی ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا عاد الرجل أخاه أو زاره، قال الله له: طبت وطاب

ممشاك وتبوات منزلاً في الجنة»^(۱۸)

”جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے، یا اس کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں گویا ہوتے ہیں: خوش آمدید! تیرا چلنا مبارک ہو، تو نے جنت میں اپنا مقام حاصل کر لیا۔“

✽ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«وجبت محبتي للمتحابين فيَّ وللمتجالسين فيَّ

وللمتزاورين فيَّ وللمتباذلين فيَّ»^(۱۹)

”میری محبت واجب ہوگی ان لوگوں کے لئے جو صرف میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں، میری خوشنودی کے لئے باہم مل کر بیٹھتے ہیں اور میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ملتے ہیں اور میری رضا مندی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«ليبعثن الله أقواماً يوم القيامة في وجوههم النور على منابر

اللوؤلؤ يغبطهم الناس ليسوا بأنبياء ولا شهداء قال: فجثي

(۱۸) الأدب المفرد ۱/۱۲۶، وحسنه الألباني: ۳۴۵

(۱۹) موطأ؛ كتاب الجامع: ۱۵۰۳، مشكوة المصابيح بتحقيق الألباني: ۵۰۱۱، صحيح محكمه دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أعرابي على ركبته فقال: يا رسول الله جلّهم لنا نعرفهم
قال: ((المتحابون في الله من قبائل شتى وبلاد شتى يجتمعون
على ذكر الله يذكرونه))^(۴۰)

”روزِ قیامت اللہ تعالیٰ بعض ایسی قوموں کو اٹھائے گا، جن کے چہروں سے نور
برس رہا ہوگا، وہ ہیرے جواہرات سے مرصع تختوں پر براجمان ہوں گے۔ لوگ
انہیں رشک آمیز نگاہوں سے دیکھیں گے، وہ نہ انبیا ہوں گے نہ شہدا۔ راوی کا
بیان ہے کہ یہ سن کر ایک دیہاتی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اور کہا: اے اللہ کے
رسول ﷺ! وضاحت فرمائیں تاکہ ہم بھی جانیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مختلف علاقوں اور مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے ایسے
افراد ہوں گے جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اکٹھے ہو کر اللہ کا ذکر
کرتے ہیں۔“

[۵۹] مصافحہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من مسلمین يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما قبل أن

يفترقا»^(۴۱)

(۴۰) صحیح الترغیب للآلبانی: ۱۵۰۹ امام منذری نے اسے المعجم الطبرانی
کے حوالہ سے بیان کرتے ہوئے ’حسن‘ قرار دیا ہے۔

(۴۱) صحیح سنن الترمذی: ۲۱۹۷

”جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

✽ نیز آپ نے فرمایا:

«ما من مسلمین التقيا فأخذ أحدهما بيد صاحبه إلا كان حقاً على الله أن يحضر دعاءهما ولا يفرق بين أيديهما حتى يغفر لهما»^(۳۲)

”جب دو مسلمان آپس میں ملیں، ان میں سے ایک اپنے مسلمان بھائی کا ہاتھ تھام لے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ ان دونوں کی دعا کو قبول فرمائے گا اور ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔“

”اور اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ یہ انسان کا ایسا حق ہے جو اللہ نے ازراہ کرم و فضل اپنے ذمہ لیا ہے جس کو وہ پورا فرمائے گا۔

یہ تمام احادیث اس بات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں کہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اُلفت سے پیش آنا اور افرادِ اُمت کے درمیان ہم آہنگی اور اتفاق پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی محبوب ہے۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ غیر محرم خواتین سے مصافحہ کرنا قطعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ شریعت نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لأن يطعن في رأس رجل بمخيط من حديد خير له من أن

(۳۲) الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بتحقيق شعيب ارنؤوط

وغیرہ: ۱۹/ ۴۳۶، 'صحیح لغیرہ'

یَمَسُ إِمْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ»^(۳۲)

”جو شخص کسی ایسی عورت کو چھوئے جس کا چھونا اس کے لئے حلال نہیں ہے تو

اس سے بہتر یہ ہے کہ لوہے کا بہت بڑا سوا اس کے سر میں مار دیا جائے۔“

✽ نیز آپ ﷺ فرمایا:

«إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ، إِنَّمَا قَوْلِي لِمَاءَةِ امْرَأَةٍ لَقَوْلِي

لَا امْرَأَةً وَاحِدَةً»^(۳۳)

”میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا، میرا سو خواتین سے گفتگو کرنا ایسے ہی ہے

جیسے ایک عورت ہے۔“

[۶۰] جو اپنے اعمال نامے کو اپنے لئے باعثِ سرخروئی بنانا چاہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَحَبَّ أَنْ تُسْرَهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيَكْثُرْ فِيهَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ»^(۳۴)

”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روزِ قیامت اس کا اعمال نامہ اس کو سرخرو کر دے تو

اسے چاہئے کہ پھر کثرت سے استغفار کرے۔“

(۳۲) السلسلة الصحيحة: ۱/ ۴۴۷، رقم: ۲۲۶

بہ حوالہ: مسند الرویانی: ۲/ ۳۲۳ لأبی بکر محمد بن ہارون الرویانی

م ۳۰۷ھ بتحقیق: ایمن علی أبو یمانی، مؤسسة قرطبة، طبع اول، ۱۴۱۶ھ

(۳۳) الموطا؛ کتاب الجامع: ۱۵۵۶، صحیح سنن النسائي: ۳۸۹۷..... السلسلة

الصحيحة: ۲/ ۳۶، رقم: ۵۲۹

(۳۴) شعب الإيمان للبيهقي: ۱/ ۴۴۱، صحیح الجامع الصغير: ۵۹۵۵، حسن،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[۶۱] ایک گھونٹ پانی پلانے سے جنت کا وعدہ

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن رجلاً رأى كلباً يأكل الثرى من العطش، فأخذ خفه،

فجعل يغرف له به حتى أرواه فشكر الله له فأدخله الجنة»^①

”ایک شخص نے کتے کو شدتِ پیاس سے مٹی چاٹتے ہوئے دیکھا، اس نے اپنا جوتا لیا اور اسے پانی سے بھر بھر کر کتے کو پلانے لگا، یہاں تک کہ اس کتے نے سیر ہو کر پانی پی لیا۔ تو اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کر لی اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔“

[۶۲] ہمسایوں کو تکلیف دینے کے باعث جہنم رسید ہونی والی عبادت گزار عورت

✽ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے اور دن کو روزے رکھتی ہے، اور بکثرت صدقہ خیرات بھی کرتی ہے، لیکن زبان سے ہمسایوں کو تکلیف دیتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا خیر فیہا، ہی من أهل النار» «اس میں کوئی خیر نہیں، وہ جہنمی ہے۔“ صحابہؓ نے عرض کی: اور فلاں عورت صرف فرضی نماز پڑھتی ہے اور بس پنییر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے، لیکن کسی کو تکلیف نہیں دیتی تو آپ ﷺ نے فرمایا: «ہی من أهل الجنة» «یہ خاتون جنتی ہے۔“^②

① صحیح البخاری؛ الموضوع: ۱۷۴

② الأدب المفرد صححہ الألبانی: ۱۱۹

[۶۳] مسلمان کی عدم موجودگی میں اسکا دفاع کرنا جہنم سے نجات کا سبب
 * رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« من ردّ عن عرض أخيه رد الله عن وجهه النار يوم القيامة »^(۴)

”جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع کیا، اللہ روزِ قیامت

اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو دور ہٹا دے گا۔“

* اور آپ ﷺ نے فرمایا:

« من وقاه الله شر ما بين لحييه، وشر ما بين رجليه، دخل الجنة »^(۵)

”جسے اللہ تعالیٰ نے دو جبرٹوں کے درمیان حرکت کرنے والی زبان اور شرم گاہ

کے شر سے محفوظ رکھا، گویا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

[۶۴] مجلس کے گناہوں کا کفارہ

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« من جلس في مجلس فكثر لغطه، فقال قبل أن يقوم من

مجلسه ذلك: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ »

”جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا، پھر وہاں کچھ ناشائستہ اور ناروا باتیں بھی ہو گئیں،

وہ اگر مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لے، «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»^(۵)

(۴) صحیح سنن الترمذی: ۱۹۶۴

(۳) صحیح سنن الترمذی: ۱۵۷۵

(۵) صحیح سنن الترمذی: ۲۷۳۰

”اے اللہ تو پاک ہے، ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تیری ذات ہی عبادت کے لائق ہے، میں تجھ سے توبہ اور بخشش کا طلبگار ہوں۔“ تو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں اس سے سرزد ہونے والی لغزشوں کو معاف کر دے گا۔

[۶۵] دوغلے انسان کی مذمت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه»^①

”دوغلا انسان کائنات کا بدترین انسان ہے، جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ اور کہتا ہے۔“

[۶۶] چغل خوری کی حرمت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا يدخل الجنة نمّام»^②

”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔“

[۶۷] ایک کلمہ جہنم کا سبب اور ایک ہی کلمہ جنت جانے کا سبب

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقي لها بالاً يرفع الله بها درجات، وإن العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالاً يهوي بها في جهنم»^③

② صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۵۷۳

③ صحیح مسلم؛ الإيمان: ۲۸۶

”ایک شخص اللہ کو خوش کرنے والی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جسے وہ قابل اہمیت نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور ایک بندہ اللہ کو ناراض کرنے والا کوئی ایسا کلمہ (شرک) کہہ دیتا ہے جس کی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا، لیکن وہی ایک کلمہ اس کے لئے جہنم کا باعث بن جاتا ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن العبد ليتكلم بالكلمة ما يتبين فيها، يزلُّ بها إلى النار أبعد مما بين المشرق والمغرب»^①

”بندہ ایک بات کرتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ آیا یہ بات اس کے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟ وہ اس بات کی وجہ سے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی طرف گر جاتا ہے۔“

[۶۸] درگزر اور صاف دلی باعث جنت ہے

✽ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

”ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”ابھی ایک جنتی آدمی تم پر نمودار ہوگا۔ چنانچہ ایک انصاری شخص نمودار ہوا، جس کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں اپنے جوتے پکڑ رکھے تھے۔ اگلے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی بات کہی کہ ابھی

① صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۴۷۸

② متفق علیہ / صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۴۷۷

ایک جنتی آدمی تم پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ وہی انصاری شخص اسی پہلی ہیئت میں نمودار ہوا۔ اس سے اگلے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے وہی بات کہی۔ چنانچہ وہی انصاری آدمی اسی پہلی حالت میں ظاہر ہوا۔ اس دفعہ جب نبی ﷺ نے مجلس برخاست کی تو عبداللہ بن عمرو بن العاص اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ قصہ مختصر کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس شخص سے پوچھا: میں نے آپ کا پیچھا اس وجہ سے کیا کہ میں دیکھوں، آپ کیا عمل کرتے ہیں اور پھر میں بھی وہ عمل کر کے (آپ کے مقام کو پہنچ جاؤں) لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کوئی زیادہ عمل تو نہیں کرتے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ وہ کون سا عمل ہے جس نے آپ کو نبی ﷺ کے بیان کردہ اس اعلیٰ مرتبہ کا حامل بنایا ہے۔ اس نے جواب دیا: یہی کچھ ہے جو تو نے مشاہدہ کر لیا ہے، لیکن اتنا ہے کہ میں نے اپنے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کبھی کوئی کھوٹ نہیں رکھا اور نہ ہی میں نے کسی سے کوئی حسد پال رکھا ہے، اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا: ہاں یہ ہے وہ چیز جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچایا ہے...^(۱۵)

✽ اور ایک روایت میں اس شخص کے یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں:

”جب میں رات کو اپنے بستر پر دراز ہوتا ہوں تو میرے دل میں کسی کے بارے میں کوئی حسد اور کینہ نہیں ہوتا۔“

(۱۵) الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۰/۱۲۵، رقم: ۱۲۶۹۷، صحیح

❁ سفیان بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بشیر سے کہا: مجھے اسلاف کے اعمال کے بارے میں کچھ بتائیں؟ تو انہوں نے کہا: وہ عمل کم کرتے تھے، لیکن اجر زیادہ پاتے تھے۔ میں نے کہا: وہ کیسے؟ کہا: انکے سینے حسد و بغض سے پاک تھے۔ یہاں یہ بات بیان کے قابل ہے کہ بعض اسلاف کے بارے میں آتا ہے کہ جب انہوں نے حضرت انسؓ کی مذکورہ بالا حدیث سنی تو ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمَنْ ظَلَمَنِيْ“

”اے اللہ مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر ظلم کرنے والے کو بھی معاف کر دے۔“

کس قدر فضیلت کا حامل ہے یہ خوش نصیب شخص؟ یہ سرخ روئی صرف اسی شخص کو نصیب ہوتی ہے، جس کا ایمان مکمل ہے جو عالی ظرف ہے اور اس نے اپنے سینوں میں اپنے مؤمن بھائیوں کے لئے کسی قسم کا بغض و حسد نہیں پالا۔

❁ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾

”یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر انہی لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں اور یہ مقام نصیب نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔“ (حم السجدة: ۳۵)

[۶۹] مسلمانوں کے عیوب کی پردہ داری اور بلاوجہ راز افشا کرنے کی حرمت

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ

عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۹﴾
 ”وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے، وہ دنیا اور آخرت
 میں دردناک سزا کے مستحق ہیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ (النور: ۱۹)
 ❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا يستر عبد عبدًا في الدنيا إلا ستره الله في الآخرة»^①
 ”جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں پردہ داری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں اس
 کی پردہ داری فرمائے گا۔“
 ❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«يا معشر من آمن بلسانه، ولم يدخل الإيمان قلبه: لا
 تغتابوا المسلمين، ولا تتبعوا عوراتهم، فإنه من اتبع
 عوراتهم، يتبع الله عورته، ومن يتبع الله عورته يفضحه في
 بيته»^②

”اے وہ جماعت جو صرف زبان سے ایمان لائی ہے اور ایمان ابھی اس کے
 قلب میں نہیں اُترا! اپنے مسلمان بھائیوں کی ایک دوسرے سے غیبت نہ کرو
 اور نہ ان کے عیوب کی جستجو کرو۔ جو کسی مسلمان کے عیوب کی ٹوہ لگاتا ہے، اللہ
 اس کے عیوب کو افشا کر دیتا ہے اور اسے اس کے گھر میں رسوا کر دیتا ہے۔“

① صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۵۳۸

② صحیح سنن أبي داود: ۴۰۸۳، 'حسن'

[۷۰] جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أنا زعيم بيتي في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان مُحِقًّا، وبيتي في وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحاً، وبيتي في أعلى الجنة لمن حسن خلقه))^(۱۳)

”میں اس شخص کو جنت کے کنارے پر ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے سے دستبردار ہو جائے اور جو شخص مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، میں محمدؐ جنت کے درمیان میں اس کو ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، اور اس شخص کو جنت کے اعلیٰ درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو اپنے اخلاق کو اچھا کر لے۔

[۷۱] لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی فضیلت

✽ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنَ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۱۱۴)

”لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی، ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی بھی نیک کام کے لئے لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کر دے تو یہ البتہ بھلی بات ہے اور جو شخص اللہ کی رضا

(۱۳) صحیح سنن أبي داود: ۱۵۴۰، 'حسن'

جوئی کے لئے ایسا کرے گا تو ہم اسے بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة؟»
قالوا: بلى، قال: صلاح ذات البين، فإن فساد ذات البين هي
الحالقة»

”لوگو! میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو نماز، روزہ اور صدقہ و خیرات سے بھی
افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ نے فرمایا:

«صلاح ذات البين، فإن فساد ذات البين هي الحالقة»

”وہ ہے، لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور یاد رکھو لوگوں کے درمیان فساد کروانا
دین کا صفایا کر دیتا ہے۔“^{۱۳}

✽ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«هي الحالقة، لا أقول: تحلق الشعر ولكن تحلق الدين»^{۱۴}

” (فساد انگیزی) مونڈ دینے والی ہے، میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بالوں کو
مونڈ دیتی ہے، بلکہ دین کا صفایا کرتی ہے۔“

۱۳ صحیح سنن الترمذی: ۲۰۳۷

۱۴ جامع الترمذی؛ صفة القيامة والرقائق: ۲۵۱۰ صحیح

الترغيب: ۲۸۲۷، 'حسن لغيره'

[۷۲] زیارتِ مریض کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من مسلم يعود مسلماً غدوة إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يمسي ، وإن عادہ عشية إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة»^(۱۱)

”جو مسلمان صبح کے وقت اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے، ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اس کے لئے بھلائی و رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اگر شام کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور جنت میں اس کو جنت کے چنے ہوئے پھل عطا کئے جائیں گے۔“

[۷۳] اذان و مؤذن کی فضیلت

✽ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«من أذن ثنتي عشرة سنة وجبت له الجنة ، وكتب له بتأذينه في كل يوم ستون حسنة ، ولكل إقامة ثلاثون حسنة»^(۱۲)

”جس نے بارہ سال اذان کہی، اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور اذان کہنے کے عوض اس کے لئے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور تکبیر کہنے کے عوض ہر روز تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔“

(۱۱) صحیح سنن الترمذی: ۷۷۵

(۱۲) صحیح سنن ابن ماجہ: ۵۹۴

✽ اور فرمایا:

«المؤذنون أطول الناس أعناقًا يوم القيامة»^(۱۸)

”روزِ قیامت اذان کہنے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔“

✽ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«المؤذن يغفر له مدّ صوته وأجره مثل أجر من صلى معه»^(۱۹)

”مؤذن کی درازی آواز کے بقدر اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ نماز میں شامل ہونے والے نمازیوں کے ثواب کے بقدر اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔“

✽ حضرت ابوسعید خدریؓ نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے کہا:

”میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ جب تم بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ ہو یا بادیہ پیمائی کر رہے ہو اور نماز کے لئے اذان کہو، تو اذان میں اپنی آواز کو اونچا کرو، جنگل کے درو دیوار میں جہاں جہاں مؤذن کی آواز پہنچتی ہے، اس کو سننے والے جن و انس اور دوسری ہر چیز قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی۔“ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔^(۲۰)

✽ علامہ شیخ عبدالعزیز بن بازؒ فرمایا کرتے تھے:

(۱۸) صحیح مسلم؛ الصلوٰۃ: ۸۵۰

(۱۹) صحیح الجامع الصغیر: ۶۴۴۳

(۲۰) صحیح البخاری؛ الأذان: ۶۰۹

”راست باز اور مخلص مؤذن نہایت خوش نصیب لوگ ہیں۔“

[۷۴] خشوع و خضوع سے دو رکعت نماز ادا کرنا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من توضعاً فأحسن الوضوء ثم صلى ركعتين يقبل عليهما

بقلبه ووجهه»^(۲۱)

”جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے (سنت کے مطابق) کیا، پھر نہایت

خشوع و خضوع اور دل و دماغ کو متوجہ کر کے دو رکعت پڑھیں، اس کیلئے جنت

واجب ہوگی۔“

[۷۵] مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلُمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»^(۲۲)

(۲۱) صحیح سنن النسائی: ۱۴۷

مصنف نے اس روایت کو صحیح مسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے، لیکن درحقیقت یہ روایت سنن

النسائی کی ہے، صحیح مسلم کی روایت ان الفاظ میں ہے:

«ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل

عليها بقلبه ووجهه إلا وجبت له الجنة» (صحیح مسلم؛ الطہارۃ: ۵۵۲)

”جو بھی مسلمان وضو کرے اور اچھے طریقے سے سنت کے مطابق کرے، پھر نہایت خشوع

و خضوع اور دل و دماغ کو متوجہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“

(۲۲) صحیح سنن أبي داود: ۲۵۵

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت والے دن کامل روشنی (ملنے) کی خوشخبری سنا دو۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من غدا إلى المسجد أو راح أعد الله له نُزُلًا في الجنة كلما غدا أو راح»^(۳۲)

”جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے تو جب بھی وہ صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں۔“

[۷۶] سات لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سبعة يُظِلُّهم الله في ظلّه يوم لا ظل إلا ظله: إمام عادل، وشاب نشأ في عبادة الله تعالى، ورجل قلبه معلق في المساجد، ورجلان تحاببا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه، ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال: إني أخاف الله، ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله خالياً ففاضت عيناه»^(۳۳)

”سات طرح کے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے عرش کا سایہ عطا

(۳۲) متفق علیہ / صحیح مسلم؛ المساجد: ۱۵۲۲

(۳۳) صحیح البخاری؛ الزکوٰۃ: ۱۴۲۳..... صحیح مسلم؛ الزکوٰۃ: ۲۳۷۷

فرمائے گا، جس روز اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا: ① انصاف پرور حکمران،
 ② وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، ③ وہ شخص کہ ہر وقت اس
 کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہے، ④ وہ دو شخص جو ایک دوسرے سے محض اللہ
 کے لئے محبت کرتے ہیں، ان کا اتحاد اور افتراق ہمیشہ اللہ کی رضا مندی کا رہین
 منت ہوتا ہے، ⑤ وہ شخص کہ صاحب حیثیت اور حسین و جمیل عورت اس کو دعوت
 گناہ دے تو وہ جواب دے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، ⑥ وہ شخص جو اس
 طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ
 کیا ہے، ⑦ اور وہ شخص کہ وہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں
 اشک بار ہو جائیں۔“

[۷۷] وضو کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من توضأ فأحسن الوضوء، خرجت خطاياہ من جسده، حتی تخرج من تحت أظفاره»^{②۵}
 ”جس نے اچھی طرح وضو کیا، اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ
 اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، اور اس کے بعد فرمایا:

«من توضأ هكذا، غفر له ما تقدم من ذنبه، وكانت صلاته

②۵ صحیح مسلم؛ الطہارۃ: ۵۷۷

و مشیہ إلى المسجد نافلة))^(۳۱)

”جو اس طرح وضو کرے (جس طرح میں نے کیا ہے) تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کی نماز اور اس کے مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب اس پر مستزاد ہے۔“

[۷۸] وضو کے بعد توحید و رسالت کی گواہی دینے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے جو کوئی بھی وضو کرے اور (سنت کے مطابق) اچھے طریقے سے وضو کرے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔“

اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے مرضی چاہے داخل ہو جائے۔“^(۳۲)

[۷۹] تحیة الوضوء کی دو رکعتوں کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے وقت حضرت بلالؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

«يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام؟ فإنني

(۳۱) صحیح مسلم؛ الطهارة: ۵۴۳

(۳۲) صحیح سنن أبي داود: ۱۵۵

سمعت دَفَّ نعليك بين يديَّ في الجنة» قال: ما عملت عملاً
أرجى عندي: أنى لم أتطهر طهوراً في ساعة من ليل أو نهار،
إلا صليت بذلك الطهور ما كتب لي أن أصلي»^(۶۸)

”اے بلالؓ! مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس پر اسلام لانے کے بعد تم کو سب سے
زیادہ اجر و ثواب کی اُمید ہے؛ آج رات میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں
کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی: میں نے رات یا دن کو جس وقت
بھی وضو کیا ہے، اس وضو سے جو نماز اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھی، وہ
میں نے ضرور پڑھی ہے، بس یہی وہ عمل ہے کہ اسلام لانے کے بعد میں اس پر
سب سے زیادہ اجر و ثواب کی اُمید رکھتا ہوں۔“

[۸۰] اذان کے بعد یہ دعا پڑھنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اذان سن کر یہ کلمات کہے:

«اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَانَ
الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ»^(۶۹)

”اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمدؐ کو وسیلہ اور
فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ

(۶۸) متفق علیہ / صحیح البخاری؛ الجمعة: ۱۱۴۹

(۶۹) صحیح البخاری؛ الأذان: ۶۱۴

”کیا ہے۔“

”ایسے شخص کے لئے قیامت والے دن میری شفاعت حلال (واجب ہوگئی)۔“

[۸۱] مسواک کرنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«السُّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ»^①

”مسواک منہ کو صاف رکھتی ہے اور رب تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث ہے۔“

[۸۲] پانچ نمازوں کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الصلوات الخمس ، والجمعة إلى الجمعة كفارة لما بينهن

مالم تغش الكبائر»^②

”پانچ نمازیں اور جمعہ آئندہ جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے، بشرطیکہ کبیرہ

گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔“

مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ سے ہی معاف ہوں گے۔

[۸۳] بکریوں کا چرواہا جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت دی

✽ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ کسی راستہ پر سفر کر رہے تھے کہ ایک شخص کو سنا، وہ کہہ رہا تھا:

① صحیح البخاری؛ الصوم، فی ترجمة الباب: سواك الرطب واليابس

② صحیح مسلم؛ الطهارة: ۵۵۰

اللہ اکبر، اللہ اکبر ”اللہ بہت بڑا، اللہ بہت بڑا ہے۔“ پیغمبرؐ نے سنا تو فرمایا: یہ فطرتِ اسلام پر ہے۔ جب اُس نے کہا: اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص آگ سے محفوظ ہو گیا، صحابہ دوڑ کر گئے کہ دیکھیں کون خوش نصیب ہے؟ دیکھا تو ایک بکریوں کا چرواہا تھا کہ اذان کا وقت ہوا اور وہ کھڑا اذان کہہ رہا تھا۔^{۳۰}

دیکھئے! ایک بکریوں کا چرواہا ہے، لیکن اللہ کے ہاں اس کا مرتبہ کتنا عظیم اور بلند ہے؟ وہ اللہ کی عظمت کا اعلان کرتا ہے اور انتہائی خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ اس سے بڑھ کر خلوص کس شخص کا ہو سکتا ہے جو جنگل میں بھی عبادت گزار ہے، جہاں کوئی انسان اس کو دیکھنے والا نہیں ہے۔

[۸۴] اس شخص کی فضیلت جو جنگل میں تہا نماز پڑھتا ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِأَرْضِ قِيٍّ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ، فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتِيمِمِمْ، فَإِنْ أَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مَلَكًا، وَإِنْ أَدَّنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ جُنُودِ اللَّهِ مَا لَا يَرِي طَرَفًا»^{۳۱}

۳۰ صحیح ابن خزیمہ: ۱/۲۰۸؛ رقم: ۳۹۹ امام منذریؒ کہتے ہیں کہ اس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے۔ نیز امام البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۳۱ صحیح الترغیب ۲۴۹: مصنف نے اسے سنن ابو داؤد کے حوالہ سے بیان کیا ہے لیکن دراصل یہ مصنف عبد الرزاق: ۱۹۵۵ اور المعجم الكبير: ۶۱۲۰ میں ہے۔

”جب کوئی شخص بے آب و گیاہ میدان میں سفر کر رہا ہو اور وہیں نماز کا وقت ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے، پانی نہ ملے تو تیمم کرے، پھر وہ تکبیر کہہ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے تو اللہ کے دو فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اگر وہ پہلے اذان کہے اور پھر تکبیر کہے تو اللہ کے لشکر دو در دو در حدنگاہ تک اس کے پیچھے کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يعجب ربك من راعي غنم في رأس شِظِيَّةِ الجبل يؤذن بالصلاة ويصلِّي فيقول الله عز وجل: انظروا إلى عبدِي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني، قد غفرت لعبدي وأدخلته الجنة»^(۵)

”اللہ تعالیٰ بکریوں کے اس چرواہے پر تعجب کرتے ہیں جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ کر فرماتے ہیں: ”میرے بندے کی طرف دیکھو! وہ اذان کہتا ہے، اور نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے، بے شک میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔“

[۸۵] نمازِ عصر اور فجر کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۵) صحیح سنن النسائي: ۶۴۲ صحیح سنن أبي داود: ۱۰۶۲

«من صَلَّى البردين دخل الجنة»^①

”جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لن يلج النار أحد صَلَّى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها»

يعني الفجر والعصر^②

”وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل

اور سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھی۔“ یعنی فجر اور عصر کی نماز

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صَلَّى الصبح فهو في ذمة الله»^③

”جس نے صبح کی نماز پڑھی، وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔“

[۸۶] فجر اور عشا کی نماز میں حاضری نفاق سے پناہ گاہ ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ليس صلاة أثقل على المنافقين من صلاة الفجر

والعشاء، ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبواً»^④

”منافقین پر فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی اور نماز نہیں ہے، اگر

① صحیح البخاری؛ مواقیت الصلوة: ۵۷۴..... صحیح مسلم؛ المساجد: ۱۳۳۶

② صحیح مسلم؛ المساجد: ۱۴۳۴

③ صحیح مسلم؛ المساجد: ۱۴۹۱، ۱۴۹۲

④ متفق علیہ / صحیح البخاری؛ الأذان: ۶۵۷

انہیں اس کے انجام کا یقین ہو جائے تو وہ گھسٹ کر آئیں۔“

اس حدیث کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ جو شخص صبح اور عشا کی نماز میں شامل ہوا، محض

اللہ کی رضامندی کے لئے، ایسا شخص نفاق کی علامتوں سے محفوظ ہے۔ واللہ اعلم!

[۸۷] اس شخص کا کفر جو نماز کا تارک ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«العهد الذي بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر»^(۱۰)

”ہمارے اور کافروں کے درمیان فرق نماز ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس

نے کفر کیا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بين الرجل و بين الشرك والكفر: ترك الصلوة»^(۱۱)

”مسلمان اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز ہے۔“

✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ

”نبی ﷺ نے ایک روز ایک نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جس نے اس نماز کی

پابندی کی، روز قیامت اس کے سامنے ایک روشنی ہوگی اور برہان ہوگی اور جہنم

سے آزادی کا پروانہ ملے گا۔ اور جس نے اس کی پابندی نہ کی وہ روشنی و برہان

سے محروم کر دیا جائے گا اور جہنم اس کا ٹھکانہ بنے گی اور روز قیامت وہ قارون،

(۱۰) صحیح سنن الترمذی: ۲۱۱۳

(۱۱) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۲۴۳

فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔^(۱۲)

[۸۸] جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا منافقت کی اہم علامت ہے
 * حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ

« ولقد رأيتنا [أي في عهد النبي ﷺ] وما يتخلف عنها إلا منافق معلوم النفاق ولقد كان الرجل يؤتى بها يهادى بين الرجلين، حتى يقام في الصف»^(۱۳)
 ”نبی ﷺ کے دور میں، میں نے دیکھا کہ وہی منافق نماز سے پیچھے رہتا تھا، جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا اور بعض مریض قسم کے لوگوں کو دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔“

[۸۹] نماز میں تکبیر تحریمہ کے اہتمام کی فضیلت

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صلى لله أربعين يوماً في جماعة يدرك تكبيرة الأولى كتب له براءة تان؛ براءة من النار و براءة من النفاق»^(۱۴)
 ”جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھی، اللہ اسے دو چیزوں سے خلاصی عطا فرماتے ہیں: ایک جہنم کی آگ سے اور دوسرا

(۱۲) الموسوعة الحديثية مسند أحمد: ۱۶۹ / ۲، ۶۵۷۶، 'حسن' نیز امام ہیشمی نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

(۱۳) صحیح مسلم؛ المساجد و مواضع الصلوة: ۱۴۸۵

(۱۴) صحیح سنن الترمذی: ۲۰۰، 'حسن'

”منافقت سے۔“

[۹۰] نمازِ جمعہ کے لئے جلدی جانے کا اجر و ثواب

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من غسل يوم الجمعة واغتسل و بَكَرَ و ابتكر و مشى و لم يركب، و دنا من الإمام فاستمع، و لم يلغ، كان له بكل خطوة عمل سنة، أجر صيامها و قيامها»^(۱۵)

”جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور جلد ہی جمعہ کے لئے روانہ ہو گیا، پھر بغیر سواری کے پیدل گیا اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور خطبہ سنا اور اس دوران کوئی بے ہودہ بات نہ کی تو اُسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے برابر اجر ملے گا، گویا وہ ایک سال پہلے روزے رکھتا رہا اور ایک سال تک قیام کیا۔“

[۹۱] ایسا عمل جو علیین میں لکھ دیا جاتا ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من خرج من بيته متطهراً إلى صلاة مكتوبة، فأجره كأجر الحاج المَحْرَم، و من خرج إلى تسبيح الضحى، لا ينصبه إلا إياه، فأجره كأجر المعتمر، و صلاة على إثر صلاة لا لغو بينهما كتاب في عليين»

”جو شخص نہادھو کر اپنے گھر سے نماز فرض ادا کرنے کے لئے نکلا، اس کو ایک

حج کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور جو شخص نمازِ چاشت ادا کرنے کے لئے نکلا، او اس کے پیش نظر اور کوئی کام نہیں تھا، اسے ایک عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا کہ درمیانی وقفہ میں کوئی لغوات نہیں کی تو اس کا یہ عمل علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔^①

[۹۲] جمعہ کی فضیلت اور اس کی وہ گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے
 ❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أتاني جبريل عليه السلام وفي يده مرآة بيضاء فيها نكتة سوداء، فقلت: ما هذه يا جبريل؟ قال: هذه الجمعة يعرضها عليك ربك لتكون لك عيداً ولقومك من بعدك إلى أن قال: ما لنا فيها؟ («أي من الفضل») قال: فيها خير لكم، فيها ساعة من دعا ربه فيها بخير هو له قسم إلا أعطاه إياه، أو ليس له بقسم إلا ادخر له ما هو أعظم منه، أو تعوذ من شر هو عليه مكتوب إلا أعاده، أو ليس عليه مكتوب إلا أعاده من أعظم منه، قلت: ما هذه النكتة السوداء فيها؟ قال: هذه الساعة تقوم يوم الجمعة»^②

”جبرائیلؑ میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا، جس میں ایک

① صحیح سنن أبي داود: ۵۲۲، حسن

② صحیح الترغیب والترہیب: ۳۷۶۱، حسن لغیرہ، بہ حوالہ: ابن ابی الدنیا

سیاہ نشان تھا۔ میں نے کہا: جبرائیلؑ یہ کیا ہے؟ کہنے لگے: یہ روزِ جمعہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیرے بعد تیری اُمت کے لئے عید بنا دیا ہے۔ میں نے کہا: ہمارے لئے اس میں کیا فضیلت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں تمہارے لئے بھلائی کا سامان ہے۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے، اس وقت انسان اپنے رب سے بھلائی کا جو سامان بھی مانگتا ہے، اگر وہ اس کی قسمت میں لکھا ہے تو وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ اس کی قسمت میں نہیں لکھا تو اللہ اس سے بہتر چیز ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ کسی شر سے پناہ مانگتا ہے تو اگر وہ اس کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے اس شر سے نجات دے دیتے ہیں اور اگر وہ اس کی قسمت میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑی شر سے اسے پناہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا: اس آئینہ میں یہ سیاہ نشان کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ گھڑی ہے جو جمعہ کے روز ہوتی ہے۔“

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر إلى غيبوبة الشمس»^(۴)

”جمعہ کے روز جس گھڑی کی آمد کا انتظار ہوتا ہے، اسے عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک تلاش کرو۔“

[۹۳] وہ دعا جو کبھی رُو نہیں ہوتی

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(۳) صحیح سنن الترمذی: ۴۰۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (الانبیاء: ۸۷)

”تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، یقیناً میں ہی ظالم ہوں۔“

کوئی شخص جب بھی کسی چیز کے بارے میں یہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتے ہیں۔“^④

[۹۴] قبولیت دعا کی کیفیت

✽ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مامن مسلم يدعو، ليس ياثم ولا بقطيعة رحم، إلا أعطاه
إحدى ثلاث: إما أن يعجل له دعوته، وإما أن يدخرها له في
الآخرة وإما أن يدفع عنه من السوء مثلها « قال: إذا نكث،
قال: «الله أكبر»^⑤

”جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، بشرطیکہ اس میں قطع رحمی اور گناہ کی کوئی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ان تین میں سے ایک نہ ایک ضرور عطا فرما دیتے ہیں: یا تو فوری اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے یا اسے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے، یا اس کے بقدر کوئی مصیبت اس سے دور کر دی جاتی ہے۔ صحابیؓ نے کہا: تب تو ہم کثرت سے دعائیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی اسی کثرت سے عنایت فرمائیں گے۔“

④ صحیح سنن الترمذی: ۲۷۸۵

⑤ الأدب المفرد: ۱/۲۴۸، وصححه الألبانی: ۷۱۰

ایک عقل مند مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے رب عزوجل پر حسن ظن رکھتے ہوئے کثرت سے دعا کرے، اللہ تعالیٰ کی خیر و برکت کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا، اس کے خزانے لبریز ہیں، اس کا دور کبھی ختم نہیں ہوگا۔

[۹۵] شیطان سے حفاظت گاہ

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی انسان یہ دعا پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے: آج یہ پورے دن کے لئے مجھ سے بچ گیا: «أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» ①

”میں شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں، اللہ عظیم و برتر کی، اس کی ذات بابرکات اور اس کی قدیم حکومت کی۔“

✽ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

«بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

”اللہ کے نام کے ساتھ گھر سے نکلتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر ہی میرا بھروسہ ہے،

کیونکہ قوت و طاقت کا اصل سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے۔“

تو اس کو کہا جاتا ہے: ”تم ہر چیز سے بے نیاز اور ہر آفت سے محفوظ کر دیے

گئے ہو اور تم راہ ہدایت پر پڑ گئے ہو۔ شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے اور

اپنے ساتھی شیطان سے کہتا ہے: تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جو راہ یاب ہو گیا اور ہر چیز سے بے نیاز اور ہر آفت سے محفوظ کر دیا گیا۔^④

[۹۶] دعا کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لیس شیئی أکرم علی الله سبحانه من الدعاء»^①
 ”اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی اور چیز عزیز نہیں ہے۔“

[۹۷] رکوع سے سراٹھانے کے بعد ایک عظیم دعا

✽ رفاعہ بن رافع زرتی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سراٹھایا تو فرمایا:

«سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمَدَهُ» ”اللہ نے اپنی حمد کرنے والے کی بات سن لی“
 اس پر ایک شخص نے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا
 مُبَارَكًا فِيهِ

”اے ہمارے رب! تیرے لئے تعریفات ہیں، بے بہا تعریفات، پاکیزہ اور بابرکات۔“ جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ اس شخص نے کہا: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لقد رأيت بضعة و ثلاثين ملكًا يبتدرونها أيهم يكتبها أول»

④ سنن أبي داود؛ الأدب: ۴۳۳۱، شیخ ابن باز نے اس کو تحفة الاخیر میں ’حسن‘ قرار دیا ہے۔

① صحیح سنن ابن ماجہ: ۳۰۸۷ ’حسن‘

”میں نے تیس سے کچھ اوپر فرشتے دیکھے ہیں، ہر ایک ان میں سے ان کلمات کو سب سے پہلے لکھنے کی جلدی کر رہا تھا۔“^۹

بعض اماموں کو رکوع سے اٹھنے کے بعد فوراً سجدے میں گرنے کی جلدی ہوتی ہے، وہ خود بھی اس عظیم فضیلت سے محروم ہوتے ہیں اور اپنے مقتدیوں کو بھی محروم کرتے ہیں۔

[۹۸] افضل ترین دعا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سَلُّوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنْ أَحَدًا لَمْ يَعْطِ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا

مِنَ الْعَافِيَةِ»^{۱۰}

”اللہ تعالیٰ سے عافیت اور معافی کا سوال کرو، موت کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔“

✽ اور فرمایا:

”بندہ کی اپنے پروردگار سے بہترین دعا یہ ہے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»^{۱۱}

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی کا خواستگار ہوں۔“

[۹۹] دنیا و آخرت کی جامع دعا

✽ ابوما لک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

⑨ صحیح البخاری؛ الأذان: ۷۹۹

⑩ صحیح سنن الترمذی: ۲۸۲۱

⑪ صحیح سنن ابن ماجہ: ۳۱۰۶

آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہو: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي»
 ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما“ اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ہاتھ اٹھا دے تو اللہ تعالیٰ ان انگلیوں میں دنیا و آخرت کی بھلائوں کو جمع کر دے گا۔“^(۱۲)

[۱۰۰] جب بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے
 ﴿رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فأكثر والدعاء»^(۱۳)
 ”سجدہ کی حالت میں انسان اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔“

[۱۰۱] ادائیگی قرض کی دعا

﴿ایک مکاتب غلام نے حضرت علیؓ سے اپنے مقروض کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے۔ اگر تجھ پر جبل صیر کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا ضرور کوئی سامان کر دے گا اور وہ کلمات یہ ہیں:

«اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ

(۱۲) صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ۶۸۹۱

(۱۳) صحیح مسلم؛ الصلوٰۃ: ۱۰۸۳

سَوَالِك ①

”اے اللہ! مجھے حرام سے بچا کر رزق حلال کو میرے لئے کافی بنا دے اور مجھے اپنے فضل کے سوا ہر چیز سے مستغنی کر دے۔“

[۱۰۲] مرغ کی آواز سن کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَا حِ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا»
 ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، یقیناً مرغ فرشتہ کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔“ ②

[۱۰۳] بُرَى موت اور بدبختی کے گہرے گڑھے سے بچنے کی دعا

✽ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ
 وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ» ③

”رسول اللہ ﷺ، سخت آزمائش، انتہائی بدبختی اور بُری موت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔“

[۱۰۴] نبی ﷺ بکثرت یہ دعا کیا کرتے تھے

✽ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

① صحیح سنن الترمذی: ۲۸۲۲

② صحیح البخاری؛ بدء الخلق: ۳۳۰۳، صحیح مسلم؛ الذكر والدعاء: ۲۸۵۷

③ متفق علیہ / صحیح البخاری؛ الدعوات: ۶۳۴۷

«اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ»^④

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔“

✽ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی موت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمَلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ»

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ہر اس عمل سے جو میں نے کیا اور ہر اس عمل سے جو میں نے نہیں کیا۔“^⑤

[۱۰۵] اللہ کے دین پر ثابت قدمی کی دعا

✽ امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا

کیا کرتے تھے: «يَا مُقَلَّبَ الْقُلُوبِ ثَبَّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ»^⑥

”دلوں کو پھیرنے والے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا۔“

[۱۰۶] وہ دعا جس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

✽ حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے

④ صحیح البخاری؛ الدعوات: ۶۳۸۹، صحیح مسلم؛ الذکر: ۶۸۸۱

⑤ صحیح سنن النسائي: ۵۰۹۶

⑥ صحیح سنن الترمذي: ۲۷۹۲

تھے، اچانک لوگوں میں سے ایک شخص نے یہ کلمات کہے:

«اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا»

”اے اللہ تو بہت بڑا ہے، اللہ تو ہی لاتعداد تعریفوں کا سزاوار ہے، ہم صبح و شام

تیری ہی تسبیح بیان کرتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس شخص نے کہا:

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مجھے حیرت ہے کہ ان کلمات کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے

تھے۔ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا،

اسی وقت سے اس پر عمل پیرا ہوں۔“^④

[۱۰۷] مسجد بنانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من بنى مسجداً لله كمفحص قطة أو أصغر، بنى الله له بيتاً

في الجنة»^⑤

”جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائی، خواہ بھٹ تیر کے گھونسلے کے برابر

یا اس سے بھی کم جگہ میں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر

کر دیتے ہیں۔“

④ صحیح مسلم؛ المساجد: ۳۵۷

⑤ صحیح سنن ابن ماجہ: ۶۰۳

[۱۰۸] فجر کی دو سنتوں کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رکعتا الفجر خیرٌ من الدنيا وما فيها»^④

”فجر کی دو سنتیں دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہیں۔“

[۱۰۹] سنتِ موکدہ کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من ثابر علیٰ اثنتی عشرة رکعة فی الیوم واللیلۃ دخل الجنة:

أربعًا قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب

ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر»^⑤

”جس شخص نے ایک دن اور رات میں بارہ رکعات پابندی سے ادا کیں، وہ

جنت میں داخل ہو گیا؛ چار رکعات ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد اور دو رکعات

مغرب کے بعد، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے“

✽ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

«إلا بنی الله له بیتًا فی الجنة أو إلا بنی له بیت فی الجنة»^⑥

”اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں یا کہا کہ اس

کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔“

④ صحیح سنن النسائي: ۱۶۹۳

⑤ صحیح مسلم؛ المسافرین: ۱۶۸۵

⑥ صحیح مسلم؛ المسافرین: ۱۶۹۳

[۱۱۰] نمازِ ظہر کی سنتوں کی فضیلت اور اس پر اجرِ عظیم کا وعدہ

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من حافظ علی أربع رکعات قبل الظهر وأربع بعدها
حرمه الله علی النار»^(۱۴)

”جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور اس کے بعد چار رکعتوں کو پابندی سے ادا کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دی ہے۔“

[۱۱۱] کسی گناہ کے ارتکاب کے بعد دو رکعات نماز پڑھنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مامن رجل یذنب، ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یتستغفر
الله إلا غفر الله له»^(۱۵)

”جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے، پھر وہ اٹھے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی بخشش کا طلبگار ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں۔“

(۱۴) صحیح سنن الترمذی: ۳۵۲

(۱۵) صحیح سنن الترمذی: ۳۳۳، ۲۴۰۴، 'حسن'

[۱۱۲] جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت

✽ ربیعہ بن کعب اسلمی نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کچھ اور بھی چاہیے؟ اُس نے کہا: نہیں، بس یہی مل جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَاعْنِ عَلِيَّ نَفْسَكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ»^②

”پھر کثرت سجد سے اپنے ساتھ تعاون کرو۔“

[۱۱۳] جہانوں کے رب کے لئے سجدہ ریز ہونے کی فضیلت

✽ حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جانے کا باعث بن جائے یا میں نے یہ کہا کہ اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةٌ»^③

”اللہ تعالیٰ کے لئے کثرت سے سجدے کیا کرو، تیرا اللہ کے لئے ایک سجدہ تیرے لئے ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ تیرے نامہ اعمال سے قلم زد کر دیا جائے گا۔“

✽ اور فرمایا:

② صحیح مسلم؛ الصلوة: ۱۰۹۴

③ صحیح مسلم؛ الصلوة: ۱۰۹۴

«ما من عبد يسجد لله سجدة إلا كتب الله له بها حسنة ومحا عنه بها سيئة ورفع له بها درجة فاستكثروا من السجود»^(۴)

”بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی رقم اور ایک گناہ اس کے نامہ اعمال سے قلم زد کر دیتے ہیں، اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے (اگر تم اس اجرِ عظیم کے طلبگار ہو) تو پھر کثرت سے سجدہ کیا کرو۔“

[۱۱۴] چاشت کی دو رکعتوں کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا يحافظ على صلاة الضحى إلا أواب قال: وهى صلاة الأوابين»^(۵)

”نمازِ چاشت کی پابندی تو وہی کرتا ہے جو اللہ سے بکثرت معافیوں کا خواستگار ہوتا ہے نیز کہا کہ یہ تو بکثرت رجوع الی اللہ کرنے والوں کی نماز ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن صليت الضحى ركعتين لم تكتب من الغافلين...»^(۶)

”اگر تم چاشت کی دو رکعت پڑھ لیا کرو تو تمہارا شمار غافلین میں سے نہیں ہوگا۔“

(۴) صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۱

(۵) صحیح الجامع الصغیر: ۷۶۲۸، ’حسن‘

(۶) مسند بزار ۳۳۶/۹، مصنف نے امام البانی کے حوالہ سے اس حدیث کو ’حسن‘ کہا ہے، لیکن امام

البانی کی طرف یہ نسبت درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ امام البانی نے الترعیب والترہیب

میں اسے ضعیف جداً قرار دیا ہے۔ دیکھئے: (ضعیف الترعیب والترہیب: ۴۰۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[۱۱۵] قیام اللیل کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم يسأل الله خيراً

من أمر الدنيا والآخرة إلا أعطاه إياه، وذلك كل ليلة»^②

”رات کو ایک ایسی گھڑی آتی ہے، جو مسلمان اس کو پالے، وہ اس وقت اللہ

تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی بھی طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے عطا

فرمائیں گے اور یہ گھڑی ہر رات آتی ہے۔“

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«من قرأ عشر آيات في ليلة كتب له قنطار من الأجر،

والقنطار خير من الدنيا وما فيها، فإذا كان يوم القيامة يقول

ربك عز وجل: اقرأ وأرق بكل آية درجة، حتى ينتهي إلى آخر

آية معه، يقول الله عز وجل للعبد: اقبض، فيقول العبد بيده: يا

رب أنت أعلم، يقول: بهذه الخلد، وبهذه النعيم»^③

”جس نے رات کے وقت دس آیات تلاوت کیں، اسے اجر کا ایک خزینہ عطا

کیا جاتا ہے اور وہ خزینہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے، جب قیامت کا دن

ہوگا، تیرا رب عزوجل فرمائے گا: پڑھتا جا اور جنت کے ایک درجہ کے بدلہ ایک

آیت پڑھتا جا۔ اسی طرح جب وہ آخری آیت پر پہنچے گا تو اللہ عزوجل فرمائیں

② صحیح مسلم؛ المسافرین: ۱۷۶۷

③ المعجم الكبير: ۲/ ۵۰، صحیح الترغیب والترہیب: ۶۳۸، حسن

گے: پکڑ لو، تو بندہ اپنے ہاتھ کے اشارے سے کہے گا: اے پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے (کہ کیا پکڑوں) تو اللہ فرمائیں گے: ایک ہاتھ سے جنت کو پکڑو اور دوسرے ہاتھ سے اس کی نعمتیں سمیٹ لو۔“

علامہ البانیؒ فرماتے ہیں: 'اِقبض' کا معنی یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ میں جنت پکڑ لو اور بائیں ہاتھ میں اس کی نعمتیں تھام لو۔

[۱۱۶] طہارت کی حالت میں رات گزارنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من بات طاهراً في شعاره ملك فلا يستيقظ إلا قال الملك:

اللهم اغفر لعبدك فلان فإنه بات طاهراً»^⑨

”وہ شخص جو رات کو وضو کر کے سویا، تو ایک فرشتہ اس کے 'شعار' میں رات گزارتا ہے جو نہی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اللہم اغفر لعبد فلان“

”اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو معاف کر دے“

امام منذریؒ کہتے ہیں:

”شعار سے مراد، انسان کا وہ کپڑا ہے جو اس کے بدن سے متصل ہوتا ہے۔“

[۱۱۷] کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد یہ دعائیں پڑھنے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی:

«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ

⑨ صحیح ابن حبان: ۳/۳۲۸ والسلسلة الصحيحة: ۶/۸۹، رقم: ۲۵۳۹

حَوْلٍ مِّنِّي وَقُوَّةٌ» ”سب تعریفات اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہیں، جس نے یہ کھانا کھانے کی توفیق بخشی اور بغیر میری قوت اور طاقت کے مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔“ تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقْنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ» ”سب تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے مجھے لباس پہنایا اور میری طاقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ لباس عطا فرمایا“ تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔^(۱۰)

[۱۱۸] ذاکرین میں نام کیسے لکھوایا جاسکتا ہے؟

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّيا - أَوْ صَلَّيْ - رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا، كَتَبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ»^(۱۱)

”جب آدمی اپنی اہلیہ کو رات نیند سے بیدار کرے، پھر وہ دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کا نام ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیتے ہیں۔“

[۱۱۹] وہ نیت جو ایک رات کے قیام کے برابر ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۰) امام البانی نے اس کے پچھلے گناہ کے اضافہ کے سوا باقی روایت کو ’حسن‘ قرار دیا ہے۔

دیکھئے: صحیح سنن أبي داود: ۳۳۹۴

(۱۱) صحیح سنن أبي داود: ۱۱۶۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

«من أتى فراشه وهو ينوي أن يقوم فيصلي من الليل، فغلبته عينه حتى يصبح، كُتِبَ له ما نوى، وكان نومه صدقة عليه من ربه»^(۱۲)

”جو شخص رات اپنے بستر پر دراز ہوا اور سوتے وقت یہ نیت کر لی کہ رات اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے گا، لیکن پھر اس پر نیند غالب آگئی اور صبح تک بیدار نہ ہو سکا تو اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہوتی ہے۔

[۱۲۰] ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام، وصلاة في المسجد الحرام من مائة ألف صلاة فيما سواه»^(۱۳)

”میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا، دیگر مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے، اس میں ایک نماز کا ثواب باقی مساجد کی نسبت ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔“

(۱۲) صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۱۰۵

(۱۳) صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۱۵۵

[۱۲۱] نمازِ اشراق کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صلی الصبح في جماعة، ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس، ثم صلی ركعتين، كانت له كأجر حجة وعمره تامه تامه تامه»^①

”جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول بیٹھا رہا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی، اسے ایک مکمل، مکمل اور مکمل حج و عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔“

[۱۲۲] ارکانِ اسلام کی عظیم فضیلت

✽ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

«أن أعرابياً جاء إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله، دُلّني على عمل إذا عملته دخلت الجنة، قال: «تعبد الله لا تشرك به شيئاً، وتقيم الصلاة المكتوبة، وتؤدي الزكاة المفروضة، وتصوم رمضان» قال: والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا شيئاً أبداً ولا أنقص منه، فلما ولى قال النبي ﷺ: «من سرّه أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلى هذا»^②

”ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول گوئی

① صحیح سنن الترمذی: ۴۸۰، حسن

② صحیح البخاری؛ الزکوٰۃ: ۱۳۹۷ صحیح مسلم؛ الإيمان: ۱۰۷

ایسا عمل بتادیں، جس سے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا فرض نمازوں کو قائم کر فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہ اس پر کبھی کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں سے کچھ کم کروں گا، جب وہ واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی شخص کو دیکھنا پسند کرتا ہے، وہ اس شخص کو دیکھ لے۔“

[۱۲۳] باجماعت نماز کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾»

فقولوا: آمین، فإنہ من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه»^(۳)

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، جس کی آمین کی آواز، فرشتوں کی آمین کی آواز سے ہم آہنگ ہوگی، اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

اس ثواب سے وہی شخص فیض یاب ہو سکتا ہے جو باجماعت نماز کا التزام کرے۔

[۱۲۴] زکوٰۃ ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے!

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۳) صحیح البخاری؛ الأذان: ۷۸۲..... صحیح مسلم؛ الصلوة: ۹۱۲

«مامن رجل له مال لا يؤدي حق ماله إلا جُعِلَ له طوقاً في عنقه شجاع أقرع، وهو يفر منه وهو يتبعه»^(۴)

”جس کے پاس مال و دولت ہو، پھر وہ اس مال کا حق ادا نہ کرے تو وہی مال (روزِ قیامت) ایک گنج سانپ کی شکل میں اس کے گلے کا طوق بن جائے گا، وہ شخص اس سے بھاگے گا، لیکن سانپ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا، پھر اس کا مصداق آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران: ۱۸۰)

”جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال و دولت کے ساتھ نوازا، پھر وہ خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں، تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کے لئے کوئی بھلائی کی بات ہے، نہیں، وہ تو ان کے لئے بڑی ہی بُرائی ہے، قریب ہے کہ قیامت کے دن یہ مال و متاع جس کو بٹورنے کے لئے وہ بخل کر رہے ہیں، ان کے گلوں میں عذاب کا طوق بنا کر پہنا دیا جائے۔“

[۱۲۵] یتیموں اور یتیموں کی کفالت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا» وأشار بالسبابة والوسطى، وفرَّجَ بينهما»^(۵)

(۴) صحیح سنن النسائی: ۲۲۸۹

(۵) صحیح البخاری؛ الطلاق: ۵۳۰۴

”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، جس طرح یہ دو انگلیاں“ اور آپؐ نے انگشتِ شہادت اور درمیان والی انگلی کے درمیان کچھ فاصلہ رکھ کر ان کی طرف اشارہ کیا۔

✽ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الساعي على الأرملة والمسكين، كالمجاهد في سبيل الله»
 ”بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔“ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ ﷺ نے یہ بھی کہا:
 «و كَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتَرُ وَ كَالصَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْطُرُ»^(۱)

اور اس شبِ زندہ دار کی طرح جو اس میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی طرح جو ناناغہ نہیں کرتا۔“

✽ اور فرمایا:

«من ضمَّ یتیمًا لهٗ أو لغيره حتى يُغنيه الله عنه و جبت له الجنة»
 ”جس نے اپنے یتیم بچے کو یا کسی کے یتیم بچے کی کفالت کی یہاں تک کہ اللہ نے اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہوگی۔“^(۲)

(۱) متفق علیہ / صحیح البخاری؛ المنفقات: ۵۳۵۳

(۲) مجمع الزوائد بہ حوالہ الطبرانی الأوسط: ۸/ ۱۶۲ اور امام البانی نے اس کو صحیح کہا

ہے: (السلسلة الصحيحة: ۶/ ۸۹۳۴ رقم: ۲۸۸۲)

[۱۲۶] کثرتِ اولاد اور ان کی نیک تربیت کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاث: صدقة جارية،

أو علم ينتفع به، أو ولد صالح يدعو له»^①

”جب کوئی انسان مرتا ہے تو اس کا ہر عمل اس سے منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین

اعمال ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی انسان سے ان کا تعلق قائم رہتا ہے:

① صدقہ جاریہ، ② ایسا علم کہ لوگ بعد میں اس سے مستفید ہوں یا ③ نیک

اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔“

✽ اور فرمایا: «إن الله عز وجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة

فيقول: يا رب! أنى لي هذا؟ فيقول يا رب! أنى لي هذا؟ فيقول:

باستغفار ولدك»^②

”اللہ عزوجل اپنے نیک بندے کا جنت میں ایک درجہ بلند فرمائے گا تو وہ دیکھ

کر کہے گا: اے میرے رب! یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ اللہ فرمائے گا: تیرے بیٹے کی

استغفار کی بدولت یہ تجھے نصیب ہوا۔“

✽ اور سنن بیہقی میں یہ الفاظ ہیں: «(بدعاء ولدك لك)» (ج ۷ ص ۷۸)

”تیرے بیٹے کا تیرے لئے دعا کرنا اس بلندی درجہ کا باعث ہوا۔“

چنانچہ ہر ماں اور باپ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت کریں، تب ہی

① صحیح مسلم؛ الوصیة: ۴۱۹۹

② مسند أحمد: ۲/۵۰۹ صحیح سنن ابن ماجہ: ۲۹۵۳، ’حسن‘

اس اجرِ عظیم کا حصول ممکن ہو سکتا ہے اور اولاد کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے ہر وقت دعا کریں اور یہ والدین کا حق ہے جو اللہ نے اولاد پر فرض کیا ہے۔ چنانچہ فرمان الہی ہے: ﴿وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾ (الاسراء: ۲۴)

”کہو، اے اللہ! میرے والدین پر رحم فرما، جس طرح بچپن میں انہوں نے میری پرورش کی۔“

[۱۲۷] اپنی بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت کرنے والے کا اجر

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من ابتلي من البنات بشيء فأحسن إليهن، كنَّ له سِتْرًا من النار»
 ”جو شخص اپنی بیٹیوں کے باعث کسی آزمائش میں مبتلا ہوا، پھر وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔“^⑩

✽ اور فرمایا:

«من عال جاريتين حتى تبلغا، جاء يوم القيمة أنا وهو»
 وضم أصابعه^⑪

”جس نے دو بیٹیوں کو پالا پوسا، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، میں اور وہ روزِ قیامت اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں باہم اکٹھی ہیں۔“

⑩ متفق علیہ / صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۶۳۶

⑪ صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۶۳۸

✽ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مسکین عورت میرے پاس آئی، دو چھوٹی بچیاں اس کی گود میں تھیں۔ میں نے کھانے کے لئے انہیں تین کھجوریں پیش کیں۔ اس نے اپنی دونوں بچیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور تیسری کھجور خود اپنے منہ میں ڈالنے ہی والی تھی کہ اس کی بیٹیوں نے وہ کھجور بھی اس سے مانگ لی تو اس نے اس کھجور کے دو حصے کئے اور دونوں کو ایک ایک دے دیا۔ میں اس کی یہ حالت دیکھ بڑی حیران ہوئی۔ جب میں نے یہ ماجرا رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله قد أو جب لها بها الجنة أو أعتقها بها من النار»^(۱۲)

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے اس کے لئے جنت واجب کر دی ہے۔

(یا فرمایا:) اللہ نے اس کے بدلے اسے جہنم سے آزادی عطا فرمادی ہے۔“

[۱۲۸] اس اولاد کی فضیلت جو اللہ کی اطاعت میں پروان چڑھی

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«سبعة يظلهم الله في ظلّه يوم لا ظل إلا ظله ...» و ذکر

منهم «شباب نشأ في عبادة الله تعالى»^(۱۳)

”سات افراد کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، جس دن

کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور فرمایا کہ ان میں ایک وہ نوجوان ہوگا جس

نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ہوگی۔“

(۱۲) صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۶۳۸

(۱۳) صحیح البخاری؛ الزکاة: ۱۴۲۳ صحیح مسلم؛ الزکاة: ۲۳۷۷

[۱۲۹] قرآنِ کریم کو حفظ کرنے اور اپنی اولاد کو حفظ کروانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يجبى صاحب القرآن يوم القيامة، فيقول: يا رب حُلِّه،
فيلبس تاج الكرامة ثم يقول: يا رب زدّه فيلبس حلة الكرامة
ثم يقول: يا رب ارض عنه، فيرضى عنه فيقال له: اقرأ، وارق
وتزاد بكل آية حسنة»^(۱۳)

”روزِ قیامت جب حافظ قرآن آئے گا تو قرآنِ کریم کہے گا: اے میرے رب اس کو لباس پہنا دیں تو اس کو عزت و شرف کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآنِ کریم کہے گا: اے میرے رب! اس کا شرف اور بڑھادیں تو اسے عزت و شرف کا ایک اور لباس پہنا دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جائیں، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جائیں گے۔ پھر اس کو کہا جائے گا: پڑھتا جا اور جنت کی منازل طے کرتا جا، اور ہر آیت کے بدلے اس کی ایک نیکی بڑھادی جائے گی۔“

[۱۳۰] وہ اجر جو مؤمن کو موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته: علماً
علّمه ونشره، وولداً صالحاً تركه، أو مصحفاً ورثه، أو

(۱۳) صحیح سنن الترمذی: ۲۳۲۸، 'حسن'

مسجداً بناہ، أو بیتاً لابن السبیل بناہ، أو نہراً أجراء أو صدقة
 أخرجها من ماله في صحته وحياته، تلحقه من بعد موته»^(۱۵)
 ”وہ عمل اور نیکیاں کہ مرنے کے بعد بھی مؤمن کے لئے ان کا سلسلہ جاری
 رہتا ہے، ان میں سے ایک وہ علم ہے جو اس نے سکھایا اور اس کی نشر و اشاعت
 کی اور دوسری نیک اولاد جو اس نے سوگوار چھوڑی۔ یا مصحف جو وہ ورثہ میں
 چھوڑ گیا یا اس نے کوئی مسجد تعمیر کی یا کوئی مسافر خانہ بنایا یا کوئی نہر بنوائی یا
 بحالتِ صحت و حیات اپنے مال سے صدقہ کیا، ان اعمال کا اجر اسے مرنے کے
 بعد بھی ملتا رہے گا۔“

[۱۳۱] اس شخص کی فضیلت جس نے اپنے کم سن بچے کی موت پر صبر کیا

✽ ابو حسانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے کہا: اے ابو ہریرہؓ! میرے دو
 لختِ جگر فوت ہو چکے ہیں۔ کیا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا کوئی ایسا فرمان
 سنائیں گے جو ہمارے لئے اطمینان اور تسلی کا باعث ہو؟ ابو ہریرہؓ نے کہا: ہاں،
 صغارہم دعامیص الجنة يتلقى أحدهم أباه۔ أو قال: أبو یہ
 — فیأخذ بثوبه۔ أو قال: بیده۔ كما أخذ بصنفة ثوبك هذا۔
 فلا يتناهی۔ أو قال: فلا ينتهی حتی یدخله الله وأباه الجنة «
 ”ان کے چھوٹے بچے بلا روک ٹوک جنت میں گھومیں گے۔ (روز قیامت)
 ہر بچہ اپنے والد یا والدین سے ملے گا اور اس کا کپڑا یا ہاتھ اس طرح تھام لے گا

(۱۵) صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۹۸، ’حسن‘

جیسے میں تمہارے اس کپڑے کو پکڑ رہا ہوں اور اس تک نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو اور اس کے والد کو جنت میں داخل کر دے گا۔^①

✽ معاویہ بن مرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا۔ نبیؐ نے اس سے پوچھا: کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ اس نے کہا: اللہ آپ سے ایسے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ وہ موجود نہیں تھا۔ آپؐ نے پوچھا: فلاں شخص کے بیٹے کا کیا ہوا؟ صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ تو اللہ کو پیارا ہو گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے باپ کو مخاطب کر کے فرمایا: «أما تحب أن لاتأتى باباً من أبواب الجنة، إلا وجدته ينتظرك؟» فقال رجل: يا رسول الله! أله خاصة أم لِكُلِّنا؟ قال: «بل لكلكم»^②

”کیا تجھے یہ پسند نہیں ہے کہ تو جنت کے جس دروازے کے پاس بھی جائے گا، وہ وہاں کھڑا تیرا انتظار کر رہا ہوگا۔“ ایک شخص بولا: کیا یہ مرتبہ صرف اسی کو حاصل ہے یا ہم سب کے لئے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مرتبہ تم سب کو حاصل ہوگا۔“

① صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۶۴

② الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد ۲/۳۶۱، رقم: ۱۵۵۹۵ 'صحیح'

امام حاکم اور ذہبی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ (مستدرک حاکم: ۵/۵۴۱)

[۱۳۲] اس عورت کا اجر جس کا حمل ضائع ہو گیا، پھر اس نے صبر کیا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«والذي نفسي بيده إن السقط ليجر أمه بسرره إلى الجنة إذا

احتسبته»^(۳)

”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی عورت حمل ساقط ہونے پر ثواب کی نیت کر لے تو وہی ساقط شدہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچ کر جنت کی طرف لے جائے گا۔“

[۱۳۳] جنت میں بیتِ حمد کا وارث

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إذا مات ولد العبد، قال الله لملائكته: قبضتم ولد عبدي؟

فيقولون: نعم، فيقول: قبضتم ثمرة فؤاده؟ فيقولون: نعم،

فيقول: ماذا قال عبدي؟ فيقولون: حمدك واسترجع، فيقول

الله: ابنوا لعبدي بيتاً في الجنة، وسموه بيت الحمد»^(۴)

”جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں:

تم نے میرے بندے کا بچہ لے لیا۔ وہ جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ کہتے ہیں: تم

نے اس کا جگر گوشہ چھین لیا۔ وہ کہتے ہیں: ہاں، اللہ پوچھتے ہیں: اس وقت

(۳) مسند أحمد: ۲۴۱/۵، صحيح الترغيب: ۲۰۰۸، 'صحيح لغيره'

(۴) صحيح سنن الترمذي: ۸۱۴، 'حسن'

میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اس نے تیری تعریف کی اور کہا: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ ”بے شک ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“ اللہ فرماتے ہیں: میرے اس بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ’بیتِ حمد‘ رکھو۔“

[۱۳۴] اپنی بیوی سے حسن سلوک کی ضرورت و فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خَلْقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ»^⑤

”مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سے اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہترین ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«إِنَّ الْمَرْءَ خُلِقَ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ ، فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا ، اسْتَمْتَعَتْ بِهَا ، وَفِيهَا عِوَجٌ ، وَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسْرَتَهَا ، وَكَسْرَتُهَا طَلَاقُهَا»^①

”یقیناً عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے جو تیرے لئے کسی طور بھی سیدھی نہیں

⑤ صحیح سنن الترمذی: ۹۲۸، ’حسن صحیح‘

① صحیح مسلم؛ الرضاع: ۳۶۳۱

ہوسکتی۔ اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اس سے کجی کی موجودگی میں بھی تو فائدہ اٹھا سکتا ہے، اگر تو اس کو سیدھا کرنے چل پڑا تو اس کو توڑ بیٹھے گا، یعنی تمہارا رشتہ ازدواج منقطع ہو جائے گا۔“

✽ معاویہ بن حیدرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا:

« أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت، ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت »^①

”جب تو خود کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو خود پہنے تو اس کو بھی پہنا اور اس کے چہرے پر مت مار اور نہ اس کو بد صورت قرار دے، اور اس کو مت چھوڑ مگر گھر میں ہی۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لا يفرک مؤمن مؤمنة إن کره منها خلقاً رضی منها آخر... »
 او قال غیرہ^②

”مؤمن مرد کو مؤمن عورت سے نفرت روا نہیں، اگر اس کی ایک عادت اس کو ناپسند ہے تو کوئی دوسری ادا اس کو ضرور پسند ہوگی۔“
 امام منذری نے لا یفرک کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ
 ”وہ اس سے بغض اور نفرت نہیں کرتا۔“

① صحیح سنن أبي داود: ۸۷۵

② صحیح مسلم؛ الرضاع: ۳۶۳۳

اور امام نوویؒ نے اس کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ
 ”اسے لائق نہیں کہ وہ اس سے بغض اور نفرت کرے، اس لئے کہ اگر اسے
 اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی ادا ایسی بہر حال ہوگی جو اس کو
 راضی کرے گی، مثلاً وہ بدخلق ہے لیکن دیندار یا خوبصورت یا پاک دامن ہے۔“
 (شرح مسلم از نوویؒ: ۳۰۰/۱۰)

[۱۳۵] عورت پر اپنے خاوند کی اطاعت فرض اور موجب جنت ہے
 ❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لو أمرتُ أحدًا أن يسجد لأحدٍ لأمرت المرأة أن تسجد
 لزوجها من عظم حقه عليها، ولا تجد امرأة حلاوة الإيمان
 حتى تؤدي حق زوجها ولو سألتها نفسها وهي على ظهر قتب»
 ”اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے تو یقیناً میں عورت کو حکم دیتا
 کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، کیونکہ اس کے اپنی بیوی پر بہت زیادہ حقوق
 ہیں۔ اور کوئی عورت اس وقت تک ایمان کی حلاوت حاصل نہیں کر سکتی جب تک
 وہ اپنے خاوند کے حقوق ادا نہ کرے۔ اور اگر خاوند اس سے ہم بستری کی خواہش
 کرے تو اس پر اس کی خواہش کا احترام ضروری ہے، خواہ وہ کجاوہ باندھے اونٹ
 پر سوار ہو۔“^④

❀ اور آپؐ نے فرمایا:

«... لا يصلح لبشر أن يسجد لبشر ولو صلح أن يسجد لبشر

④ مستدرک حاکم: ۴/ ۱۹۰، صحیح الترغیب للألبانی: ۹۳۸

لأمرت المرأة أن تسجدَ لزوجها، لعظم حقه عليها لو كان من قدمه إلى مفروق رأسه قرحة تَنْبَجِسُ بالقيح والصدید ثم استقبلته فلحسته ما أدت حقه»^(۱۰)

”کسی انسان کو یہ روا نہیں ہے کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر کسی انسان کو سجدہ کرنا روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اگر قدموں سے لے کر سر تک اس کا انگ انگ زخموں سے چور ہو اور ان زخموں سے پیپ بہ رہی ہو پھر یہ عورت اپنی زبان سے اس کو صاف کرے تو بھی وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتی۔“

✽ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ألا أخبركم نساء كم في الجنة» قلنا: بلى يا رسول الله! قال: «كل ودودٍ وُلودٍ إذا غضبت أو أسيء إليها أو غضب زوجها، قالت: هذه يدى فى يدك لا أكتحل بغمض حتى ترضى»^(۱۱)

”کیا میں تمہیں وہ عورتیں نہ بتاؤں جو جنت کی وارث بنیں گی۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔ تو آپ نے فرمایا: ہر وہ عورت جو کثیر الاولاد ہے اور اپنے خاوند سے ٹوٹ کر محبت کرتی ہے۔ جب وہ غصہ میں ہو یا اس پر زیادتی کی گئی ہو یا اس کا خاوند اس سے ناراض ہو جائے تو

(۱۰) مسند أحمد: ۳/ ۱۵۸، سند جيد، وصحيح الترغيب: ۱۹۳۶ صحيح لغيره

(۱۱) المعجم الطبراني، صحيح الترغيب: ۱۹۴۱، حسن، السلسلة الصحيحة، صحيح محكمة دلائل وبراین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ کہے: یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت تک اپنی آنکھ کو نیند کے مزہ سے لطف اندوز نہیں ہونے دوں گی، جب تک تو مجھ سے راضی نہیں ہو جاتا“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ»^(۱۲)

”جب کوئی عورت پانچ وقت نماز پڑھے، مہینہ بھر روزے رکھے، اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھے اور اپنے خاوند کی اطاعت گزاری کرے (تو روز قیامت) اس سے کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو، داخل ہو جاؤ۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لَزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَعْنِي عَنْهُ»^(۱۳)

”اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا، جو اپنے خاوند کی شکر گزار نہیں ہوتی، حالانکہ وہ اس سے کسی صورت بھی مستغنی نہیں ہو سکتی۔“

✽ حضرت حصین بن محسن کا بیان ہے کہ اس کی پھوپھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا: کیا تو خاوند والی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ

(۱۲) مسند أحمد والطبرانی صحيح الترغيب: ۱۹۳۲ 'حسن لغیره'

(۱۳) مسند البزار: ۶/ ۳۴۰، مستدرک حاکم: ۲/ ۲۰۷ وقال هذا حديث صحيح

الاسناد، صحيح الترغيب: ۱۹۴۴، السلسلة الصحيحة: ۱/ ۵۸۱

نے پوچھا: تیرا اس سے سلوک کیسا ہے؟ اس نے کہا: میں اس کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فانظري أين أنت منه فإنه جنتك و نارك»^(۱۴)

”تم اس بات کو ہمیشہ اپنے پیش نگاہ رکھنا کہ تیرا اپنے خاوند سے سلوک کیسا ہے؟ بے شک وہی تیرا جہنم ہے اور وہی جنت۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اثنان لا تجاوزا صلاتهما رؤوسهما: عبد أبق من موالیه

حتى يرجع، وامرأة عصت زوجها حتى ترجع»^(۱۵)

”دو انسان ایسے ہیں کہ ان کی نماز ان کے سروں سے آگے نہیں جاتی۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر بھاگ جائے، یہاں تک کہ وہ واپس آجائے اور دوسری وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے اس رویہ سے توبہ کر لے۔“

[۱۳۶] بیویوں میں عدل کرنا فرض اور اس سے پہلو تہی انتہائی خطرناک ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا كانت عند الرجل امرأتان لا يعدل بينهما جاء يوم

القيامة وشقه ساقط»^(۱۶)

(۱۴) الموسوعة الحديثية مسند الإمام احمد: ۴۵ / ۳۴۱، رقم: ۲۷۳۵۲

(۱۵) صحيح الترغيب: ۱۹۴۸، 'حسن'، بحوالہ: المعجم الطبراني، 'إسناد جيد'

(۱۶) صحيح سنن الترمذي: ۹۱۲ و صحيح سنن ابن ماجه: ۱۹۶۹

”جس کے پاس دو بیویاں ہوں، پھر وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہ کرے، وہ روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اسکی ایک طرف مفلوج ہوگی۔“
 اور فرمایا: ❁

«من كانت له امرأتان فمال إلى إحداهما جاء يوم القيامة وشقه مائل»^(۱۷)

”جس کی دو بیویاں ہوں، پھر اس نے اپنا دامن اُلفت ان میں سے ایک کی طرف جھکا دیا تو وہ روزِ قیامت اس حال میں اللہ کے دربار میں پیش ہوگا کہ اس کی ایک طرف نیچے ڈھلک رہی ہوگی۔“
 اور فرمایا: ❁

«إن المُقسطين عند الله علىٰ منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين، الذين يعدلون في حكمهم وأهليهم وما ولوا»^(۱۸)

”انصاف کرنے والوں کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ہے کہ وہ (روزِ قیامت) اس کے دائیں ہاتھ نور کے ممبروں پر براجمان ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں اور اپنے گھر والوں کے درمیان انصاف کرتے ہیں اور انصاف کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔“

(۱۷) صحیح سنن أبي داود: ۱۸۶۷

(۱۸) صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۶۹۸

[۱۳۷] مصائب کے وقت صبر کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (الزمر: ۱۰)

”بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر سے نوازا جائے گا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«... الصبر ضیاء»^(۱۹) ”صبر (انسان کے لئے) روشنی ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«عجباً لأمر المؤمن إن أمره كله خير، وليس ذاك لأحد إلا للمؤمن: إن أصابته سراء شكر فكان خيراً له، وإن أصابته ضراء صبر فكان خيراً له»^(۲۰)

”مؤمن کی بھی عجب شان ہے، اس کا معاملہ تو خیر ہی خیر ہے اور یہ فضیلت مؤمن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لئے باعثِ خیر ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے باعثِ خیر ہے۔“

✽ حدیثِ قدسی ہے

”اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿إِنِّي إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مَوْمِنًا فَحَمَدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتَهُ، فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كِيَوْمِ

(۱۹) صحیح مسلم؛ الزهد والرقائق: ۷۴۲۵

(۲۰) صحیح مسلم؛ الزهد والرقائق: ۷۴۲۵

ولدتہ أمہ من الخطایا ویقول الرب عز وجل: أنا قیدت عبدي وابتلیتہ، فأجروا له كما كنتم تجرون علیه وهو صحيح»^(۳۱)

”میں جب اپنے کسی مؤمن بندے کو آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ اس آزمائش میں میری تعریف بیان کرے تو وہ اس رات نیند سے اس طرح بیدار ہوگا گویا اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے۔ اللہ عزوجل (اپنے فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو آزمائشوں میں جکڑا ہے، تم اس کے لئے ویسے ہی اجر و ثواب لکھو، جس طرح تم اس کی حالتِ صحت میں لکھتے تھے۔“

«قیدت» کا معنی یہ ہے کہ جس آزمائش میں یہ شخص مبتلا ہے، اسے میں نے ہی اس آزمائش میں ڈالا ہے۔

«فأجروا له، كما تجرون له وهو صحيح» کا مطلب یہ ہے کہ

”اگر آج یہ بیماری یا کسی اور آزمائش کی وجہ سے بعض اطاعات کو بجالانے سے قاصر ہے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کا اجر و ثواب ویسے ہی لکھتا ہے جس طرح وہ حالتِ صحت میں ان اعمال کو سرانجام دے کر اس اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا تھا۔“

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی ذات اپنے بندوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ کہے:

«ما أمره الله: إنا لله وإنا إليه راجعون، اللهم أجرني في

مصیبتی واخلف لي خيراً منها»^(۳۲)

(۳۱) مسند أحمد: ۴/ ۱۲۳ و مشکاة المصابیح بتحقیق الألبانی: ۱۵۷۹ 'حسن'

(۳۲) صحیح مسلم؛ الجنائز: ۲۱۲۳

”جو اللہ کا حکم، بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے اس مصیبت کے بدلے اجر و ثواب عطا فرما۔“ تو اللہ تعالیٰ بدلے میں اسے بہتریں بدلہ عطا کرتے ہیں۔

[۱۳۸] غم اور مصائب گناہوں کے لئے کفارہ ہیں

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ما یصیب المسلم من نُصْبٍ ولا وَصْبٍ ولا هُمَمٍ ولا حُزْنٍ ولا أذى ولا غم، حتى الشوكة يشاكها، إلا كفر الله بها من خطاياها»^(۳۳)

”مسلمان کو جو بھی دکھ، تکان، حزن و ملال اور مصیبت و غم، حتیٰ کہ ایک کانٹا جو اس کے پاؤں میں چھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے بعض گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن عظم الجزاء مع عظم البلاء، وإن الله إذا أحب قوم ابتلاهم، فمن رضى فله الرضا، ومن سخط فله السخط»^(۳۴)

”یقیناً بہت بڑی آزمائش بہت بڑے اجر و ثواب کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور پھر اللہ کی رضا اور ناراضگی اس قوم کی رضا و ناراضگی سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔“

(۳۳) متفق علیہ / صحیح البخاری؛ المرضی: ۵۶۴۲

(۳۴) صحیح سنن الترمذی؛ ۱۹۵۴، ’حسن‘

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا يزال البلاء بالمؤمن أو المؤمنة في جسده وفي ماله وفي ولده حتى يلقي الله وما عليه من خطيئة»^(۳۵)

”مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کا جسم، مال اور اولاد ہمیشہ کسی نہ کسی آزمائش سے دوچار رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اپنے اللہ سے ملاقی ہوتا ہے تو اس کے بدن پر گناہ کا ایک بھی دھبہ بھی باقی نہیں ہوتا۔“ (آزمائشوں سے سب گناہ دھل جاتے ہیں)

[۱۳۹] اس انسان کی فضیلت جو بینائی سے محروم ہو اور پھر اس پر صبر کیا

✽ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

«إذ ابتليتُ عبدی بحبيبتيه فصبر عوضته منها الجنة»^(۳۶)

”جب میں اپنے بندے کو اس کی دو سب سے محبوب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کروں، اور پھر وہ اس پر صبر کا مظاہرہ کرے تو میں اس کے عوض اسے جنت کا وارث بنا دوں گا۔“

محبوب ترین چیزوں سے مراد اس کی دو آنکھیں ہیں۔

(۳۵) الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۱۳/ ۲۴۸، رقم

الحديث: ۷۸۵۹ 'حسن'..... المستدرک لحاکم: ۱/ ۳۴۶ وقال صحيح

علی شرط مسلم ووافقہ الذهبي

(۳۶) صحيح البخاري؛ المرضی: ۵۶۵۳

[۱۴۰] ایسا انسان جو زمین پر گناہوں کے داغ سے پاک ہو کر چلتا ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وما يزال البلاء بالعبد حتى يمشي على ظهر الأرض ليس عليه خطيئة»^(۱۷)

”انسان ہمیشہ آزمائش سے دوچار رہتا ہے حتیٰ کہ وہ وقت آتا ہے کہ وہ روئے زمین پر چلتا ہے اور اسکے بدن پر گناہ کا ایک داغ بھی باقی نہیں ہوتا۔“

✽ اور فرمایا:

«... ما من مسلم يصيبه أذى من مرض فما سواه إلا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة ورقها»^(۱۸)

”مسلمان کو بیماری کی وجہ سے جو تکلیف لاحق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو اس طرح گراتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔“

✽ اور فرمایا:

«صداع المؤمن أو شوكة يشاكها أو شيء يوذيه يرفعه الله بها يوم القيامة درجة ويكفر عنه بها ذنوبه»^(۱۹)

”مؤمن کو ہونے والی سردرد اور لگنے والا کانٹا یا کوئی بھی چیز جو اس کے لئے

(۱۷) الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۷۸/۳، رقم: ۱۴۸۱، حسن

(۱۸) صحيح البخاري؛ المرضي: ۵۶۶۰ و صحيح مسلم؛ البر: ۶۵۰۴

(۱۹) ابن أبي الدنيا . . . صحيح الترغيب: ۳۴۳۴، حسن

ضرر رساں ہو، ہر تکلیف کے بدلے میں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا ایک درجہ بلند کر دیں گے اور اس کے گناہوں کو مٹا دیں گے۔“

[۱۳۱] اللہ کے خوف سے گریہ زاری کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا یلج النار رجل بکی من خشية الله حتى یعود اللبن فی الضرع، ولا یجتمع غبار فی سبیل الله ودخان جهنم»^①

”وہ شخص کہ اللہ کے خوف سے اس کی آنکھیں ٹپک پڑیں، اس کا جہنم میں جانا ایسے ہی محال ہے جیسے دودھ کا تھن میں واپس جانا، نیز اللہ کے راستے میں پڑنے والا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔“

✽ اور فرمایا:

«سبعة یظلمهم الله فی ظلہ یوم لا ظل إلا ظلہ...» و ذکر منهم:

«ورجل ذکر الله خالیاً ففاضت عیناه»^②

”سات لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس نے خلوت و تنہائی میں اللہ کو یاد کیا پھر (اس کے خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔“

① صحیح سنن الترمذی: ۱۳۳۳، ۱۸۸۱، 'حسن'

② صحیح البخاری؛ الزکوٰۃ: ۱۴۲۳ صحیح مسلم؛ الزکوٰۃ: ۲۳۷۷

[۱۴۲] تین آدمی جن کی آنکھیں جہنم کو نہ دیکھیں گی

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لا ترى أعينهم النار؛ عين حرس في سبيل الله، وعين بكت من خشية الله، وعين كفت عن محارم الله»^①

”تین شخص ایسے ہوں گے کہ ان کی آنکھیں جہنم کو نہ دیکھیں گی۔ ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا۔ دوسری وہ آنکھ جو خشیتِ الہی سے اشکبار ہوگئی اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے رُک گئی۔“

[۱۴۳] سات خصلتیں جنت کا ذریعہ ہیں

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إضمنوا لي ستاً من أنفسكم أضمن لكم الجنة: أصدقوا إذا حدثتم، وأوفوا إذا وعدتم، وأدوا الأمانة إذا ائتمتتم، واحفظوا فروجكم وعضوا أبصاركم، وكفوا أيديكم»^②

”تم اپنے بارے میں ان چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں (محمد ﷺ) تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: ① جب بات کرو تو سچی کرو ② وعدہ کرو تو اسے پورا کرو ③ تمہارے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس کا پاس کرو ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ⑤ نگاہیں نیچی رکھو ⑥ اور اپنے ہاتھوں کو روک لو۔“

① المعجم الطبرانی صحيح الترغيب: ۱۲۳۱ 'حسن لغيره'

② مسند أحمد: ۵/۳۲۳ و صحيح الترغيب: ۱۹۰۱ 'صحيح لغيره'

[۱۴۴] جن لوگوں کی زندگی اور موت دونوں خیریت و عافیت والی ہوں گی

✽ حدیث قدسی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

”اے محمد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا: درجات، کفارات (ہر وہ عمل جس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں): جماعت کے لئے پیدل چل کر جانے، سخت سردی میں مکمل وضو کرنے، اور ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنے کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں (کہ ان میں سے کون سا عمل زیادہ باعثِ اجر و ثواب ہے؟) جس نے ان کی پابندی کی، اس کی زندگی بخیر و عافیت گزرے گی اور موت بھی بخیر و عافیت آئے گی اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہے۔ اللہ نے کہا: ”اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو یہ دعا پڑھ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ» ”اے اللہ! میں تجھ سے خواستگار ہوں کہ مجھے بھلائیوں کو انجام دینے، برائیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور جب تو اپنے بندوں پر کوئی آزمائش نازل کرنا چاہے تو مجھے اس آزمائش سے بچا کر اپنے پاس بلا لینا۔“ اور فرمایا: ”درجات سے مراد یہ ہے: (إفشاء السلام وإطعام الطعام والصلوة بالليل

والناس نیام» «سلام کو عام کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور رات کو قیام کرنا اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔»^۵

[۱۳۵] محبوب سے محرومی پر صبر کرنے والے انسان کی فضیلت

✽ حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

«مال عبدي المؤمن عندي جزاء إذا قبضت صفيته من أهل الدنيا ثم احتسبه إلا الجنة»^①

”میرا وہ مؤمن بندہ کہ جب میں اہل دنیا میں سے اس کا کوئی محبوب ترین ساتھی اپنے پاس بلا لوں، پھر وہ اسے اللہ کا حکم سمجھ کر ہنسی خوشی قبول کر لے تو میرے پاس اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔“

صفیۃ کا معنی امام زبیدی نے یہ بیان کیا ہے کہ

”اس سے مراد انسان کے ماں باپ، اولاد، بیوی اور ہر وہ شخص ہے جس سے انسان محبت کرتا ہے اور شاید وہ دو آدمی بھی اس مقام و مرتبہ کے حامل ہیں جو باہم اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں۔“

[۱۳۶] سید الاستغفار

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب بخششوں کی سردار یہ دعا ہے:

«اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا

⑤ صحیح سنن الترمذی: ۲۵۸۱، ۲۵۸۲

① صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۴۲۴

عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتُ، أَبُوهُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوهُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ»

قال: «ومن قالها من النهار موقناً بها، فمات من يومه قبل
أن يمسي فهو من أهل الجنة، ومن قالها من الليل وهو موقنٌ
بها فمات قبل أن يصبح فهو من أهل الجنة»^②

”اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا خالق ہے اور
میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے جو تیرے ساتھ عہد کیا ہے، اس پر حسبِ طاقت
قائم رہوں گا۔ میں ہر اس شر سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں جو مجھ سے سرزد
ہوئی۔ اے اللہ تو مجھے معاف فرما دے، بے شک تو ہی گناہوں کو معاف کرنے
والا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کے وقت مکمل یقین اور اعتماد کے
ساتھ یہ کلمات پڑھے، پھر اسی دن وہ شام سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت
میں سے ہے اور جس نے رات کے وقت مکمل یقین اور اعتماد کے ساتھ یہ کلمات
پڑھے پھر صبح ہونے سے پہلے وہ فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔“

[۱۳۷] بھلائی کے کام میں سفارش کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء: ۸۵)

”جو بھلائی کی سفارش کرے گا، وہ اس میں سے حصہ پائے گا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿إشفعوا تو جروا﴾^①

”سفارش کرو، تمہیں اجر عطا کیا جائے گا۔“

[۱۳۸] اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان اور دوسروں کی حاجتیں پوری کرنا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿أحب الناس إلى الله تعالى أنفعهم للناس وأحب الأعمال إلى الله سرور يدخله على مسلم، أو يكشف عنه كربة، أو يقضي عنه دينا، أو يطرد عنه جوعاً، ولأن أمشي مع أخ في حاجة حتى تقضى أحب إلي من أن اعتكف في هذا المسجد (يعنى مسجد المدينة) شهراً...﴾ إلى أن قال: «ومن مشي مع أخيه المسلم في حاجة حتى تنهياً له، أثبت الله قدمه يوم تزول الأقدام...»^②

”اللہ کے نزدیک محبوب ترین انسان وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع رساں ہے اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال وہ خوشیاں ہیں جو ایک انسان اپنے بھائیوں کے لئے بانٹتا ہے یا ان سے تکلیفوں کو دور کرتا ہے یا ان کی بھوک مٹانے کا سامان کرتا ہے۔ اور فرمایا: میرا اپنے بھائی کے ساتھ چلنا کہ اس کا کوئی کام کر دوں میرے نزدیک اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں مسجد

① صحیح البخاری؛ الزکوٰۃ: ۱۴۳۲ و صحیح مسلم؛ البر والصلة: ۶۶۴

② الطبرانی الكبير: ۱۲/۴۵۳ والسلسلة الصحيحة: ۵۷۶/۲، رقم: ۹۰۶ 'حسن' محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبوی میں ایک ماہ تک اعتکاف بیٹھوں۔ حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کا کوئی کام کرنے کیلئے اس کے ساتھ چلا حتیٰ کہ اس کا وہ کام کر دیا اللہ تعالیٰ اس دن اسے ثابت قدم رکھے گا، جس دن کہ قدم ڈگمگائیں گے۔“

✽ اور فرمایا: «مَنْ نَفَسَ عَنْ مَوْمِنٍ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا، نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسِرْ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ»^(۱۵)

”جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی کوئی مصیبت دور کی، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کے مصائب میں سے ایک مصیبت اس سے کم کر دیں گے اور جس نے کسی تنگ حال کے ساتھ آسانی کا رویہ اختیار کیا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرما دے گا اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی مدد فرماتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔“

کسی نے سچ کہا ہے:

وأفضل الناس من بين الوريء رجل

تقضى على يده للناس حاجات

قد مات قوم وما ماتت مكارمهم

وعاش قوم وهم في الناس أموات

(۱۵) صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ۶۷۹۳

”کائنات کا افضل ترین وہ انسان ہے، جس کے ہاتھ سے لوگوں کے کام انجام پاتے ہیں۔ کچھ انسان ایسے ہیں جو مر جاتے ہیں، لیکن ان کے مکارم ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو جیتے جاگتے بھی لوگوں کے درمیان مردہ ہوتے ہیں۔“

[۱۴۹] اللہ سے محبت کرنے والے کو اللہ انسانوں میں محبوب بنا دیتے ہیں
 ❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله تبارك وتعالى إذا أحبَّ عبدًا نادى جبريل إن الله قد أحب فلانا فأحبه فيحبه جبرائيل، ثم يُنادي جبريل في السماء: إن الله قد أحب فلانا فأحبه، فيحبه أهل السماء، ويوضع له القبول في أهل الأرض»^①

”جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیلؑ کو بلا کر کہتے ہیں: بے شک میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، تو جبرائیلؑ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیلؑ علیہ السلام آسمان میں یہ آواز لگاتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور وہ شخص روئے زمین پر بھی مرجع خلاق بن جاتا ہے۔“

① متفق علیہ / صحیح مسلم؛ التوحید: ۷۴۸۵

[۱۵۰] انسانوں کے کسی بندے سے محبت کرنے کی فضیلت

✽ حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ صحابہ کرامؓ ایک جنازہ کے پاس سے گزرے اور اس کے بارے میں بھلائی کے کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر وہ ایک اور جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کے بارے میں بُرے کلمات کہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے پوچھا: (یا رسول اللہ!) کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے کے بارے میں تم نے اچھے کلمات کہے تھے، پس اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور دوسرے کے بارے میں تم نے بُرے کلمات کہے تھے تو اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ تم روئے زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔^{①۴}

اس حدیث میں اس بات کی ترغیب ہے کہ انسان کو بذاتِ خود نیک اور پارسا ہونا چاہیے۔ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ہاں عزت و شرف کا حامل ہو اور خود ان سے محبت کرے، ان کے ساتھ احسان اور نیکی کا برتاؤ کرے، تمام معاملات میں اخلاص پیش نظر ہو تو ایسا شخص یقیناً اس عظیم شہادت کا مستحق ہوگا۔

[۱۵۱] روزِ قیامت جسے اللہ تعالیٰ بلا کر اختیار دے گا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على رؤوس الخلائق حتى يُخيره من أي حُلل

①۴ متفق عليه / صحيح البخاري؛ الجنائز: ۱۳۶۷

الإيمان شاء يلبسها»^①

”جس نے اللہ کے لئے تواضع اور انکساری اختیار کرتے ہوئے کسی لباس کو ترک کر دیا حالانکہ وہ اس کو پہننے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے ساری مخلوق کے سامنے اس کا نام لے کر پکارے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو لباس مرضی چاہے پہن لے۔“

[۱۵۲] تواضع کی فضیلت اور تکبر کی مذمت

اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي

الْأَرْضِ وَلَا فِسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (القصص: ۸۳)

”وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور انجام کار بھلائی متقین ہی کے لئے ہے۔“

ان لوگوں کی اللہ نے یہ صفت بیان کی ہے کہ

﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكُفْرِينَ﴾

”اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا (جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب

ہوگا۔ جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے۔“ (المائدہ: ۵۴)

﴿أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ مومنوں کے لئے انتہائی متواضع

① صحیح سنن الترمذی: ۲۰۱۷، 'حسن' و 'حسنہ الترمذی أيضًا

اور شفیق ہیں۔ علامہ ابن کثیرؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ
 ”ہر شخص اپنے بھائی کے لئے متواضع ہو۔“

✽ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله»^(۲)

”اور جس شخص نے اللہ کیلئے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اسے بلند فرمادے گا۔“

✽ اور فرمایا:

«من كان سهلا هيناً لينا، حرمه الله على النار»^(۳)

”جو شخص نرم مزاج اور متواضع ہو، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر...»^(۴)

”وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی

تکبر ہوگا۔“

اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے تکبر کی وضاحت کرتے ہوئے

فرمایا کہ ”تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کو ٹھکرا دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔“

اور بطر الحق کا معنی ہے: حق بات کو ٹال دینا اور کہنے والے پر لوٹا دینا، یعنی حق

بات سے گریز پائی اختیار کرنا۔

(۲) صحیح مسلم؛ البر والصلوة: ۶۵۳۵

(۳) مستدرک حاکم: ۲۱۵/۱، سنن البیہقی: ۱۹۴/۱۰، صحیح الجامع الصغیر: ۶۴۸۴

(۴) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۲۶۱، ۲۶۳

✽ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

«ألا أخبركم بأهل النار: كل عتُلٍّ جَوَّظٌ مُسْتَكْبِرٍ»^⑤

”کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر جہنمی ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بينما رجل يتبختر يمشي في برديه قد أعجبته نفسه ،

فخسف الله به الأرض ، فهو يتجلجل فيها إلى يوم القيامة»

نسأل الله العافية والسلامة^⑥

”یوں ہوا کہ ایک شخص دو چادروں میں ملبوس تکبر سے چل رہا تھا اور اس کے

نفس نے اسے خود پسندی اور تکبر میں مبتلا کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین

میں دھنسا دیا، اب وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔“

(اللہ تعالیٰ ایسے خوفناک عذاب سے محفوظ فرمائے!)

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«احتجَّتِ الجنة والنار فقالت هذه: يدخلني الجبارون

والمتكبرون ، وقالت هذه: يدخلني الضعفاء والمساكين فقال

الله عزو وجل لهذه: أنتِ عذابي أعذب بك من أشاء - وربما

قال: أصيب بك من أشاء - وقال لهذه: أنتِ رحمتي أرحم

⑤ متفق عليه/ صحيح البخاري؛ تفسير القرآن: ۴۹۱۸

⑥ صحيح مسلم؛ اللباس والزينة: ۵۴۳۴

بك من أشاء، ولكل واحدة منكما ملؤها»^④

”جہنم اور جنت باہم جھگڑ پڑیں، جہنم نے کہا: میرے اندر بڑے بڑے متکبر اور سرکش لوگ ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین قسم کے لوگ ہوں گے تو اللہ نے ان کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا: اے جنت، تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اے دوزخ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے سے چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے۔“

[۱۵۳] جو شخص دوزخ سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا پسند کرے

✽ رسول اللہ ﷺ نے آخری دور میں وقوع پذیر ہونے والے فتنوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:

«فمن أحب أن يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر، وليأت إلى الناس الذي يحب أن يوثنى إليه»^①

”جو شخص دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے اس بات کی فکر کرنا چاہیے کہ اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

④ صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۱۰۱

① صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۷۵۳

[۱۵۴] آخرت کے درجات

✽ حدیث قدسی ہے، رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

”اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو یہ دعا پڑھ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أُرِدْتُ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ»

”اے اللہ! میں تجھ سے خواستگار ہوں کہ مجھے بھلائیوں کو انجام دینے، برائیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور جب تو اپنے بندوں پر کوئی آزمائش نازل کرنا چاہے تو مجھے اس آزمائش سے بچا کر اپنے پاس بلا لینا۔“

✽ اور فرمایا: ”درجات سے مراد یہ ہے:

(إفشاء السلام، وإطعام الطعام، والصلوة بالليل والناس نيام) ⑨
”سلام کو عام کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور رات کو قیام کرنا اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔“

[۱۵۵] عادل حکمران کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے ہاں عدل کی فضیلت اور عظیم مقام و مرتبہ کا اندازہ اس آیت سے لگایا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

⑨ صحیح سنن الترمذی: ۲۵۸۲

﴿وَأَقْسَطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الحجرات: ۹)

”اور انصاف کرو، بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

✽ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَىٰ مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَلَىٰ يَمِينِ

الرَّحْمَنِ ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَّوْا»^①

”انصاف پرست لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی دائیں جانب نور کے ممبروں

پر براجمان ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے فیصلوں میں اپنے

اہل و عیال میں اور ہر اس چیز کے بارے میں انصاف سے کام لیا، جن پر وہ

نگران بنائے گئے۔“

یہ صرف حکمران اور امیر المؤمنین کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہر باپ کے لئے

ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرے اور جس کی دو یا دو سے زائد

بیویاں ہوں، اسے چاہئے کہ ان کے درمیان انصاف کرے، اسی طرح مدیر یا منتظم کو

چاہئے کہ وہ اپنے زیر ادارت معاملات کو انصاف کے ساتھ چلائے، ملازمین کے ساتھ

عدل کا رویہ اختیار کرے بلکہ ہر وہ شخص جو کسی امر کا نگران ہے، عدل و انصاف کو ملحوظ

رکھنا اس کا فرض ہے، تب ہی وہ اس عظیم فضیلت سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔

✽ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ...» و ذکر فی

① صحیح مسلم، الإمارة: ۴۶۹۸، صحیح سنن النسائي: ۴۹۷۲ واللفظ له

أُولَئِهِمْ (إمام عادل) ۱۱

”سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا کہ جس دن اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا اور ان میں سے پہلا شخص جس کا آپ نے ذکر کیا، وہ انصاف پرور حکمران ہوگا۔“

[۱۵۶] شرمگاہ اور پیٹ کے معاملے میں عفت و پاکیزگی کا دامن تھامنے والا
 * رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سبعة يظلمهم الله في ظلّه يوم لا ظلّ إلا ظلّه ...» و ذکر منهم:

«ورجل دعتہ امرأة ذات منصب وجمال فقال: إني أخاف الله...» ۱۲

”سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا کہ جس دن اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا اور ایک آدمی جس کا آپ نے ذکر فرمایا، وہ ہے، جس کو کسی حسین و جمیل اور حسب و نسب والی عورت نے برائی کی دعوت دی تو اس نے کہا: بلاشبہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔“

نیز رسول اللہ ﷺ نے تین جنتیوں کی خبر دی، جن میں سے ایک یہ ہے:

« و عفيف متعفف ذو عيال» ۱۳

”وہ شخص جو صاحب عیال ہونے کے باوجود حلال کھاتا ہے اور عفت و پاکی کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔“

① صحیح البخاری؛ الزکوٰۃ: ۱۴۲۳ صحیح مسلم؛ کتاب الزکوٰۃ: ۲۳۷۷

② صحیح البخاری؛ الزکوٰۃ: ۱۴۲۳ صحیح مسلم؛ الزکوٰۃ: ۲۳۷۷

③ صحیح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۱۳۶

✽ اور فرمایا:

«من یضمن لی ما بین لحييه وما بین رجلیه أضمن له الجنة»^(۱۴)
 ”جو شخص اپنے دو جڑوں کے درمیان موجود زبان اور دو ٹانگوں کے درمیان
 (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے، میں (محمدؐ) اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

[۱۵۷] اس شخص کی فضیلت جس نے عمر لمبی پائی اور نیک اعمال کئے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خیر الناس من طال عمره وحسن عمله»^(۱۵)
 ”لوگوں میں سے سب سے بہترین وہ شخص ہے جس نے طویل عمر پائی اور
 اعمالِ صالحہ کئے۔“

✽ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قضاہ قبیلہ کی شاخ بلیٰ کے دو افراد رسول ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لائے، ان میں سے ایک تو شہید ہو گیا اور دوسرا اگلے سال مر گیا۔ طلحہ بن عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے دیکھا کہ بعد میں مرنے والا، شہید سے پہلے جنت میں چلا گیا ہے۔ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا، صبح ہی میں نے اس کا تذکرہ رسول ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
 «ألیس قد صام بعدہ رمضان وصلی ستہ آلاف رکعة،
 أو کذا وکذا رکعة صلاة السنة»^(۱۶)

(۱۴) صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۴۷۴

(۱۵) صحیح سنن الترمذی: ۱۸۹۸، ۱۸۹۹ وحسنہ الترمذی

(۱۶) الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۴/۱۲۷ رقم: ۸۳۹۹ 'حسن'

و صحیح الترغیب: ۳۷۲ 'حسن صحیح'

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”کیا اس نے آئندہ رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے اور چھ ہزار رکعت نماز نہیں پڑھی تھی اور اس نے سال کی فلاں فلاں نماز کی اتنی اتنی رکعات نہیں پڑھی تھیں۔“

کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے طویل عمر پائی اور اعمالِ صالحہ کئے اور افسوس صد افسوس ہے اس شخص کی زندگی پر جس نے طویل عمر پائی لیکن گندے اعمال کئے کیونکہ اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔ ہم اللہ سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہمیں، ہمارے والدین اور تمام اُمتِ مسلمہ کو حسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے، بے شک وہ دعاؤں کو سننے والا ہے۔

[۱۵۸] صدقہ روزِ قیامت نجات کا باعث ہوگا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما منکم من أحد إلا سیکلمہ اللہ لیس بینہ و بینہ ترجمان
 فی نظر أیمن منہ فلا یرى إلا ما قدم فی نظر أشأم منہ فلا یرى إلا
 ما قدم فی نظر بین یدیہ فلا یرى إلا النار تلقاء وجهہ فاتقوا
 النار ولو بشق تمرة»^(۱۷)

”تم میں سے ہر شخص سے اللہ تبارک و تعالیٰ کلام کرے گا، اور اس کے اور اللہ درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پس وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے سوائے اس کے اعمال کے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی اسے اس کے اعمال ہی نظر آئیں گے، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو سامنے جہنم

(۱۷) متفق علیہ / صحیح البخاری؛ التوحید: ۷۵۱۲

کی آگ شعلہ زن ہوگی۔ تم جہنم سے بچاؤ کا سامان کرو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کا صدقہ کر کے ہی سہی۔“

✽ اور فرمایا:

«والصدقة تطفيء الخبيثة كما يطفئ الماء النار»^(۱۸)

”صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا کر خاکستر کر دیتا ہے۔“

یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ انسان معمولی سا صدقہ کر کے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے۔

✽ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب، ولا يصعد إلى الله إلا الطيب، فإن الله يتقبلها بيمينه، ثم يربّيها لصاحبها كما يربّي أحدكم فلوّه حتى تكون مثل الجبل»^(۱۹)

”جو شخص حلال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف تو رزق حلال ہی پہنچتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کھجور کے اس صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ قبول کرتا ہے، پھر اس طرح اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتے ہو حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑھتے بڑھتے پہاڑ کی

(۱۸) الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۳/۲۲۵ رقم: ۱۵۲۸۴، إسناده قوي على شرط مسلم... صحيح ابن حبان: ۹/۵ و صححه الحاكم ووافقته الذهبي

(۱۹) متفق عليه / صحيح البخاري؛ التوحيد: ۷۴۲۹

طرح ہو جاتا ہے۔“

✽ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

«سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله ...» و ذكر منهم
«ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق
يمينه»^(۲۰)

”سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ جس روز اس کے
سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہے، جس نے اس طرح چھپا
کر صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ
کیا ہے۔“

✽ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ذر غفاریؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

«يا أبا ذر ما أحبُّ أن أحداً لي ذهباً يأتي علي ليلة أو ثلاث
عندي منه دينار أرصده لدين إلا أن أقول به في عباد الله هكذا
وهكذا وهكذا» وأرانا بيده، ثم قال: يا أبا ذر «قلت: لبيك
وسعديك يا رسول الله، قال: «الأكثر من هم الأقلون يوم القيامة
إلا من قال هكذا وهكذا...»^(۲۱)

”اے ابو ذر! اگر اُحد پہاڑ میرے لئے سونے کا بن جائے تو میں نہیں چاہتا
کہ رات یا تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے کچھ باقی ہو،

(۲۰) صحيح البخاري؛ الزكوة: ۱۴۲۳ صحيح مسلم؛ الزكوة: ۲۳۷۷

(۲۱) متفق عليه / صحيح البخاري؛ الرقاق: ۶۴۴۴

سوائے ایک دینار کے جسے میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں۔ باقی سب میں اللہ کے بندوں میں اس طرح ہاتھ بھر بھر کر خرچ کر دوں گا، پھر آپ نے فرمایا: اور آپ نے ہمیں اپنا ہاتھ دکھایا۔ پھر فرمایا: ”اے ابو ذر! کثیر سرمایہ والے روز قیامت انتہائی کنگال ہوں گے، مگر وہ شخص جس نے اس طرح ہاتھ بھر بھر کر دیا۔“

✽ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«صنائع المعروف تقى مصارع السوء والصدقة خفيًا تُطفئ غضب الرب، وصلة الرحم تزيد في العمر، وكل معروف صدقة، وأهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة...»^(۳۲)

”نیکی کے کام ہلاکت کے گڑھوں سے بچاتے ہیں۔ چھپا کر کیا ہوا صدقہ اللہ کے غصہ کو بجھا دیتا ہے، اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان کی ہر نیکی صدقہ ہے اور دنیا کے اہل معروف آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔“

[۱۵۹] مؤمن روز قیامت اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«كل امرئ في ظل صدقته حتى يقضى بين الناس» قال يزيد: فكان أبو مرثد لا يُخطئه يوم إلا تصدق فيه بشيء ولو

(۳۲) صحيح الجامع الصغير للألباني: ۳۷۹۶

كعكة أو بصلة^(۳۳)

”ہر شخص روزِ قیامت اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا، حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔“ یزید کا بیان ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا، جس دن ابو مرثد کچھ نہ کچھ صدقہ نہ کرتے ہوں، خواہ روٹی اور پیاز ہی سہی۔

[۱۶۰] اللہ کے راستہ میں شہادت کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لشہید عند الله ست خصال: يُغفر له في أول دفعة، ويُرى مقعده من الجنة، ويجاز من عذاب القبر، ويأمن من الفزع الأكبر، ويوضع على رأسه تاج الوقار، الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها، ويزوج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العين، ويشفع في سبعين من أقاربه»^(۳۴)

”شہید کے لئے اللہ کے پاس چھ انعامات ہیں: ① پہلی ہی مرتبہ اسے بخش دیا جاتا ہے۔ ② وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ ③ اسے عذابِ قبر سے نجات مل جاتی ہے اور وہ فزعِ اکبر سے محفوظ ہو جاتا ہے ④ اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا جہاں سے بہتر ہے اور ⑤ ۷۲ موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔ ⑥ اور اس کے ستر

(۳۳) الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۸/۵۶۸، رقم: ۱۷۳۳۳.....

صحيح ابن خزيمة بتحقيق الألباني: ۲۴۳۱، 'صحيح'

(۳۴) صحيح سنن الترمذي: ۱۳۵۸ وقال الترمذي: 'حسن صحيح غريب' محكمه دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اقارب کے متعلق اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔“

◎ مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: «أَنْ يَغْفِرَ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ»
 ”خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخش دیا جاتا ہے۔“^(۲۵)
 ❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكَلِّمُ أَحَدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ
 بِمَنْ يَكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، اللَّوْنُ لَوْنِ دَمٍ
 وَالرِّيحُ رِيحُ مَسْكَ»^(۲۶)

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص اللہ کی راہ میں
 زخمی ہوتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوا ہے۔ وہ
 روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا
 رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی مہک کستوری کی مہک ہوگی۔“
 ❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةَ وَجِبْتِ لَه
 الْجَنَّةِ ، وَمَنْ جَرَحَ جَرَحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا
 تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا
 كَالْمَسْكِ»^(۲۷)

(۲۵) صحیح ابن ماجہ: ۲۲۵۷..... مسند أحمد: ۴ / ۱۳۱

(۲۶) صحیح البخاری؛ الذبائح والصيد: ۵۵۳۳

(۲۷) صحیح سنن الترمذی: ۱۳۵۳ و صحیحہ الترمذی أيضاً

”جس مسلمان شخص نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کیا جتنا کسی اونٹنی کو دوبارہ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگا یا کوئی خراش آئی تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ وہ زخم یا خراش زیادہ سے زیادہ اس حالت میں ہوگی جس میں وہ تھی، اس کا رنگ زعفران کا اور اس کی مہک کستوری کی طرح ہوگی۔“

اور فواق اس وقفہ کو کہتے جو اونٹنی کے تھن سے ایک دھار نکال کر دوبارہ نکالنے کے درمیان ہوتا ہے۔^(۲۸)

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ»^(۲۹)

”شہید کا سوائے قرض کے ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے۔“

[۱۶۱] اُمتِ محمدیہ کے شہدائے متعدد اقسام

✽ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا:

«ما تعدون الشہید فيكم؟» قالوا: يا رسول الله! من قتل في

سبيل الله فهو شهيد، قال: إن شهداء أمتي إذا لقليل» قالوا:

فمن هم يا رسول الله؟ قال: من قتل في سبيل الله فهو

شهيد، ومن مات في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في

(۲۸) النهاية في غريب الحديث: ۳/ ۴۷۹، المكتبة الإسلامية، الرياض

(۲۹) صحيح مسلم؛ الإمارة: ۴۸۶۰

الطاعون فهو شهيد، ومن مات في البطن فهو شهيد»
 قال: «والغريق شهيد»^①

”تم کس کو شہید سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو میری امت کے شہدا بہت تھوڑے ہوں گے۔ صحابہؓ نے کہا: پھر وہ کون ہیں اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں فوت ہو گیا، وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون کی بیماری میں فوت ہو گیا، وہ بھی شہید ہے اور جو شکم مادر میں ہی فوت ہو گیا، وہ بھی شہید ہے اور فرمایا: جو ڈوب کر مرا، وہ بھی شہید ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد
 ومن قتل دون دمه فهو شهيد، ومن قتل دون أهله فهو شهيد»^②
 ”جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا، وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کی خاطر مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے خون (جان) کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال کے دفاع میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔“

① صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۹۱۸

② صحیح سنن الترمذی: ۱۱۴۸ وقال الترمذی: 'حسن صحیح'

[۱۶۲] جو صدقِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا طلبگار ہوا

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من سأل الله الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء، وإن

مات على فراشه»^(۳)

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ شہادت کا خواستگار ہوا، اللہ تعالیٰ

اسے شہدائی منازل پر فائز فرمادے گا، اگرچہ اس کی موت بستر پر ہی آئے۔“

✽ اور فرمایا:

«من طلب الشهادة صادقاً أعطيتها ولو لم تصبه»^(۴)

”جس نے صدقِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی، اللہ تعالیٰ اسے

اس کا اجر و ثواب ضرور عطا فرمادے گا، اگرچہ اسے میدانِ جنگ میں شہادت کی

موت نصیب نہ بھی ہو سکی۔“

[۱۶۳] اللہ کے راستے میں پہرہ داری کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«رباط يوم في سبيل الله خير من الدنيا وما عليها، وموضع

سوط أحدكم من الجنة خير من الدنيا وما عليها»^(۵)

(۳) صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۹۰۷

(۴) صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۹۰۶

(۵) صحیح البخاری؛ الجهاد والسير: ۲۸۹۲

”اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرہ داری ساری کائنات اور روے ارض پر موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کوڑے جتنی جگہ ساری کائنات اور کائنات میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من ألف یوم فیما سواہ من المنازل»
 ”اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرہ داری کا مقام و مرتبہ دیگر ہزار دنوں سے زیادہ بہتر ہے۔“^①

✽ اور فرمایا:

«موقف ساعة فی سبیل اللہ خیر من قیام لیلة القدر عند الحجر الأسود»^②
 ”اللہ کی راہ میں ایک پل کا قیام حجر اسود کے پاس لیلة القدر کے قیام سے زیادہ بہتر ہے۔“

یہ احادیث مبارکہ جہاں اللہ کی راہ میں پہرہ داری کے عظیم ثواب کی خبر دے رہی ہیں، وہاں ان سے حجر اسود کے پاس لیلة القدر کے قیام کی خاص اہمیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن حجر اسود کے قریب عبادت کرتے ہوئے یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ آدمی دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائے۔

① صحیح سنن الترمذی: ۱۳۶۱، حسن، وقال الترمذی: حسن صحیح

② صحیح الترغیب والترہیب: ۱۲۲۳ بہ حوالہ سنن بیہقی، صحیح ابن حبان

✽ اور فرمایا

«رباط یوم و لیلۃ خیر من صیام شہر و قیامہ و ان مات جری علیہ عملہ الذی کان یعمل و أجرہ علیہ رزقہ، و أمن الفتان»^①

”ایک رات اور دن کی پہرہ داری اللہ کے راستہ میں پورے ماہ کے روزوں اور شبِ بیداری سے زیادہ بہتر ہے، اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جائے تو اس کا یہ عمل قیامت تک کیلئے جاری رہتا ہے اور جنت میں اس کا رزق اسی وقت سے جاری کر دیا جاتا ہے اور وہ آزمائش میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔“

توحید، اسلام اور ایمان کے لشکر بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو یقیناً اس مرتبہ پر فائز ہوں گے۔

[۱۶۴] راہِ الہی میں پہرہ داری کی حالت میں فوت شخص کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«کل میت یختم علی عملہ إلا الذی مات مرابطاً فی سبیل اللہ، فإنہ ینمی لہ عملہ إلى یوم القیامۃ، ویأمن من فتنۃ القبر»^②

”ہر فوت شدہ کے اعمال کا سلسلہ اس کے مرتے ہی ختم کر دیا جاتا ہے، سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو، اس کا یہ عمل قیامت تک کیلئے فروغ پاتا رہتا ہے اور یہ شخص عذابِ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔“

① صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۹۱۵

② صحیح سنن الترمذی: ۱۳۲۲ وقال الترمذی: حسن صحیح

[۱۶۵] اللہ کے راستے میں مجاہد کو سامانِ حرب وغیرہ فراہم کرنے کی فضیلت

✽ حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک نکیل شدہ اونٹنی لے کر (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوا اور کہا: میں اسے اللہ کی راہ میں وقف کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لک بھا یوم القیمة سبع مائة ناقة کلھا مخطومة»^⑩

”تجھے روزِ قیامت اس کے بدلہ میں سات سو اونٹیاں دی جائیں گی، ان سب کے ناک میں نکیل ڈالی ہوگی۔“

امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو ۷۰۰ اونٹیوں کے برابر اجر ملے گا اور اس حدیث کو اس کے ظاہر پر بھی محمول کیا جاسکتا ہے کہ اس کو جنت میں سات سو اونٹیاں ملیں گی، ہر ایک کے ناک میں نکیل ہوگی وہ سیر و تفریح کے لئے جہاں چاہے گا جاسکے گا، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں اعلیٰ نسلوں کے گھوڑے ہوں گے۔ یہی احتمال زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

✽ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من جهز غازیاً فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلفه فی أهله بخیر فقد غزا»^⑪

”جس نے کسی غازی کو اللہ کی راہ میں تیار کیا (اسے جہاد کا ساز و سامان فراہم کیا) تو یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا اور جس نے کسی مجاہد کی اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال کی، اس نے بھی یقیناً جہاد کیا۔“

⑩ صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۸۷۴ ⑪ صحیح مسلم؛ الإمارة: ۴۸۷۹

[۱۶۶] وہ روزہ جو انسان کو جہنم سے دور کر دیتا ہے

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صام يوماً في سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا»^(۱۲)
 ”جس نے میدانِ جہاد میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو
 ۷۰ سال کی مسافت تک جہنم سے دور کر دیتا ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«من صام يوماً في سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقاً
 كما بين السماء والأرض»^(۱۳)
 ”جس نے اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے اور
 جہنم کی آگ کے درمیان اتنی عریض خندق کا فاصلہ کر دیتے ہیں، جتنا کہ آسمان
 اور زمین کے درمیان ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«إن في الجنة باباً يقال له: الريان يدخل منه الصائمون يوم
 القيامة، لا يدخل أحد غيرهم، يقال: أين الصائمون؟
 فيقومون لا يدخل منه أحد غيرهم، فإذا دخلوا أغلق فلم
 يدخل منه أحد»^(۱۴)

(۱۲) متفق عليه / صحيح البخاري؛ الجهاد والسير: ۲۸۴۰

(۱۳) صحيح سنن الترمذي: ۱۳۲۵

(۱۴) متفق عليه / صحيح البخاري؛ الصوم: ۱۸۹۶

”جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ’ریان‘ ہے، قیامت کے دن روزے دار اس میں سے داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور شخص اس میں سے داخل نہ ہو سکے گا۔ آواز آئے گی، کہاں ہیں روزے دار؟ وہ اٹھیں گے اور اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔“

[۱۶۷] رمضان کے روزے

✽ فرمانِ رسالت ہے:

«من صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه»
 ”جس نے بحالتِ ایمانِ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“^(۱۵)

[۱۶۸] شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صام رمضان ثم أتبعه ستاً من شوال كان كصيام الدهر»^(۱۶)
 ”جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورے زمانے کے روزے رکھے۔“

[۱۶۹] ہر ماہ کے تین روزوں کا ثواب

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۵) متفق علیہ / صحیح البخاری؛ الإیمان: ۳۸

(۱۶) صحیح مسلم؛ الصیام: ۲۷۵۰

«صوم ثلاثة أيام من كل شهر صوم الدهر كله»^(۷)

”ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا، سارا سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔“

[۱۷۰] عرفہ کے روزے

✽ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے روزہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«يكفر السنة الماضية والباقية»^(۸)

”اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

[۱۷۱] یومِ عاشورا کا روزہ

✽ رسول اللہ ﷺ سے یومِ عاشورا کے روزہ کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

«يكفر السنة الماضية»^(۹)

”اس سے گزشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

[۱۷۲] روزہ افطار کروانے کی فضیلت

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من فطَّرَ صائماً كان له مثل أجر، غير أنه لا ينقص من أجر

الصائم شيئاً»^(۱۰)

”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا، اس کے لیے اس روزہ دار کی مثل

(۷) متفق علیہ / صحیح البخاری؛ الصوم: ۱۹۷۹

(۸) صحیح مسلم؛ الصوم: ۲۷۳۹

(۹) صحیح مسلم؛ الصوم: ۲۷۳۹

(۱۰) جامع الترمذی؛ الصوم: ۷۳۵ ‘حسن صحیح‘

اجر ہے، بغیر اس کے کہ روزے دار کے اجر سے کچھ کمی ہو۔“

[۱۷۳] شبِ قدر میں قیام کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«من قام ليلة القدر إيماناً واحتساباً، غفر له ما تقدم من ذنبه»^(۳)
 ”جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قدر کی رات قیام کیا، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

[۱۷۴] حج اور عمرہ کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة»^(۴)

”ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک، درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے۔“

❁ نیز رسول ﷺ نے حاجی اور اس کے لئے اجر و ثواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

«فإن له حين يخرج من بيته أن راحلته لا تخطو خطوة إلا كتب له بها حسنة أو حطَّ عنه بها خطيئةٌ فإذا وقف بعرفة فإن الله عز وجل ينزل إلى سماء الدنيا فيقول: انظروا إلى عبادي شُعْثًا غُبْرًا إني قد غفرت لهم ذنوبهم وإن كانت عدد قطر

(۳) صحيح البخاري؛ الصوم: ۱۷۶۸، صحيح مسلم؛ صلاة المسافرين: ۱۷۷۸

(۴) صحيح مسلم؛ الحج: ۳۲۷۶

السماء ورمل عالج، وإذ أرمى الجمار لا يدري أحد ما له حتى يوفاه يوم القيامة وإذا حلق رأسه فله بكل شعرة سقطت من رأسه نور يوم القيامة، وإذا قضى آخر طواف بالبيت خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه»^⑤

”حاجی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے، اس کی سواری ابھی ایک قدم نہیں اٹھاتی کہ اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب وہ میدان عرفات میں کھڑا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر آ کر فرماتے ہیں: میرے ان پراگندہ حال اور غبار آلود بندوں کو دیکھو، بے شک میں نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے، خواہ وہ آسمان کے قطروں اور ریت کے تہہ بہ تہہ ٹیلوں کے ذرات کے برابر ہی ہوں، اور جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کیا اجر تیار کر رکھا ہے، حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پورا پورا بدلہ عطا فرمائے گا اور جب حاجی سر منڈاتا ہے تو اس کے لئے قیامت کے دن ہر بال کے بدلے میں جو اس کے سر سے گرتا ہے ایک نور ہوگا اور جب وہ خانہ کعبہ کا آخری طواف کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہے۔“

⑤ مسندبزار، المعجم الطبرانی، صحیح ابن حبان واللفظ له وصحیح

الترغیب للألبانی: ۱۱۱۵، حسن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[۱۷۵] ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اعمالِ صالحہ کی فضیلت

✽ نبی ﷺ نے فرمایا:

«ما من أيام العمل الصالح أحب إلى الله فيهن من هذه الأيام» - یعنی أيام عشر ذي الحجة - قالوا: ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: «ولا الجهاد في سبيل الله، إلا رجلا خرج بنفسه وماله ثم لم يرجع من ذلك بشيء»^①

”ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے مقابلے میں کوئی دن بھی ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دنوں کے اعمال کا مقابلہ نہیں کر سکتا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں جہاد بھی ان دنوں کے اعمال کا مقابلہ نہیں کر سکتا، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد کے لئے نکلا، پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آیا۔“

(مال بھی اللہ کے راستے میں قربان کر دیا اور جان بھی)



اعمال کو برباد کرنے والے امور

[۱۷۶] وہ اعمال جن کو اللہ تعالیٰ غبار کی طرح اڑا دے گا

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا عَلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا» قال ثوبان: يا رسول الله صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمَنْ جَلَدْتُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا دَخَلُوا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا»^①

”یقیناً میں اپنی امت کے ان لوگوں کو خوب جانتا ہوں جو روزِ قیامت اللہ کے دربار میں پیش ہوں گے اور ان کی نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں کی طرح صاف شفاف ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان سب کو غبار کی طرح اڑا دے گا۔ تو حضرت ثوبان نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہمیں وضاحت سے بتائیں کہ وہ کون ہیں، کہیں وہ ہم ہی نہ ہوں اور ہمیں پتہ ہی نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے ہی بھائی ہوں گے اور تمہاری طرح گوشت پوست کے بنے ہو گے، لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے، جب انہیں محارمِ الہیہ کے ارتکاب کا موقع ملے گا تو ایسا کریں گے۔“

① صحیح سنن ابن ماجہ: ۳۴۲۳

[۱۷۷] روزِ قیامت کے مفلس

✽ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أتدرون ما للمفلس؟» قالوا: المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع، فقال: «إن المفلس من أمتي يأتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة، ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته، فإن فئت حسناته قبل أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار»^①

”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ہم تو اس کو مفلس کہتے ہیں جس کے پاس درہم و دینار ہیں، نہ ساز و سامان تو آپؐ نے فرمایا: میری اُمت میں سے مفلس درحقیقت وہ ہے جو قیامت کے دن اپنی نمازوں، روزوں اور زکوٰۃ کو لے کر اللہ کے دربار میں پیش ہوگا۔ پھر ایک آدمی آئے گا، جس کو اس نے گالی گلوچ کیا ہوگا، کسی پر زنا کی تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو زد و کوب کیا ہوگا تو اس کی نیکیاں لے کر ان تمام کو دے دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی زیادتیوں کا یہ قرض ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو پھر ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے اوپر ڈالے جائیں گے اور آخر اس کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

① صحیح مسلم؛ البر والصلۃ: ۶۵۲۲

[۱۷۸] ہم لوگوں کے حقوق سے عہدہ برا کس طرح ہو سکتے ہیں؟

✽ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«من كانت له مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرٍ مَظْلَمْتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ صَاحِبَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ»^(۳)

”جو شخص اپنے بھائی پر اس کی عزت یا کسی اور معاملے میں کوئی ظلم کرے تو اسے چاہیے کہ اسی روز اس سے معافی مانگ لے، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جب اس کے پاس نہ کوئی درہم ہوگا نہ دینار، اگر اس کا کوئی اچھا عمل ہوا تو وہ اس ظلم کے عوض اس سے لے لیا جائے گا۔ اور اگر اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہ ہوئی تو اس مظلوم کی برائیاں لے کر ظالم پر ڈال دی جائیں گی۔“

✽ اور فرمایا:

«لَتَوَدُّنَّ الْحَقُوقَ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يَقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْجَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ»^(۴)

”روزِ قیامت ہر حق دار کو اس کا حق دیا جائے گا، حتیٰ کہ بے سینگ بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلوا دیا جائے گا۔“

انسانوں پر کئے ہوئے ظلم معاف کروانے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف

(۳) صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۵۳۴

(۴) صحیح مسلم؛ البر والصلوة: ۶۵۲۲

رجوع کیا جائے اور جن پر ظلم کیا ہے، ان کا حق واپس کر دیا جائے اور اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ذات ہمارے لئے بہترین اور عظیم نمونہ ہیں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب: ۲۱)

”رسول اللہ کی ذات تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے، بلکہ ہر اس شخص کے لئے

جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔“

رسول اللہ ﷺ اعلیٰ انسانی اوصاف کے ساتھ متصف تھے، قرآن کریم آپ کے اخلاق عالیہ کا آئینہ دار ہے۔ آپ ﷺ کی کمال عاجزی و انکساری دیکھئے کہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا، نہ کبھی کسی کا مال غصب کیا، اس کے باوجود ہر وقت آپ کو یہ خوف دامن گیر رہتا تھا کہ کہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہ ہو کہ کسی کا مجھ پر کوئی حق باقی ہو۔ چنانچہ طبرانی کی ایک روایت ہے کہ

”غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ صحابہ کی صفوں کو درست کر رہے تھے۔ آپ

کے ہاتھ میں تیر تھا، جس سے آپ لوگوں کی صفیں برابر کر رہے تھے۔ آپ سواد

بن غزویہ (بنی عدی بن النجار کے حلیف) کے پاس سے گزرے جو صف سے

ذرا آگے بڑھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کے پیٹ میں چوکا مارا اور کہا: اے سواد!

سیدھے ہو جاؤ۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے مجھے درد

پہنچائی ہے اور اللہ نے آپ کو حق و انصاف دے کر مبعوث فرمایا ہے، لہذا مجھے

بدلہ دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹا دیا اور کہا: لو بدلہ لے

لو۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور آپ کے پیٹ کو بوسہ دیا۔ آپ نے پوچھا: اے سواڈ! تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: جو کچھ ہو اوہ آپ ﷺ کے سامنے ہے، میں نے چاہا کہ آپ سے آخری ملاقات اس طرح ہو کہ میں اپنا جسم آپ کے جسم سے مس کر لوں۔ یہ سن کر رسول ﷺ نے اس کے لئے بھلائی کی دعا کی،^⑤

[۱۷۹] عمل سے دستکش ہو کر محض اللہ کی رحمت پر بھروسہ کرنے سے احتراز

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اس کی رحمت ہی ہماری اُمید اور اصل سرمایہ ہے۔ ہم گناہ گار، کمزور اور اللہ تعالیٰ کی بخشش اور معافی و رحمت کے محتاج ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی اس رحمت و بخشش کا سہارا نہ ہوتا تو اللہ کے گناہ گار بندے یقیناً مایوسی کی دلدل میں گر جاتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں میں گھرے ہوئے اپنے ان بندوں کو جو گناہوں سے گلو خلاصی کے خواہاں ہیں، کو یوں اطمینان دلایا ہے:

﴿قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ * وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلَمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ * وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ مِن قَبْلِ

⑤ سیرة ابن ہشام ۲/ ۲۶۶ أسد الغابة لابن أثير: ۲/ ۳۳۱۲ السلسلة

الصحيحة: ۶/ ۸۰۸، رقم: ۲۸۳۵، 'حسن' - مصنف نے اس روایت کو المعجم

الکبیر کے حوالہ سے بیان کیا ہے، لیکن وہاں یہ روایت موجود نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ بَعْتَهُ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ * أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ
يُحَسِّرُنِي عَلَى مَا فَرَطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّحَرِينَ
* أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ * أَوْ تَقُولَ حِينَ
تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَاكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿الزمر: ۵۳ تا ۵۸﴾

”اے نبی کہہ دو، اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو بڑا ہی غفور و رحیم ہے۔ اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔ اور پیروی اختیار کرو اپنے رب کی بھیجی ہوئی بہترین کتاب کی قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی کہے: افسوس ان بد اعمالیوں پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا، بلکہ میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا کہے: کاش اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا، یا عذاب دیکھ کر کہے: کاش مجھے ایک موقعہ اور مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔“

تو دیکھئے، اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی وسعتِ رحمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:
﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ ”اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ بڑا ہی غفور و رحیم ہے۔“ اور اس کے بعد اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے حسن خاتمہ کو حسن عمل پر موقوف قرار دیا اور فرمایا:
﴿وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ

الْعَذَابُ بَعْتَةٌ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۱﴾

✽ اور حدیثِ قدسی ہے، اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

«وعزتي وجلالي لا أجمع على عبدي خوفين وأمنين إذا خافني في الدنيا أمنتُه يوم القيامة وإذا أمني في الدنيا أخفته في الآخرة»^①

”مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں روزِ قیامت اسے پروانہ امان دے دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہو گیا تو میں آخرت میں اسے خوف سے دوچار کروں گا۔“

غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن و سنت میں بے شمار ایسی نصوص ہیں جن میں وعد اور وعید دونوں کا تذکرہ ہے۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ جو وحی الہی؛ کتاب و سنت سے ماخوذ ہے، یہ ہے کہ ایک مومن کا دل خوف ورجا کے درمیان ہونا چاہئے، اسے اللہ کے عذاب کا خوف بھی ہو اور اس کی رحمت کی امید بھی۔ جس طرح کہ ایک پرندہ جس کے دو پر ہوں، ایک پر خوف کا ہو اور دوسرا رجا کا ہو۔ تو جس طرح پرندہ ایک پر کے سہارے اُڑ نہیں سکتا، اسی طرح وہ شخص جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو اور صرف خوفِ الہی کا حامل ہو، وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر ضرور اپنے لئے تباہی کا سامان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

① صحیح ابن حبان: ۲/ ۴۰۶ صحیح الترغیب: ۳۳۷۶: 'حسن صحیح'

والسلسلة الصحيحة: ۶/ ۳۵۵، رقم: ۲۶۶۶

﴿إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾ (يوسف: ۸۷)

”یقیناً کافر لوگ ہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں“

اور فرمایا: ﴿وَمَنْ يَقْنُطْ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ﴾ (الحجر: ۵۶)

”اپنے رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر گمراہ لوگ۔“

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بھی مذمت بیان کی ہے جو ایمان لانے کے بعد اللہ کی رحمت و بخشش پر انحصار کر کے بیٹھ گئے اور عمل سے سبکدوش ہو گئے۔ چنانچہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ وَالِدَارُ الْأُخْرَىٰ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (الاعراف: ۱۶۹)

”پھر ان لوگوں کے بعد ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے، اور کتاب الہی کے وارث بنے۔ وہ (دین فروشی کر کے) اس دنیائے حقیر کی متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں: اس کی تو ہمیں معافی مل ہی جائے گی، اور اگر وہی متاع دنیا سامنے آتی ہے تو بلا تامل اسے لے لیتے ہیں، کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا ہے کہ اللہ کے نام پر وہی بات کہیں جو حق ہے اور یہ خود پڑھ چکے ہیں جو کتاب میں لکھا ہے۔ آخرت کی قیام گاہ تو خدا ترس لوگوں کے لئے ہی بہتر ہے۔ کیا اتنی سی بات بھی تمہاری عقل میں نہیں آتی!!“

یہ اس بات کی سچی ترین شہادت ہے کہ ایمان کو عمل سے جدا نہیں کیا جاسکتا اور یہ آیت اس شخص کے گمراہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے جو سمجھتا ہے کہ ایمان کی حالت میں کوئی بھی گناہ ضرر رساں نہیں ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ ایمان کے لئے عمل ضروری ہے، اور اللہ کی فرمانبرداری سے ایمان بڑھتا اور اس کی نافرمانی سے ایمان کم ہوتا ہے۔ اور ایمان یہ ہے کہ دل میں پختہ یقین ہو، زبان کے ساتھ اقرار کرے اور اعضا کے ساتھ اعمال کو بجالائے۔

اور اہل سنت والجماعت نے دل کو ایک برتن اور پیالہ سے تشبیہ دی ہے، جب اسے دودھ سے بھرا جائے گا تو اس میں سے دودھ ہی چھلکے گا اور جب کسی اور چیز سے بھرے گا، تو وہی چیز اس میں سے چھلکے گی۔

میرے والد..... اللہ انہیں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے..... کہا کرتے ہیں:

”جو جو انسان کے اعضا پر ایمان کا ظہور ہوتا ہے، اسی قدر اس کے دل میں ایمان فروغ پاتا رہتا ہے اور اعضاے انسانی پر ایمان کا ظہور اسی قدر ہوگا جس قدر انسان نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی اور اقتدا کرے۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱)

اسی طرح انسان کے اخلاق، رویہ، دوسروں کے ساتھ اس کا برتاؤ، اس کے ایمان کا مظہر اتم ہیں۔

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خَلْقًا»

”مؤمنوں میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا اخلاق

سب سے اچھا ہے۔“^④

چنانچہ ہر مؤمن پر یہ فرض ہے کہ وہ اس اہم حقیقت کو فراموش نہ کرے کہ کوئی شخص بھی اللہ ارحم الراحمین کی رحمت کے بغیر محض اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا، بلکہ پہلے اللہ کی رحمت، پھر اس کا عمل جنت میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اس کی تائید رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے جو آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

«قاربوا وسددوا واعلموا أنه لن ينجو أحد منكم بعمله»

”(افراط و تفریط کے درمیان) اعتدال اور درستی کی راہ اختیار کرو، کسی کو اس کا

عمل نجات نہ دے سکے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

آپؐ کو بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: «ولا أنا، إلا أن يتغمدني الله

برحمة منه وفضل» «ہاں مجھے بھی نہیں، مگر اس صورت میں کہ اللہ مجھے

اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔“^⑤

لہذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی رحمت کے حصول کے لئے

کوشش کرے، لیکن اللہ کی رحمت کا حصول، اعمالِ صالحہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کے لئے رحمت کا وعدہ کرتے ہوئے اسے عملِ صالحہ

کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

④ صحیح سنن أبي داود: ۳۹۱۶

⑤ صحیح مسلم؛ صفة المنافقين: ۷۰۴۸

﴿وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا﴾ (الاسراء: ۱۹)

”اور جو کوئی آخرت کا خواہاں ہو اور پھر اس کے حصول کے لئے جو کوشش کرنی چاہئے تھی ویسی کوشش کی، بشرطیکہ وہ ایمان بھی رکھتا ہے، یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش قابل قدر ہوگی۔“

نیز فرمایا:

﴿وَرَحْمَتِي وَسَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ * الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ . . .﴾ (الاعراف: ۱۵۶، ۱۵۷)

”میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، پس میں ان لوگوں کے لئے رحمت لکھ دوں گا جو برائیوں سے بچیں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور ان کے لئے جو میری آیات پر ایمان لائیں گے اور اس رحمت کے مستحق لوگ ہوں گے جو اس پیغمبر نبی اُمی ﷺ کی پیروی اختیار کریں گے۔“

تو ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ کیا واقعی ہم برائیوں سے بچتے ہیں؟ ارکانِ اسلام کو بجالاتے ہیں؟ کیا ہم واقعی پیغمبرِ آخر الزمان کی اتباع کرتے ہیں، جس کا یہ فرمان ہے:

«كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى، قيل: ومن يأبى؟ قال: من أطاعني دخل الجنة، ومن عصاني فقد أبى»^④

”میری اُمت کا ہر فرد جنت میں داخل ہو جائے گا، سوائے اس کے جس نے

④ صحیح البخاری؛ الاعتصام بالکتاب والسنة: ۷۲۸۰

جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت و فرمانبرداری کی، وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی، گویا اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔“

اگر واقعی ہم متبع رسول ہیں تو یقیناً ہم اللہ کی رحمت کے مستحق ٹھہریں گے، جس کا نتیجہ جنت ہے۔ اور جب آپ نے اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ کا اقرار کر لیا تو گویا یہ اس بات کا عہد ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی بجا آوری کروں گا، آپ کی ہر بات کی تصدیق کروں گا۔ اور جس سے آپ نے روکا ہے، اس سے رُک جاؤں گا اور اللہ کی عبادت اس طریقہ پر کروں گا جو آپ نے بتایا ہے۔

نیز متعدد آیات قرآنی ہیں جن میں عمل کو چھوڑ کر محض رحمت الہی پر اعتماد کرنے سے ڈرایا گیا ہے اور عمل صالح کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالْعَصْرِ * اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ * اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوٰصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوٰصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر: ۳ تا ۱)

”زمانہ کی قسم! انسان درحقیقت گھاٹے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔“

یہ عظیم سورہ جس نے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔ علامہ ابن بازؒ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں زمانہ کی قسم اٹھائی ہے، اللہ کو اختیار ہے کہ وہ

اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہیں قسم اٹھائیں، لیکن اللہ کے بندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی قسم اٹھائیں، جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا: «من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك»^①

”جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی، یقیناً اس نے کفر کیا اور شرک کیا۔“

اس کے بعد اللہ نے اس سورت میں یہ واضح کیا ہے کہ انسان کی اولاد لامحالہ خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو درج ذیل چار صفات سے متصف ہیں: وہ لوگ جو ایمان لائے، اور چونکہ ایمان کے لئے عمل صالح لازم ہے، لہذا فرمایا: ﴿آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ ”وہ لوگ (خسارے سے بچ سکتے ہیں) جنہوں نے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی کئے“ اس کے بعد ﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾ کہہ کر مومنوں کے لئے آپس میں خیر خواہی، دوسروں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فرض قرار دیا۔ اس کے علاوہ ان کی یہ صفت بیان کی کہ اللہ کے راستے میں جو مصائب پیش آتے ہیں، وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور جب لوگ ان پر ظلم ڈھاتے ہیں تو اسے برداشت کرتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ان کا یہ طرز عمل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔“

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی عمل سے کنارہ کش ہو کر محض اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے بیٹھ جانے کی مذمت کرتا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ

① صحیح سنن الترمذی: ۱۲۴۱

يُصِيبُهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿النور: ۶۳﴾

”وہ لوگ جو رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی پر کمر بستہ ہیں، انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔“

اور فرمایا:

﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (آل عمران: ۳۰)

”اور دیکھو خدا تمہیں اپنے مواخذہ سے ڈراتا ہے، وہ اپنے بندوں کے ساتھ بہت ہی مہربانی اور شفقت کرنے والا ہے۔“

نیز فرمایا: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (البروج: ۱۴)

”بلاشبہ تیرے رب کی پکڑ بڑی ہی سخت ہے۔“

اور فرمایا:

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَلِيمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ (ہود: ۱۰۲)

”اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی شدید ہوتی ہے جب وہ انسانی آبادیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے، یقیناً اس کی پکڑ بڑی ہی دردناک بڑی ہی سخت ہے۔“

اور فرمایا:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (الغجر: ۱۳)

”یقیناً تیرا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔“

اور فرمایا:

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ* وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزال: ۷، ۸)

”پھر جس نے رائی برابر بھی نیکی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے

رائی برابر بدی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا۔“

سنت رسول ﷺ میں بھی اس شخص کے لئے سخت وعید ہے جو اللہ اور اس کے

رسول کے حکم سے سرتابی کرتا ہے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَوْ إِلَى

مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ»^①

”بعض دفعہ بندہ زبان سے ایسی بات کرتا ہے جس کی تباہ کاری اور حشر سامانی

کا اس کو انداز نہیں ہوتا اور وہ اس ایک بات کی وجہ سے مشرق و مغرب کی

درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم میں گر جاتا ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«وَيْلٌ لِلَّذِي يَحْدُثُ الْقَوْمَ ثُمَّ يَكْذِبُ لِيُضْحِكَهُمْ، وَيِلُّ لَهُ

وَوَيْلٌ لَهُ»^②

”اس شخص کے لئے ہلاکت و تباہی ہے، جو کسی قوم سے بات کرتا ہے۔ پھر

① متفق علیہ / صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۴۷۷

② الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳ / ۲۲۵، رقم: ۲۰۰۲۱، 'حسن'

اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ ان کو ہنسائے، اس کے لئے تباہی ہے، اس کے لئے تباہی ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار»^(۱۳)

”تمہ بند وغیرہ کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے رہا، وہ آگ میں ہوگا۔“

✽ اور فرمایا:

«إن الله تعالى يُغار، وغيره الله أن يأتي المؤمن ما حرم الله عليه»^(۱۴)

”اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے، اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے، جب انسان ایسے کام کا ارتکاب کرتا ہے جس کو اللہ نے اس پر حرام کر دیا ہے۔“

✽ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ

”ایک شخص جس کا نام ککر کرہ تھا، رسول اللہ ﷺ کے سامان پر مامور تھا۔ وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم میں ہے۔ لوگوں نے یہ سنا تو اس کا جائزہ لیا (کہ آخر کیا بات ہے جو اس کے لئے جہنم کا باعث ہوئی) تو انہوں نے دیکھا کہ اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر چوری کر لی تھی۔“^(۱۵)

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(۱۳) صحیح البخاری؛ اللباس: ۵۷۸۷

(۱۴) متفق علیہ/ صحیح البخاری؛ النکاح: ۵۲۲۳

(۱۵) صحیح البخاری؛ الجہاد والسیر: ۳۰۷۴

«من اقتطع حق امری مسلم بیمنہ ، فقد أوجب الله له النار وحرّم عليه الجنة» فقال رجل: وإن كان شيئاً يسيراً يا رسول الله؟ فقال: «وإن قَضِيْبًا مِنْ أَرَاكِ»^(۱۱)

”جس نے (جھوٹی) قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مارا، اللہ نے اس پر جہنم واجب اور جنت حرام فرما دی ہے، ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! خواہ وہ چیز معمولی ہی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی ہو۔“

✽ اور فرمایا:

«إن العبد إذا لعن شيئاً سعدت اللعنة إلى السماء ، فتغلق أبواب السماء دونها ، ثم تهبط إلى الأرض ، فتغلق أبوابها ، ثم تأخذ يميناً وشمالاً ، فإذا لم تجد مساعراً رجعت إلى الذي لعن ، فإن كان أهلاً لذلك ، وإلا رجعت إلى قائلها»^(۱۲)

”جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، لیکن آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ اس کے دائیں بائیں راستہ تلاش کرتی ہے، جب اسے داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اسی کی طرف لوٹتی ہے، جس پر لعنت بھیجی گئی تھی، اگر تو وہ شخص اس لعنت کا مستحق ہو تو ٹھیک، وگرنہ وہ لعنت اسی لعنت کرنے والے کی طرف پلٹ جاتی ہے۔“

(۱۱) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۳۵۱

(۱۲) صحیح سنن أبي داود: ۴۰۹۹

✽ اور فرمایا:

«لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم يبأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار»^(۱۸)

”اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود تمام تر رحمت کی وسعت کا اندازہ ہو جائے تو وہ کبھی جنت سے مایوس نہ ہو، اور اگر مؤمن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے پاس کتنا زیادہ عذاب ہے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔“

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ بھی ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور واضح کر دیا کہ اگر اس کی فرمانبرداری کرو گے تو اس کا بہترین بدلہ دیا جائے گا اور اگر اس کی اطاعت کا جو اُتار پھینکو گے تو پھر دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا معاملہ مستحکم کریں۔ راہِ رشد و ہدایت کی طرف رجوع کریں اور اپنی حالت اور جمع پونجی پر غور و فکر کریں کہ ہم نے کس حد تک اللہ کے حقوق پورے کئے اور کہاں حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی اور کہاں اعتدال سے ہٹ کر افراط و تفریط کی روش اختیار کی، اگر ہمیں اپنی خطاؤں اور سیاہ کاریوں کا ادراک ہو جائے تو پھر لازم ہے کہ ان خطاؤں پر ندامت و حسرت کے آنسو بہاتے ہوئے اللہ سے پکی اور سچی توبہ کر لیں۔ اللہ کا قرآن بھی ہمیں یہی تلقین کرتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ

(۱۸) صحیح البخاری؛ الرقاق: ۶۶۹

أَنْ يُكْفَرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الآنَّهُرِ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ
يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُورَنَا
وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۸﴾ (التحریم: ۸)

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، خالص توبہ، کچھ دور نہیں کہ اللہ تمہارے گناہوں کو مٹا دے اور تمہیں ایسی جنتوں کا وارث بنا دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اس دن اللہ اپنے نبی اور اس پر ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا اور ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ وہ اپنے رب سے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے نور کو مکمل فرما دے، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

اور فرمایا:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

”اے مومنو! تم سب اللہ سے توبہ کرو، تاکہ تم فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہو سکو۔“ (النور: ۳۱)

جس کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی ہدایت بخشی اور مسلمان ہونے کی توفیق عطا فرمائی، اسے چاہئے کہ اللہ کی اس نعمت کا شکر بجالائے، اور نیکی کا کوئی کام کر لے پہلے اس کے کہ اس کی زندگی کی یہ ڈور منقطع ہو جائے، پھر وہ روح کو حلق میں گھمانے کے سوا کچھ بھی نہ کر سکے گا۔ اس کی روح نکل رہی ہوگی اور وہ بے بسی سے اس کا نظارہ کر رہا ہوگا۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ ہماری حالت اس وقت کیا ہوگی؟ اعتبار تو اس کا ہوگا کہ آیا محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خاتمہ بالخیر ہوا یا نہیں؟ اور انسان اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا جس حالت میں فوت ہوا۔ جو حج کرتے اور لبیک لبیک اللہم لبیک کہتے مرا ہوگا، وہ روزِ قیامت یہی لبیک لبیک کی صدا لگاتے ہوئے اُٹھے گا اور جو سجدہ کی حالت میں فوت ہوا ہوگا، وہ اسی حالت میں اُٹھے گا۔ اور جو گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے اور حدودِ الہی کو پامال کرتے ہوئے مرا، وہ بھی اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا، اللہ کی پناہ ایسے انجامِ بد سے، ایسا شخص کس منہ سے اللہ سے ملاقات کرے گا؟ وہاں شیطان کی ساری مکاریاں اور تلیسیات منکشف ہو جائیں گی، دنیاوی زیبائش اور رونقِ افروزیوں جس نے انسان کو دھوکے میں ڈالا، تمام اس دن ملیا ملیٹ ہو جائیں گی اور ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ واقعی شیطان کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔

قرآن کریم نے ان غفلت شعار لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

﴿وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ﴾ * وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ

مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۷﴾ (الزمر: ۴۷، ۴۸)

”وہاں اللہ کی طرف سے ہر وہ چیز کھل کر سامنے آ جائے گی جس کا انہوں نے کبھی اندازہ نہ کیا ہوگا، وہاں ان کی بد اعمالیوں کے سارے برے نتائج ان پر کھل جائیں گے اور وہی چیز ان پر مسلط ہو جائے گی جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔“

ہمیں اپنے اعمال، عذابِ الہی سے خوف اور اس کی رحمت کی امید کو بیک وقت پیش نگاہ رکھنا ہوگا، ہمیں کبھی بھی اللہ کی ذات کے بارے میں بدگمانی کا شکار نہیں ہونا چاہئے اور اس کی رحمت سے پر امید رہنا چاہئے، وہ یقیناً معافی اور رحم کو پسند کرتا ہے اور کیوں نہ کرے، اس نے تو خود اپنا نام رحمن، رحیم اور الغفور الودود رکھا ہے۔

کیوں نہ کرے، اس نے تو اپنے آپ کو تَوَّاب سے موسوم کیا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا* يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا﴾ (النساء: ۲۷، ۲۸)

”اللہ اپنی رحمت کے ساتھ تم پر توجہ کرنا چاہتا ہے، مگر جو لوگ خود اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے ہٹ کر دورِ نکل جاؤ، اللہ تم پر پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے، کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔“

اگر کوئی پوچھے کہ عمل کیا چیز ہے اور گناہوں اور بد اعمالیوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسانوں کے لئے، ان سے چھٹکارے کا راستہ کیا ہے؟ تو میں کہوں گا: ہم سب گناہ گار و خطا کار ہیں، ہم میں سے کون ایسا ہے جو گناہ نہیں کرتا؟ کون ہے جس پر کبھی گندگی کے چھینٹے نہ پڑے ہوں؟ لیکن عقل مند وہ انسان ہے جو گندگی کے ان چھینٹوں کو صاف کر لے، اور عقل مند اور بہترین وہ خطا کار ہے کہ گناہ سرزد ہونے کے بعد فوراً اسے احساسِ ندامت دامن گیر ہو جائے اور اللہ سے توبہ و استغفار کا خواستگار ہو، بخشہار خدا سے رجوع کرے جس نے اپنے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاهْتَدَىٰ وَعَمَلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ﴾ (ط: ۸۲)

”جو شخص توبہ کر لے، اور ایمان لائے، اور نیک عمل کرے، پھر سیدھا چلتا

رہے، یقیناً میں اس کے لئے بہت درگزر کرنے والا ہوں۔“

لوگو! یہی اللہ کی مغفرت اور اس کی جنت کو حاصل کرنے کا وقت ہے، لیکن اس کے

حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال کو درست کریں۔ فرمانِ الہی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ
وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ * الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ *
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ
فَاسْتَغْفَرُوا الذُّنُوبَ وَمَنْ يُغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا
عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۳ تا ۱۳۵)

”اپنے رب کی بخشش اور جنت کے راستہ پر گامزن ہو جاؤ، جس کی وسعت
آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے، جو متقی انسانوں کے لئے تیار کی گئی ہے،
وہ متقی انسان، جن کے اوصاف یہ ہیں: جو خوشحالی اور تنگ دستی؛ ہر حال میں اللہ
کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں، غصہ آ جائے تو اسے پی جاتے ہیں،
اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور ان کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ
جب کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جائے، یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اپنی
جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی
مغفرت طلب کرتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہو،
اور وہ جانتے بوجھتے کبھی اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔“

[۱۸۰] توبہ و استغفار کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ

غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (النساء: ۱۱۰)

”اور جس سے کوئی بُرا کام سرزد ہو جائے یا وہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے اور اس کے بعد وہ اللہ سے معافی کا خواستگار ہو تو وہ اللہ کو درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔“

نیز فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الانفال: ۳۳)

”اور اللہ ایسا کرنے والا نہ تھا کہ تو ان کے درمیان موجود ہو اور ان پر عذاب نازل کر دیا جائے اور نہ اللہ کا یہ قانون ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے۔“

اور فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُمْ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

✽ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«والذي نفسى بيده، لو لم تُذنبوا لذهب الله بكم، ولجاء بقوم يُذنبون فيستغفرون الله فيغفر لهم»^(۱۹)

”اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے، پھر اللہ سے اپنے

کئے کی معافی مانگیں گے اور وہ انہیں معاف فرمادے گا۔“

✽ اور فرمایا:

«إِنَّ صَاحِبَ الشَّمَالِ لِيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمَخْطِيءِ الْمَسِيءِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ مِنْهَا أَلْقَاهَا وَإِلَّا كَتَبَ وَاحِدَةً»^(۲۰)

”جب مسلمان کسی غلطی اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو دائیں طرف بیٹھا فرشتہ چھ ساعات تک اپنے قلم کو روکے رکھتا ہے، پھر اگر وہ اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہو کر اللہ سے بخشش کا طلبگار ہو تو وہ فرشتہ اپنا قلم پیچھے ہٹا لیتا (لکھنے سے باز رہتا ہے)، وگرنہ ایک گناہ لکھتا ہے۔“

✽ اور فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً، نَكَّتَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً سُودَاءَ فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقَلَ قَلْبَهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ عَلَى قَلْبِهِ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾»^(۲۱)

”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان پڑ جاتا ہے۔ اگر وہ اس گناہ سے دست بردار ہو جائے اور توبہ کر کے اللہ سے معافی مانگ لے تو اس کا دل دوبارہ پالش ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرے تو وہ

(۲۰) صحیح الجامع الصغیر: ۲۰۹۷ والسلسلة الصحيحة: ۲۱۰/۳: رقم: ۱۲۰۹، حسن،

(۲۱) صحیح سنن الترمذی: ۲۶۵۴

نشان بڑھ جاتا ہے اور آخر بڑھتے بڑھتے پورے دل کو سیاہ اور زنگ آلود کر دیتا ہے اور یہی وہ زنگ آلودگی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے: ﴿كَأَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (المُطَفِّفِينَ: ۱۴) ”اصل بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کی بد اعمالیوں کا زنگ چڑھ گیا ہے۔“

✽ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ سے بخشش کی یہ دعاسب دعاؤں کی سردار ہے: ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْقِنًا بَهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مَوْقِنٌ بَهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾^(۳۲)

”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں اور میں جہاں تک طاقت رکھتا ہوں، تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اور اس اپنے کئے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھے دی ہیں اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے، پس تو مجھے معاف فرما دے، بلاشبہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو

(۳۲) صحیح البخاری؛ الدعوات: ۶۳۰۶

معاف کرنے والا نہیں۔

فرمایا: جو شخص یہ کلمات استغفار دن کو دل کے یقین کے ساتھ پڑھے اور شام سے پہلے اسے موت آجائے تو یہ جنتی ہے اور جو رات کو دل کے یقین کے ساتھ پڑھے، پھر صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے تو وہ جنتی ہے۔“

[۱۸۱] اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا اپنے مؤمن بندے کی توبہ پر خوش ہونا

فرمان الہی ہے:

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ
الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ * الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ
الْأُمِّيَّ﴾ (الاعراف: ۱۵۶، ۱۵۷)

”میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، پس میں ان لوگوں کے لئے رحمت لکھ دوں گا جو برائیوں سے بچیں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور ان کے لئے جو میری آیات پر ایمان لائیں گے اور اس رحمت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو اس پیغمبر نبی اُمی ﷺ کی پیروی اختیار کریں گے۔“

اور فرمایا:

﴿قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *
وَأَنبِئُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
لَا تُنصَرُونَ * وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ مِن قَبْلِ
أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الزمر: ۵۸)

”اے نبی کہہ دو، اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو بڑا ہی غفور رحیم ہے۔ اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔ اور پیروی اختیار کرو اپنے رب کی بھیجی ہوئی بہترین کتاب کی قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔“

✽ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها أو أزيد، ومن جاء بالسيئة فجزاء سيئة سيئة مثلها أو أغفر، ومن تقرب مني شبراً تقربت منه ذراعاً، ومن تقرب مني ذراعاً تقربت منه باعاً، ومن أتاني يمشي أتيته هرولةً، ومن لقيني بقراب الأرض خطيئةً لا يشرُّكُ بي شيئاً لقيته بمثلها مغفرة»^(۳۲)

”جس نے ایک نیکی کی، اس کے لئے اس کا دس گنا اجر ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ دے دوں گا۔ اور جس نے برائی کی، اس کا بدلہ اس برائی سے زیادہ نہیں ہوگا، یا میں معاف کر دوں گا۔ جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ اگر کوئی شخص میرے پاس زمین بھر کر بھی گناہ لے کر

(۳۲) صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ۶۷۷۴

آئے، بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا، تو میں اسی قدر بخشش سے اس کو مالا مال کر دوں گا۔“

✽ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لله أشد فرحًا بتوبة عبده حين يتوب إليه من أحدكم كان على راحلته بأرض فلاة، فانفلتت منه، وعليها طعامه وشرابه، فأيس منها فأتى شجرة، فاضطجع في ظلها، قد أيس من راحلته، فبينما هو كذلك إذا هو بها قائمة عنده، فأخذ بخطامها، ثم قال من شدة الفرح: اللهم أنت عبدي وأنا ربك، أخطأ من شدة الفرح»^(۳۳)

”جب کوئی بندہ اللہ کے حضور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی توبہ پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جنگل میں اپنی سواری پر سوار ہو، اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان لدا ہو، اور اچانک وہ سواری اس سے گم ہو جائے، آخر وہ سواری سے مایوس ہو کر (موت کا انتظار کرنے کے لئے) ایک درخت تلے آ کر لیٹ جائے، جبکہ وہ سواری سے مایوس ہو چکا ہو، لیکن اچانک وہ سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو، وہ اس کی مہار پکڑ کر شدت فرح میں کہہ دے: اے اللہ، تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب، اور شدت جذبات میں اس کو پتہ نہ ہو کہ وہ غلطی کر رہا ہے۔“

✽ حضرت عمر بن خطابؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے

گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ ان میں سے ایک عورت (اپنے بچے کی تلاش میں) دوڑتی پھرتی ہے۔ جب قیدیوں میں اسے کوئی بچہ نظر آتا تو وہ اسے پکڑ کر اپنے سینے سے چمٹا لیتی اور اسے دودھ پلانے لگتی۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! یہ کبھی ایسا نہیں کر سکتی۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی کہیں بڑھ کر مہربان ہے، جتنی کہ یہ عورت اپنے بچے پر ہے۔“^(۲۵)

✽ آپؐ نے فرمایا:

«من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمداً عبده ورسوله، وأن عيسى عبد الله ورسوله وكلمته ألقاها إلى مريم وروح منه، وأن الجنة حق والنار حق، أدخله الله الجنة على ما كان من العمل»^(۲۶)

”جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰؑ بھی اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا وہ کلمہ ہے جو اللہ نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی روح ہے اور جنت اور جہنم برحق ہیں۔ اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا، جس عمل پر بھی وہ ہو۔ اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور

(۲۵) صحیح البخاری؛ الأدب: ۵۹۹۹ صحیح مسلم؛ التوبة: ۶۹۱۲

(۲۶) صحیح البخاری؛ أحاديث الأنبياء: ۳۲۳۵ صحیح مسلم؛ الإيمان: ۱۳۰

رسول ہیں، اللہ نے اس پر جہنم کو حرام کر دیا ہے۔“^(۷۷)
 ❁ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:

«یا ابن آدم إنك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان منك ولا أبالي، يا ابن آدم، لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرتُ لك ولا أبالي، يا ابن آدم، إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا، ثم لقيتني لا تشرك بي شيئاً، لأتيتك بقرابها مغفرة»^(۷۸)

”اے آدم کے بیٹے! تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور اپنی امیدیں مجھ سے وابستہ رکھے گا تو میں تجھ سے سرزد ہونے والے گناہوں کو معاف کرتا رہوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے بخشش کا طلبگار ہو تو میں تجھے بخش دوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کی لے کر میرے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو میں بھی تجھے اتنی مغفرت کے ساتھ ملوں گا کہ اس سے زمین بھر جائے۔“

آخر میں نصیحت آموز حدیث پر اپنی بات کو ختم کرتا ہوں، شاید اللہ تعالیٰ ہمیں خود آگاہی اور نصیحت حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمادے۔

(۷۷) صحیح مسلم؛ الإیمان: ۱۴۱

(۷۸) صحیح سنن الترمذی: ۲۸۰۵ وحسنہ الترمذی

✽ حضرت براہن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لوگو! عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ دہرائے، پھر فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے عذابِ قبر کی پناہ مانگتا ہوں، تین دفعہ یہ الفاظ کہے۔ پھر فرمایا: جب مؤمن بندہ دنیا کو خیر باد کہہ کر سفرِ آخرت اختیار کرتا ہے تو آسمان سے فرشتے اترتے ہیں، ان کے چہرے اس قدر چمک دار، روشن، گویا سورج ہے۔ جنت کا ایک کفن اور جنت کی ایک بہترین خوشبو ان کے پاس ہوتی ہے، دور دور حدِ نگاہ تک پھیلے ہوئے یہ فرشتے اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور وہ اس کے سرہانے بیٹھ کر یوں گویا ہوتے ہیں: اے پاکیزہ روح! اور ایک روایت میں ہے: اے مطمئن روح! اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل۔ تو وہ اس طرح باہر نکل آتی ہے، جس طرح مشکیزہ سے پانی نکلتا ہے۔ اس کے بعد فرشتہ اسے پکڑ لیتا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اس کی روح قفسِ عضری سے پرواز کرتی ہے تو آسمان وزمین کے درمیان اور آسمان پر موجود ہر فرشتہ اس کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیے جاتے ہیں، ہر دروازے پر موجود فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ مقدس روح ان کے پاس سے گزرے۔

جب ملک الموت اس کو قبض کر لیتا ہے تو فوراً دوسرے فرشتے اس روح کو پکڑ لیتے ہیں اور اسے جنت کی وہ خوشبو لگا کر جنت کے کفن میں لپیٹ دیتے ہیں، قرآن نے اس حقیقت کو اس طرح بیان کیا ہے:

﴿ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفِرُّ طُونَ ﴾ (الانعام: ۶۱)

”ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کو فوت کرتے ہیں، وہ ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔“

اس سے روئے زمین کی بہترین خوشبو کے لپکے اٹھتے ہیں، پھر جب فرشتے اسے لے کر اوپر جاتے ہیں تو راستے میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں: یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ فرشتے اس کا دنیا کا خوبصورت ترین نام پکارتے ہوئے جواب دیتے ہیں کہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ اس طرح وہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں، پھر وہ اس کے لئے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کرتے ہیں، آسمان کا راستہ ان کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ پھر ہر آسمان کے مقرب فرشتے اسے الوداع کرنے کے لئے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، آخر وہ فرشتے اسی شان و شوکت سے اس کو لے کر ساتویں آسمان پر پہنچ جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دو: ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلِيُّونَ﴾ * كِتَابٌ مَّرْقُومٌ * يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿ (المطففين: ۱۹ تا ۲۱) ”آپ کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی نگہداشت اللہ کے مقرب فرشتے کرتے ہیں۔“

چنانچہ اس کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ کی طرف سے حکم ہوتا ہے: ”اسے زمین کی طرف واپس لے جاؤ، میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں نے انہیں اسی زمین سے پیدا کیا ہے، اسی زمین میں انہیں لوٹاؤں گا اور

اسی میں سے انہیں دوبارہ اٹھاؤں گا، پھر اسے زمین پر واپس کر دیا جاتا ہے۔ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ جب اس کے رشتے دار وغیرہ اسے دفنا کر واپس جا رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر اس کے پاس دو سخت لب و لہجہ والے فرشتے آتے ہیں، وہ اسے سخت لہجے میں حکم دے کر بٹھا دیتے ہیں، اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں: وہ آدمی جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں: تیرا عمل کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ فرشتہ دوبارہ اسے سخت انداز میں ڈانٹ کر پوچھتا ہے: تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے، تیرا نبی کون ہے؟ یہ وہ آخری آزمائش ہے جو مؤمن کو درپیش ہوتی ہے۔ اسی موقع کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يَسْبُتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (ابراہیم: ۲۷)

”اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو جمنے اور مضبوط رہنے والی بات کے ذریعے ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔“

چنانچہ وہ جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ اس پر آسمان سے آواز آتی ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا ایک کچھونا بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو، اور جنت کی

طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو۔ پھر جنت کی خوشبوئیں اور ہوائیں اس کے پاس آنے لگتی ہیں، اس کی قبر حدنگاہ تک کشادہ کردی جاتی ہے، آپ نے فرمایا کہ اس کے پاس خوبصورت لباس میں ملبوس اور بہترین خوشبو لگائے ایک حسین و جمیل نوجوان آتا ہے، وہ آ کر کہتا ہے: میں تجھے ایک خوش کن بات کی خوشخبری دیتا ہوں: اللہ کی رضا مندی پر خوش ہو جاؤ، اور ایسے باغات پر جن کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ ہوں گی، اسی دن کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بندہ پوچھتا ہے: اللہ تجھے خوش و خرم رکھے، تم کون ہو؟ خوشخبری لانے والے چہرے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں، اللہ کی قسم! میں تو یہی جانتا ہوں کہ تم ہمیشہ اللہ کی فرمانبرداری میں کوشاں رہنے والے اور اس کی نافرمانی میں بہت سست واقع ہوئے تھے، اللہ تجھے اس کا بہترین بدلہ عطا کرے گا۔ پھر اس کے لئے جنت اور جہنم کا ایک ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر تو اللہ کا نافرمان ہوتا تو یہ جہنم تیرا ٹھکانہ ہوتی، اللہ نے تیری اطاعت کی وجہ سے جہنم کی بجائے جنت کو تیرا ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ جب وہ جنت کی نعمتیں اپنے سامنے دیکھتا ہے تو وہ آزر و کرتا ہے: اے میرے رب! قیامت جلد پاپا کر دے، تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کے پاس پہنچ سکوں۔ جواب ملتا ہے: ابھی آرام کرو۔

اور کافر (دوسری روایت میں فاجر) جب دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو نہایت سخت گیر، طاقتور، کالے سیاہ چہروں والے فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، ان کے بائیں ہاتھ میں آتش جہنم کے ٹاٹ ہوتے

ہیں، وہ آکر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور حد نگاہ تک فرشتے ہی فرشتے ہوتے ہیں۔ آخر ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں: اے خبیث روح! اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ کا شکار ہونے کے لئے باہر نکلو۔ پھر ملک الموت اس کے جسم میں داخل ہو کر اس طرح اس کی روح کو کھینچتے ہیں، جس طرح گوشت بھوننے والی نوک دار سلاخوں کو گیلی روئی میں ڈال کر کھینچا جائے۔ اس سے اس کی رگیں اور پٹھے تارتار ہو جاتے ہیں۔ زمین و آسمان کے درمیان موجود تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اسی طرح آسمان کے اوپر موجود فرشتے بھی اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ آسمان کے تمام دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں۔ آسمان کے دروازے کا ہر نگران فرشتہ اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتا ہے کہ یا اللہ! اس روح کو ہمارے دروازے سے نہ گزارا جائے۔ جب ملک الموت روح کو نکال کر فارغ ہو جاتا ہے تو پلک جھپکنے سے پہلے دوسرے فرشتے اس روح کو پکڑ کر جہنم کے ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں۔ اس سے گلے سڑے اور تعفن زدہ مردار کی سی نہایت گندی بدبو آتی ہے۔ فرشتے اس کی روح کو لے کر آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرتے ہیں، وہ کہتا ہے: یہ خبیث روح کون ہے؟ وہ اس کا دنیا کا گھٹیا اور بدترین نام پکار کر کہتے ہیں: یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ آخر وہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھولنے کی درخواست کی جاتی ہے تو دروازے نہیں کھولے جاتے۔ اس پر رسول ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَا تَفْتَحْ لَهُمُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلْجَ

الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿الاعراف: ۴۰﴾
 ”ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں داخل ہونا اتنا ہی محال ہے جیسے سوئی کے نا کے سے اونٹ کا گزر جانا۔ ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔“

پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے، اس کا نامہ اعمال زمین کے سب سے نچلے حصہ میں واقع سجّین میں رقم کر دو۔ اس کے بعد حکم ہوتا ہے: میرے اس بندے کو زمین پر واپس لے جاؤ۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اسی سے انہیں پیدا کروں گا، اسی میں واپس لوٹاؤں گا اور پھر اسی سے دوبارہ اٹھاؤں گا۔ چنانچہ نہایت بدترین انداز سے اس کی روح کو زمین پر ٹپخ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس پر آپؐ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾ (الحج: ۳۱)

”جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو گویا وہ آسمان کی بلندیوں سے نیچے گر گیا یا تو اسے پرندے اُچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو اڑا کر ایسی جگہ پھینک دے گی جہاں اس کے چھتھرے اڑ جائیں گے۔“

اس کی روح اس کے جسم میں واپس کر دی جاتی ہے۔ جب اس کے عزیز و اقارب اس کو دفن کر کے واپس جا رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے۔ اس کے بعد دو سخت گیر فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ بُری طرح جھنجھوڑ کر اسے اٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: من ربك؟

(تیرا رب کون ہے؟) وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس! مجھے معلوم نہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ پریشانی کے عالم میں جواب دیتا ہے: ہائے افسوس! مجھے نہیں معلوم۔ وہ پوچھتے ہیں: اس انسان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس کو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ آپ کا نام بتانے سے قاصر رہتا ہے۔ اور جب اسے بتایا جاتا ہے کہ وہ محمدؐ ہیں تو وہ نہایت پریشان ہو کر کہتا ہے: مجھے نہیں علم، البتہ لوگوں کو ایسا کہتے سنا تھا۔ اس سے کہا جاتا ہے: نہ ہی تو نے خود پہچانا اور نہ ہی کسی کی پیروی کی۔ پھر آسمان سے آواز آتی ہے: یہ جھوٹا ہے، اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور جہنم کی طرف سے ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو۔ پھر جہنم کی شدت حرارت اور لو کے تیز جھونکے اس پر چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ اس کی قبر اس پر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری کے اندر گھس جاتی ہیں۔ اس کے بعد ایک نہایت بد شکل انسان جس کے گندے کپڑوں سے بدبو اٹھ رہی ہوتی ہے، اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: ایک تکلیف دہ خبر ہے، یہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ جواب دیتا ہے: اللہ تجھے بھی تکلیف دہ خبر سے دوچار کرے، تم کون ہو؟ بری خبریں لانے والے چہرے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا خبیث عمل ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تو اتنا جانتا ہوں کہ تو اللہ کی اطاعت کے معاملہ میں انتہائی سست اور اللہ کی نافرمانی کرنے میں انتہائی تیز واقع ہوا تھا۔ اب اللہ تجھے بدترین انجام سے دوچار کرے گا۔ پھر اس کے اوپر ایک اندھا، گونگا اور بہرہ داروغہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کی گرز ہوتی ہے جو اگر پہاڑ پر

ماری جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر دھول بن جائے۔ وہ اسے اس زور سے مارتا ہے کہ وہ ریزہ ریزہ ہو کر مٹی بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کی اصل شکل پر بحال کر دیتے ہیں۔ وہی داروغہ دوبارہ اس کو وہ گرز مارتا ہے، شدت تکلیف سے وہ ایسی زور دار چیخ مارتا ہے کہ جن وانس کے علاوہ کائنات کی ہر مخلوق اس کو سنتی ہے، پھر اس کیلئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے آگ کے بستر پر لٹا دیا جاتا ہے۔ وہ درخواست کرتا ہے، اے اللہ! قیامت کبھی نہ آئے۔“^(۴۹)

تَمَّ بَعَوْنِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَمَّ الصَّالِحَاتُ



(۴۹) مسند أحمد: ۴/ ۲۸۷، قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين وصححه

ابن القيم في إعلام الموقعين ووافقه الألباني في أحكام الجنائز
ص ۱۹۸، مكتبة المعارف

نیز مسند احمد کے محققین، شعیب الارناؤوط وغیرہ نے بھی اس حدیث کی سند کو صحیح اور اس
کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:

۵۰۳/۳۰، رقم: ۱۸۵۳۴)

عرض مترجم

حوالہ جات کے متعلق وضاحت

اس کتاب کو ۱۱۳ فیصد پر شائع کیا گیا ہے کیونکہ اکثر عبارتیں انڈینٹ میں ہیں، چاہے اصل متن ۴۱۵

تک ہو جائے کیونکہ مکمل عبارتیں بہت کم ہیں

اشاعت سے قبل تمام؟؟؟ چیک کر لیں اور حواشی اپنے صفحہ پر لگا دیں

مقدمہ میں تخریج مختصر کرنے کا طریقہ اور؛ و حسن؛ وغیرہ اور سطریں بچانے کے لئے ترجمہ پر حوالہ

وغیرہ

صحیح بغیر صراحت سے مراد امام البانی کی صحت ہے۔

مراجع کتب ذکر کریں، اور امام البانی کی اہم کتب صحت کا مثلاً صحیح ادب مفرد، صحیح الترغیب تذکرہ

کردیں

آیات قرآنی کے حوالے چھوٹے کریں

سیننگ سمیع الرحمن

ہر ۱۰ عنوانات کے بعد حواشی میں تبدیلی

مختصر علامت صحت، جہاں صحیح نہیں وہاں حسن کی صراحت کی ہے۔

① صحیح البخاری، صحیح مسلم، صحیح سنن أبو داود، صحیح جامع الترمذی، صحیح سنن النسائی، صحیح سنن ابن ماجہ، موطأ، صحیح الترغیب

* صحیح البخاری، کتاب اللباس: ۶۵۴۳ و مسلم، کتاب البر والصلوة: ۶۹۸۷ متفق علیہ / صحیح البخاری: وقاله الألبانی فی الضعیفة

«إن لربکم فی أيام دهرکم نفحات فتعرضوا لها لعل أحدکم أن یصیبه منها نفحة لا یشقی بعدها أبدا» (المعجم الاوسط: ۲۲۲/۶، صحیح وضعیف الجامع الصغیر ۱۹۱۷، وضعیف)

(۱۹) وضعیف الترغیب: ۹۱۰

صفحہ نمبر ۱۱۲ پر حوالہ نمبر ۱۴ نہیں ہے، آگے ترتیب درست کریں

ہماری دیگر مطبوعات



مجلس التحقیق الاسلامی

J-99 ماڈل ٹاؤن لاہور 54700
فون: 5866396, 5866476, 5839404